


فراز الفتاوی

حصہ 29

ایک سو شرعی مسائل کا مجموعہ

فتوی نمبر: 2801 تا 2900

مصنف ابو البنات فراز عطاری مدنی

نظر ثانی ابو احمد مفتی انس رضا قادری

الرضا قرآن و فقہ اکیڈمی

فہرست

• عقیدہ

• حدیث

• طہارت

• نماز

21) مسافر امام کی نماز مکمل ہونے پر قیام
22) ہیئر ٹرانسپلانٹ کروانے والا امام
23) جماعت سے کچھ دیر پہلے پہلی صف میں سنتیں پڑھنا
24) سجدۂ سہو نہ کیا اور مسجد سے باہر نکل گئے
25) امام کا سنتیں گھر سے پڑھ کر آنا
26) چار رکعت نفل کی نیت کرکے دو پر سلام پھیرنا
27) مسبوق کا امام کے قعدۂ اخیرہ میں درود پڑھنا
28) امام ایک سجدہ بھول جائے تو لقمہ کب دیں
29) میت کو پیمپر پہنانا
30) میت کے اعضا ملیں تو جنازہ
31) دوسری رکعت میں دعائے قنوت پڑھ لی
32) وطنِ اقامت سے سفر کرکے واپس آنا (کراچی سے ٹھٹہ)
• زکوٰۃ
33) گھر میں لگائے گئے درخت پر عشر
• نکاح / طلاق
34) میں تمہیں چھوڑتا ہوں، تمہیں طلاق دیتا ہوں
35) سب ختم کہنے سے طلاق
36) میرے لیے کھانا بنایا تو طلاق
37) نکاح فارم میں طلاق کا اختیار
38) نکاح کا وکیل بنانے کے ایک ماہ بعد نکاح
39) اپنا دودھ اسٹور کرکے بچے کو پلانا
• قسم / منت
40) جانور صدقہ کرنے کی منت مانی، پھر قیمت صدقہ کرنا
• خرید و فروخت
41) ٹوکن دینے کے بعد دکان جلنے کے سبب ختم
42) چیز ٹوٹی تو آپ کی ہوگی

• قربانی

43) پالتو یاک کی قربانی

• اجارہ / کمیشن

44) ٹیوشن کے لیے بچے دینے پر رجسٹریشن فیس

45) لوگوں کو بھیج کر سامان اٹھوانے پر کمیشن

46) ٹھیکے پر لیے ہوئے درخت پر عشر

47) ساٹھ سالہ اجیروں کو فارغ کرنا

• چندہ / وقف

48) چندہ دینے والا کٹوتی سے منع کرے

• خواتین کے مسائل

49) شوہر کے لیے بیوی کی کمائی کھانا

50) عدت میں سونے کی بالیاں نہ اترتی ہوں تو

51) شوہر کے دیے ہوئے پیسے بچ گئے

52) بزنس مارکیٹنگ کے لیے عورت کا وائس اوور کرنا

53) عورت کا لیڈیز گارمینٹ کا کام کرنا

54) مخصوص ایام میں ورفعنا لک ذکرک پڑھنا

55) ایامِ مخصوصہ میں نظر بد سے بچاؤ والی آیت پڑھنا

56) عورت کا چہرے پر ماسک لگانا

57) بیوی کے لیے شوہر کی اطاعت مقدم

58) یونی سیکس پرفیوم

59) شوہر کی اجازت کے بغیر پیسے لینا

60) عورت کی بائیومیٹرک کے لیے مرد کو چھونا

61) اگر کنواری کا پردۂ بکارت زائل ہو جائے

62) عورت کا مسجد کی صفائی کرنا

• وراثت

63) ایک بہن، دو بھائی میں وراثت

64) مرحوم کی ایک سے زیادہ بیویاں ہوں
65) بیوی، بیٹی، پوتی، بھائی، چار بہنوں میں وراثت
66) ایڈوانس بیلنس کے بعد انتقال
67) سوتیلی ماں کا وراثت میں حصہ
68) وراثت میں شوہر اور بیوی کا حصہ
69) میت کا مال کس کو دیں
70) ولد الزنا کا وراثت میں حصہ
71) مہر کی ادائیگی سے پہلے انتقال

- جائز / ناجائز

72) بیل کو خصی کرنا
73) بارات میں کھانا کھلانا
74) کسٹمر سے ٹیکس کے پیسے لینا
75) بھنگ کاشت کرکے بیچنا
76) قرض خواہ کا پتا نہ چلے تو
77) ڈبوں میں بکنے والی چیزیں
78) حیض کے حمل کو ضائع کرنا
79) سردی میں کلاس میں ایک شخص کے لیے پنکھا چلانا
80) عمرہ کرنے والے کو حاجی کہنا
81) کسی کو رحمن ڈکیٹ کہنا
82) فارم بیچ کر اس کا نفع قسطوں سے ایڈجسٹ کروانا
83) دودھ میں پانی ملا کر بیچنا
84) الکوحل والا سیرپ
85) پینٹ کے ڈرم میں نکلنے والے ٹوکن میں سود
86) ایڈوانس بیلنس لینے کے بعد سم گم گئی
87) ختم پڑھنے کسی اور کو بھیجا تو ملنے والی رقم کس کی
88) جو بھی کمائی ہوئی اس کا 5٪ اللہ کی راہ میں

89) کمپنی کی طرف سے انویسٹمنٹ اکاؤنٹ کی سہولت
90) اسٹیکر والا ٹیٹو بنوانا
91) میت کی پیشانی چومنا
• متفرق
92) سابقہ امتوں پر قبر کا عذاب
93) گھر کی پے منٹ کروا کر دو ماہ کا کرایہ لینا
94) سودے کے وقت ریٹ طے کرنا
95) شمویل نام رکھنا
96)شرط لگانے کا حکم
97) گٹر میں گرنا قتل بالسبب ہے یا نہیں
98) کسی ایک رشتے سے سارے گھر والوں کو پکارنا
99) محمد بن ابو بکر کی شہادت
100) خیبر کے قلعے کے دروازے کا وزن

عقیده

فتوی نمبر: 2830

حضور ﷺ کو ابو القاسم اور ابو الزہرا کہنا

سائل: ابن علی

سوال: نبی پاک ﷺ کو ابو القاسم یا ابو الزہرا کہنا کیسا؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

نبی پاک ﷺ کو ابو القاسم یا ابو الزہرا کہنے میں شرعاً کوئی حرج نہیں بلکہ صحابہ، فقہا و محدثین ان الفاظ کو استعمال کرتے آئے ہیں، نبی پاک ﷺ کی کنیت پر کنیت رکھنا حضور ﷺ کے زمانہ میں منع تھا اور وہ اسی زمانہ کے ساتھ خاص تھا بعد میں یہ ممانعت ختم ہوگئی۔ ایک حدیث پاک کو روایت کرتے ہوئے سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ”انی سمعت حبی ابا القاسم ﷺ یقول “یعنی: میں نے اپنے محبوب ابو القاسم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا۔ (ابو داؤد، کتاب الترجل، جلد 4، صفحہ 79، حدیث 4174)

اعلی حضرت رحمۃ اللہ علیہ اپنے خطبہ جمعہ میں لکھتے ہیں: ” البتول الزہراء صلوات اللہ تعالی و سلامہ علی ابیھا الکریم “ترجمہ: اللہ پاک کی رحمتیں اور اس کا سلام بتول زہرا کے بابا پر۔ (فیضان خطبات رضویہ، صفحہ 8، مکتبۃ المدینہ)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــــــہ

ابوالبنات فراز عطاری مدنی

19 جمادی الثانی 1447ھ / 11 دسمبر 2025ء

فتوی نمبر: 2844

وندے ماترم کہنا

سائل: عبد الماجد

سوال: وندے ماترم کا کیا معنی ہے اور مسلمان کا ایسا کہنا کیسا؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

وندے ماترم کا معنی ہے "اے ماں ہم تیرے عبادت کرنے والے ہیں"، مشرکین ہند زمین کو ایک دیوی سمجھتے ہیں لہذا یہاں اس سے خطاب کر کے کہا جارہا ہے اے دھرتی ماتا ہم تیری پجاری ہیں، یہ جملہ خالص کفریہ شرکیہ ہے، جس مسلمان نے یہ جملہ معنی سمجھتے ہوئے کہا وہ مرتد ہو جائے گا، اگر نکاح والا ہے تو نکاح بھی ٹوٹ جائے گا۔ مفتی شریف الحق امجدی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: "وندے ماترم کے معنی یہ ہیں اے ماں! ہم تیرے پجاری ہیں، یہ زمین سے خطاب ہے۔ مشرکین ہند کے کروڑوں دیوتاؤں میں ایک دیوی زمین بھی ہے۔ اس سے خطاب کرتے ہوئے اس گیت میں کہا گیا ہے کہ اے زمین، اے دھرتی ماتا! ہم تیرے پجاری ہیں۔ پجاری کے معنی عبادت کرنے والے ہیں۔ اس وجہ سے یہ جملہ خالص مشرکانہ کافرانہ ہے۔ مسلمانوں کو ہرگز ہرگز جائز نہیں کہ وہ یہ نعرہ لگائیں۔ جو مسلمان یہ نعرہ لگائے گا، یہ گیت گائے گا وہ کافر مشرک مرتد ہو کر اسلام سے خارج ہو جائے گا۔ اس کی زوجہ اس کے نکاح سے نکل جائے گی۔ اس پر فرض ہو گا کہ فوراً توبہ کرے، پھر سے کلمہ پڑھ کر مسلمان ہو اور اگر اس بیوی کو رکھنا چاہتا ہے تو اس سے پھر سے نکاح کرے۔" (فتاوی شارح بخاری، جلد2، صفحہ 588، 589، دائرۃ البرکات)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

کتبــــــــــہ

ابوالبنات فراز عطاری مدنی

29 جمادی الثانی 1447ھ / 21 دسمبر 2025ء

فتوی نمبر: 2849

ڈھونڈنے سے خدا بھی مل جاتا ہے

سائل: افتخار احمد خان

سوال: بعض لوگ اس طرح کہتے ہیں کہ ڈھونڈنے سے تو خدا بھی مل جاتا ہے ایسا کہنا کیسا؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

"ڈھونڈنے سے تو خدا بھی مل جاتا ہے" ایک محاورہ ہے اور اس سے مراد یہ ہوتی ہے کہ بندہ کوشش کرے تو خدا کا قرب پا لیتا ہے لہذا اس کے کہنے میں کوئی حرج نہیں۔ امیر اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ لکھتے ہیں: "ہمارے یہاں یہ جُملہ مُحاوَرۃً استِعمال ہوتا ہے اور اس کا معنٰی یہ ہے کہ کوشِش کرنے سے بندہ، اللہ عزوجل کا قُرب پالیتا ہے، اسکی رِضا کو حاصِل کرلیتا ہے۔ لہٰذا اِس معنٰی میں کُفر کا کوئی پہلو نہیں۔"

(کفریہ کلمات کے بارے میں سوال جواب، صفحہ 571)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

کتبـــــــــــہ

ابوالبنات فراز عطاری مدنی

01 رجب المرجب 1447ھ / 22 دسمبر 2025ء

فتوی نمبر: 2847

دنیا میں جاگتے میں اللہ کا دیدار

سائل: راشد مدنی

سوال: کیا دنیا میں جاگتے ہوئے اللہ کا دیدار ممکن ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

دنیا کے اندر جاگتے ہوئے اللہ کا دیدار عقلا ممکن ہے لیکن اس کا وقوع صرف حضور ﷺ کے ساتھ خاص ہے، یہاں تک کہ اگر کوئی اپنے لیے جاگتی حالت میں دیدار الہی کا دعوی کرے تو اس پر حکم کفر ہے البتہ ایک قول گمراہی کا بھی ہے۔ نبراس میں ہے: "(اختلف الصحابۃ رضی اللہ عنھم فی ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم ھل رای ربہ لیلۃ المعراج امرلا والاختلاف فی الوقوع دلیل الامکان) فان الرؤیۃ لوکانت محالا لاتفقت الصحابۃ علی عدم وقوعھا" ترجمہ: صحابہ کرام علیھم الرضوان کا اس میں اختلاف ہے کہ نبی پاک ﷺ نے معراج کی رات اللہ کو دیکھا یا نہیں اور وقوع میں اختلاف ممکن ہونے کی دلیل ہے تو بشک دیکھنا اگر محال ہوتا تو صحابہ کا عدم وقوع پر اتفاق ہوتا۔

(النبراس شرح شرح العقائد، صفحہ 357، مکتبۃ یاسین)

اسی میں ہے: "عدم وقوعھا لغیر النبی صلی اللہ علیہ وسلم ثابت باجماع المتکلمین والمحدثین والفقھاء والصوفیۃ وقالوا من ادعاہ فھو زندیق" ترجمہ: نبی پاک ﷺ کے علاوہ اس کا وقوع نہ ہونا اجماع متکلمین، محدثین، فقہا اور صوفیا کے اجماع سے ثابت ہے اور انہوں نے فرمایا جو اس کا دعوی کرے وہ زندیق ہے۔

(النبراس شرح شرح العقائد، صفحہ 357، مکتبۃ یاسین)

علامہ علی قاری لکھتے ہیں: "واما من ادعی ھذا المعنی لنفسہ من غیر تاویل فی المبنی فھو اعتقاد فاسد وزعم کاسد، وفی حضیض ضلالۃ و تضلیل۔۔ اطبق المشایخ کلھم علی تضلیل من قال ذلک وتکذیب من ادعاہ ھنالک" ترجمہ: اور بہر حال وہ جو اس (دنیا میں جاگتی حالت میں رویت اللہ) کا اپنے لیے دعوی کرے بغیر کسی تاویل کے تو یہ اعتقاد فاسد اور زعم فاسد ہے اور یہ گمراہی کے گڑھے میں گرنا اور دوسرے کو گمراہ کرنا ہے۔۔ تمام مشائخ نے ایسا کہنے والے کو گمراہ قرار دیا ہے اور ایسے کے دعوی کو جھٹلایا ہے۔

(منح الروض الازھر، صفحہ 354، دار البشائر الاسلامیہ)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

کتبـــــــــــــــہ

ابو البنات فراز عطاری مدنی

01 رجب المرجب 1447ھ / 22 دسمبر 2025ء

الرضا قرآن و فقہ اکیڈمی آن لائن

مقام محمود سے مراد

فتوی نمبر:2860

سائل: محمد محسن

سوال: مقام محمود سے کیا مراد ہے اس کی کچھ وضاحت کر دیں؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

مقام محمود وہ مرتبہ ہے جو حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کو قیامت کے دن عطا کیا جائے گا جہاں اولین و آخرین حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی حمد کریں گے اور اس مقام محمود سے مراد مقام شفاعت ہے۔ اللہ پاک فرماتا ہے: "عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا" ترجمہ: قریب ہے کہ آپ کا رب آپ کو ایسے مقام پر فائز فرمائے گا کہ جہاں سب تمہاری حمد کریں۔ (بنی اسرائیل:79)

تفسیر: "والمقام المحمود ھو مقام الشفاعۃ لانہ یحمدہ فیہ الاولون والاخرون" ترجمہ: اور مقام محمود وہ مقام شفاعت ہے اس لئے کہ اس میں اولین و آخرین حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی حمد کریں گے۔

(خازن، جلد3، سورۃ الاسراء79، صفحہ 141، المکتبۃ الحقانیہ)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــہ

ابو البنات فراز عطاری مدنی

11 رجب المرجب 1447ھ / 01 جنوری 2026ء

الرضا قرآن و فقہ اکیڈمی
الجواب صحیح
مفتی محمد انس رضا قادری

اللہ ہر دن کسی کام میں ہے

فتوی نمبر:2892

سوال: کیا قرآن میں ایسا ہے کہ اللہ پاک ہر دن ایک کام میں ہوتا ہے اگر ہے تو اس کی تفسیر بیان کر دیں؟

سائل: مزمل

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

اللہ کریم نے سورہ رحمن میں فرمایا ہے کہ وہ ہر دن کسی کام میں ہے اور اس سے مراد یہ ہے کہ اللہ پاک ہر وقت اپنی قدرت کے آثار ظاہر فرماتا ہے، مثلاً کسی کو روزی دیتا کسی کو مارتا کسی کو زندہ کرتا ہے۔ اللہ پاک فرماتا ہے: "كُلَّ يَوْمٍ هُوَ فِيْ شَاْنٍ" ترجمہ: وہ ہر دن کسی کام میں ہے۔ (الرحمن: 29)

تفسیر: " اس آیت کے شانِ نزول کے بارے میں کہا گیا ہے کہ یہ آیت ان یہودیوں کے رد میں نازل ہوئی جو کہتے تھے کہ اللہ تعالیٰ ہفتے کے دن کوئی کام نہیں کرتا، چنانچہ اس آیت میں ان کے قول کا باطل ہونا ظاہر فرمایا گیا۔ اس آیت کا معنی یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر وقت اپنی قدرت کے آثار ظاہر فرماتا ہے، کسی کو روزی دیتا ہے، کسی کو مارتا ہے اور کسی کو زندہ کرتا ہے، کسی کو عزت دیتا ہے اور کسی کو ذلت میں مبتلا کر دیتا ہے، کسی کو مالدار کرتا ہے اور کسی کو محتاج، کسی کے گناہ بخشتا ہے اور کسی کی تکلیف دور کرتا ہے۔" (صراط الجنان، جلد 9، صفحہ 642)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

ابو البنات فراز عطاری مدنی

30 رجب المرجب 1447ھ / 20 جنوری 2026ء

الرضا قرآن وفقہ اکیڈمی
الجواب صحیح
مفتی محمد انس رضا قادری

حدیث

فتوی نمبر: 2808

خضاب لگاؤ یہود و نصاری کی مخالفت کرو

سائل: آتش خان

سوال: مجھے اس حدیث کا حوالہ چاہیے جس میں فرمایا کہ خضاب لگاؤ یہود و نصاری خضاب نہیں لگاتے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

سوال میں ذکر کی گئی حدیث پاک مختلف کتابوں میں مختلف االفاظ کے ساتھ موجود ہے کہ خضاب لگاؤ کیونکہ یہود و نصاری خضاب نہیں لگاتے اور ایک روایت میں ہے کہ ان کی مخالفت کرو، مگر یاد رہے یہاں کالے کی اجازت نہیں بلکہ کالے کے علاوہ کی اجازت ہے کیونکہ کالے خضاب کی ممانعت دوسری احادیث میں موجود ہے، نیز سفید بالوں کی بنسبت بالوں کو رنگ کرنا افضل ہے۔ بخاری میں ہے: "ان الیھود و النصاری لا یصبغون فخالفوھم" ترجمہ: بے شک یہود و نصاری خضاب نہیں کرتے تو تم ان کی مخالفت کرو۔

(بخاری، کتاب احادیث الانبیاء، جلد4، صفحہ170، حدیث3462، دار طوق النجاۃ)

عمدۃ القاری میں ہے: "والاذن فیہ مقید بغیر السواد" یعنی: اس میں کالے کے علاوہ کی اجازت ہے۔

(عمدۃ القاری، کتاب بدء الخلق، جلد16، صفحہ46، دار احیاء التراث)

مفی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: "لہذا اپنے سر کے بال اور داڑھیاں جب سفید ہو جائیں تو مہندی سے خضاب لگالیا کرو، یہ حکم استحبابی ہے، مہندی سے خضاب کرتے رہنا بہتر ہے۔"

(مراۃ المناجیح، جلد 6، صفحہ 143، نعیمی کتب خانہ، گجرات)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

کتبہ

ابوالبنات فراز عطاری مدنی

04 جمادی الثانی 1447ھ/26 نومبر 2025ء

الرضا قرآن و فقہ اکیڈمی آن لائن
Fiqhi Masail Group
AL RAZA QURAN O FIQH ACADEMY

فتوی نمبر: 2825

شفاعت واجب کروانے والا درود

سائل: عبد السمیع

سوال: کیا ایسا کوئی درود منقول ہے جس کو سات جمعوں تک سات مرتبہ پڑھا جائے تو حضور ﷺ کی شفاعت واجب ہوتی ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

امام سخاوی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی مشہور کتاب "القول البدیع" میں یہ روایت اور درود نقل کیا ہے کہ وہ درود پاک جو سات جمعوں تک سات مرتبہ جو پڑھے گا اس کے لئے حضور ﷺ کی شفاعت واجب ہو جائے گی، مگر اس روایت سے متعلق امام سخاوی نے فرمایا کہ ابن ابی عاصم نے اپنی بعض کتابوں میں ایسی سند سے اسے روایت کیا ہے جس پر میں واقف نہیں، بہر حال امام سخاوی نے اس کا رد نہیں فرمایا نہ ہی کوئی حکم لگایا ہے اس لئے اس درود کو پڑھنا بھی درست ہے اور چونکہ یہ روایت فضیلت کے باب میں ہے تو اگر ضعیف بھی ہو تو بھی بیان کی جا سکتی ہے، اگر اس روایت پر سخت کلام ہوتا تو امام سخاوی اس کو نقل نہ فرماتے۔ امام سخاوی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: "وروی ابن أبی عاصم فی بعض تصانیفه بسند لم أقف علیه عن..... مرفوعاً من قال <u>اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ صَلَاةً تَكُونُ لَكَ رِضًا وَلِحَقِّهِ أَدَاءً وَأَعْطِهِ الْوَسِيلَةَ وَالْمَقَامَ الَّذِي وَعَدْتَهُ وَأَجْزِهِ عَنَّا مَا هُوَ أَهْلُهُ وَأَجْزِهِ عَنَّا مِنْ أَفْضَلِ مَا جَزَيْتَ نَبِيًّا عَنْ أُمَّتِهِ وَصَلِّ عَلَى جَمِيعِ إِخْوَانِهِ مِنَ النَّبِيِّينَ وَالصَّالِحِينَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ</u> من قالها فی سبع جمع فی کل جمعة سبع مرات وجبت له شفاعتی" (القول البدیع، الباب الاول، صفحہ 125 موسسۃ الریان)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

کتبــــــــــہ

ابو البنات فراز عطاری مدنی

14 جمادی الثانی 1447ھ / 06 دسمبر 2025ء

فتوی نمبر: 2838

دعا اور نماز قبول ہونے کا وظیفہ

سائل: معاذ مدنی

سوال: کیا ایسی کوئی حدیث ہے جس میں یہ ہو کہ رات کو آنکھ کھلنے پر کچھ کلمات ادا کرے تو دعا قبول ہو گی اور نماز پڑھی تو وہ بھی قبول ہو گی؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

سوال میں ذکر کی گئی روایت احادیث کی کتابوں میں موجود ہے کہ جس کی رات میں آنکھ کھلی اور اس نے وہ کلمات ادا کیے تو اس کی دعا قبول ہو گی اور نماز ادا کی تو وہ بھی قبول ہو گی۔ بخاری میں ہے: "عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال: من تعار من اللیل، فقال: ، ثم قال: لا إلہ إلا اللہ وحدہ لا شریک لہ، لہ الملک ولہ الحمد، وھو علی کل شیء قدیر، الحمد للہ، وسبحان اللہ، ولا إلہ إلا اللہ، واللہ أکبر، ولا حول ولا قوۃ إلا باللہ ثم قال: اللھم اغفر لی، أو دعا، استجیب لہ، فإن توضأ وصلی قبلت صلاتہ" ترجمہ: نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس کی رات میں آنکھ کھلی اور اس نے پڑھا: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، الْحَمْدُ لِلّٰهِ، وَسُبْحَانَ اللهِ، وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ، وَاللهُ أَكْبَرُ، وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ پھر کہا اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي یا کوئی اور دعا کی تو قبول کی جائے گی پھر اگر وضو کیا اور نماز پڑھی اس کی نماز قبول کی جائے گی۔

(بخاری، کتاب التہجد، باب فضل من تعار۔۔۔، حدیث 11154)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

ابوالبنات فراز عطاری مدنی

22 جمادی الثانی 1447ھ / 14 دسمبر 2025ء

الرضا قرآن و فقہ اکیڈمی آن لائن
AL RAZA QURAN O FIQH ACADEMY
Fiqhi Masail Group

فتوی نمبر: 2854

شام اور یمن میں برکت کی دعا

سائل: حسان مدنی

سوال: حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے شام اور یمن کے لیے جو برکت کی دعا کی وہ روایت صحاح ستہ میں بھی ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے شام اور یمن کے لیے برکت کی دعا فرمائی، یہ روایت صحاح ستہ میں بھی موجود ہے۔ چنانچہ بخاری شریف میں ہے: ”عن ابن عمر، قال: ذكر النبي صلى الله عليه وسلم فقال: اللهم بارك لنا في شامنا، اللهم بارك لنا في يمننا قالوا: يا رسول الله، وفي نجدنا قال: اللهم بارك لنا في شامنا، اللهم بارك لنا في يمننا قالوا: يا رسول الله، وفي نجدنا فأظنه قال في الثالثة: هناك الزلازل والفتن، وبها يطلع قرن الشيطان“ ترجمہ: حضرت ابنِ عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اے اللہ! ہمارے لیے ہمارے شام میں برکت عطا فرما، اے اللہ! ہمارے لیے ہمارے یمن میں برکت عطا فرما۔ لوگوں نے عرض کیا: یارسول اللہ! اور ہمارے نجد میں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے اللہ! ہمارے لیے ہمارے شام میں برکت عطا فرما، اے اللہ! ہمارے لیے ہمارے یمن میں برکت عطا فرما۔ لوگوں نے پھر عرض کیا: یارسول اللہ! اور ہمارے نجد میں؟ راوی کہتے ہیں: میرا گمان ہے کہ تیسری مرتبہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہاں زلزلے اور فتنے ہوں گے، اور وہیں سے شیطان کا سینگ نکلے گا۔

(بخاری، کتاب الفتن، حدیث 7094، دار طوق النجاۃ)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

کتبــــــــــــــــہ

ابوالبنات فراز عطاری مدنی

03 رجب المرجب 1447ھ / 24 دسمبر 2025ء

سدل سے متعلق حدیث

فتوی نمبر: 2863

سوال: کیا سدل سے ممانعت پر حدیث پاک بھی ہے؟

سائل: سید عدنان شاہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق و الصواب

حدیث پاک میں سدل کی ممانعت موجود ہے، سدل سے مراد پہننے کے کپڑے کو بغیر پہنے دونوں طرف سے لٹکانا، نماز میں ایسا کرنا مکروہ تحریمی ہے۔ ترمذی شریف میں ہے: "نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عن السدل فی الصلاۃ" ترجمہ: نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز میں سدل سے منع فرمایا۔

(ترمذی، ابواب الصلاۃ، جلد 2، صفحہ 217، حدیث 378)

فتاوی رضویہ میں ہے: "اصل یہ ہے کہ سدل یعنی پہننے کے کپڑے کو بے پہنے لٹکانا، مکروہ تحریمی ہے اور اس سے نماز واجب الاعادہ جیسے انگرکھا یا کرتا کندھوں پر سے ڈال لینا بغیر آستینوں میں ہاتھ ڈالے یا بعض بارانیاں وغیرہ ایسی بنتی ہیں کہ اُن کی آستینوں میں مونڈھوں کے پاس ہاتھ نکال لینے کے چاک بنے ہوتے ہیں ان میں سے ہاتھ نکال کر آستینوں کو بے پہنے چھوڑ دینا یا رضائی یا چادر کندھے یا سر پر ڈال کر دونوں آنچل چھوڑ دینا یا شال یا رومال ایک شانہ پر اس طرح ڈالنا کہ اس کے دونوں پلّو آگے پیچھے چھوٹے رہیں۔" (فتاوی رضویہ، جلد 7، صفحہ 385)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــہ

ابوالبنات فراز عطاری مدنی

14 رجب المرجب 1447ھ / 04 جنوری 2026ء

الرضا قرآن و فقہ اکیڈمی
الجواب صحیح
مفتی محمد انس رضا قادری

بکریوں کے باڑے میں نماز پڑھو

فتوی نمبر:2889

سوال: کیا ایسی کوئی حدیث پاک ہے کہ بکریوں کے باڑے میں نماز پڑھو اونٹ کے باڑے میں نماز نہ پڑھو اگر ہے تو اس کا معنی کیا ہے؟

سائل: اکرام مدنی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق و الصواب

سوال میں ذکر کی گئی حدیث پاک مختلف کتابوں میں مختلف الفاظ کے ساتھ موجود ہے۔ چنانچہ ترمذی میں ہے: "صلوا فی مرابض الغنم ولا تصلوا فی اعطان الابل" ترجمہ: بکریوں کے بندھنے کی جگہ نماز پڑھو اور اونٹ بندھنے کی جگہ نماز نہ پڑھو۔

(ترمذی، ابواب الصلاۃ، جلد2، صفحہ180، حدیث348)

شرح: "کیونکہ بکریوں کی جگہ اکثر ناپاک نہیں ہوتی کہ وہاں بکریوں والے پیشاب نہیں کرتے، نیز دوران نماز چھنٹیں آنے کا اندیشہ کم ہوتا ہے کیونکہ بکری نیچی ہے، نیز پیشاب کرتے وقت اور بھی جھک جاتی ہے اور بکری کے کھل جانے کی صورت میں نمازی کے کچلے جانے کا اندیشہ بھی نہیں ہوتا، یہ وجوہ اونٹ کے طویلہ میں نہیں، لہذا وہاں نماز نہ پڑھی جائے۔ خیال رہے کہ حدیث کا مطلب یہ ہے کہ بکری کے طویلہ میں مصلّے بچھا کر نماز پڑھ سکتے ہو، اونٹ کے طویلہ میں کسی طرح نہیں۔ بعض کہتے ہیں کہ اونٹ کی پیدائش شیطان سے ہے لہذا اس کے پاس نماز منع ہے مگر یہ غلط کیونکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے خود اونٹ پر نفل پڑھے ہیں۔" (مرآۃ المناجیح، جلد1، حدیث739)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

ابوالبنات فراز عطاری مدنی

28رجب المرجب1447ھ/18جنوری2026ء

الرضا قرآن وفقہ اکیڈمی
الجواب صحیح
مفتی محمد انس رضا قادری

بغیر اجازت ولی نکاح

فتوی نمبر: 2884

سوال: لڑکی کا نکاح اس کے ولی کی اجازت کے بغیر صحیح ہونے پر احناف کے پاس کون سی صحیح حدیث بطور دلیل ہے؟

سائل: ابو بکر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوہاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

کنواری لڑکی کا نکاح کفو میں بغیر ولی کی اجازت کے صحیح ہونے پر کئی دلائل ہیں جس میں سے بنیادی دلیل مسلم شریف کی حدیث پاک ہے جس میں حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے کنواری کو اپنے ولی سے زیادہ اپنی جان کا حقدار قرار دیا۔ چنانچہ عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا: "الأیم أحق بنفسها من ولیها" ترجمہ: کنواری اپنی جان کی اپنے ولی سے زیادہ حقدار ہے۔ (مسلم، کتاب النکاح، جلد 2، حدیث 1421، دار احیاء التراث العربی)

شرح: "یہ حدیث احناف کی دلیل ہے کہ بے خاوند والی بالغہ لڑکی خواہ کنواری ہو یا بیوہ یا مطلقہ اپنے نفس کی مختار ہے کہ اگر اس کا ولی کسی اور سے اس کا نکاح کر دے اور یہ خود کسی دوسرے سے نکاح کرے تو اس کا اپنا کیا ہوا نکاح معتبر ہو گا نہ کہ ولی کا کیا ہوا نکاح۔ معلوم ہوا کہ عاقلہ بالغہ کے نکاح کے لیے اجازت ولی شرط نہیں اس کے بغیر بھی ہو سکتا ہے، جیسا کہ من ولیها سے معلوم ہوا۔" (مرآۃ المناجیح، نکاح کا بیان، باب نکاح میں ولی کا بیان، جلد 5، حدیث 3127)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبــــــــــــــــــــــــــــــــــہ

ابو البنات فراز عطاری مدنی

28 رجب المرجب 1447ھ / 18 جنوری 2026ء

الرضا قرآن وفقہ اکیڈمی
الجواب صحیح
مفتی محمد انس رضا قادری

طہارت

فتوی نمبر: 2803

مشکوک پانی سے وضو

سائل: شاکر

سوال: کیا مشکوک پانی سے وضو کرنا درست ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

جس پانی میں گدھے یا خچر نے منہ ڈالا ہو وہ پانی مشکوک کہلاتا ہے، اس کا حکم یہ ہے کہ اگر صاف پانی موجود ہو تو مشکوک پانی سے وضو اور غسل جائز نہیں اور اگر صاف موجود نہیں تو اسی سے وضو یا غسل کرلے اور ساتھ تیمم بھی کرے اور بہتر یہ ہے کہ وضو پہلے کرے اور تیمم اس کے بعد، اور ایسے پانی سے وضو یا غسل میں نیت کرنا بھی ضروری ہے، اگر اس صورت میں وضو کیا اور تیمم نہ کیا یا تیمم کیا اور وضو نہ کیا تو نماز نہیں ہوگی۔عالمگیری میں ہے:" وسؤر البغل والحمار مشكوك والصحيح أنه طاهر وإنما الشك في طهوريته. هكذا في فتاوى قاضي خان وعليه الجمهور كذا في الكافي فإن لم يجد غيرهما توضأ بهما وتيمم وأيهما قدم جاز كذا في السراج الوهاج ولا يجوز الاكتفاء بأحدهما كذا في خزانة المفتين والأفضل تقديم الوضوء والاغتسال به عندنا. كذا في البحر الرائق "یعنی: خچر اور گدھے کا جھوٹا مشکوک ہے اور صحیح یہ ہے کہ یہ پاک ہے مگر پاک کرنے کے بارے میں شک ہے ایسا ہی قاضی خان میں ہے اور اس پر جمہور ہیں، ایسا ہی کامل میں ہے، تو اگر اس کے علاوہ پانی موجود نہ ہو تو اسی سے وضو کرے اور تیمم بھی کرے اور ان میں سے کسی کو بھی پہلے کر سکتا ہے جیسا کہ سراج وہاج میں ہے اور فقط ایک پر اکتفا کرنا جائز نہیں جیسا کہ خزانۃ المفتین میں ہے اور افضل وضو اور غسل کو مقدم کرنا ہے ایسا ہی بحر الرائق میں ہے۔

(عالمگیری، کتاب الطہارہ، جلد1، صفحہ 24، دار الفکر)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

کتبـــــــــــہ

ابوالبنات فراز عطاری مدنی

01 جمادی الثانی 1447ھ / 23 نومبر 2025ء

فتوی نمبر: 2827

سائل: ابو عاکف

ٹائل سے تیمم

سوال: دیوار پر لگی ٹائلز سے تیمم ہو سکتا ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

ٹائلز پر اگر ایسی چیز کی تہہ ہے جو جنس زمین سے نہیں مثلا پلاسٹک وغیرہ تو اس تہہ والے حصہ سے تیمم نہیں ہو سکتا البتہ اس پر اتنی گرد ہو جس سے تیمم ہو سکتا ہو تو جائز ہے، اگر تہہ نہیں یا تہہ تو ہے مگر اس چیز کی ہے جو جنس زمین سے ہو جیسے چونا وغیرہ تو اب اس سے تیمم مطلقا جائز ہے۔ بدائع الصنائع میں ہے: "یجوز التیمم بکل ماھو من جنس الارض" یعنی: تیمم ہر اس چیز سے جائز ہے جو زمین کی جنس سے ہو۔

(بدائع الصنائع، کتاب الطھارۃ، فصل ما تیمم بہ، جلد 1، صفحہ 53، دار الکتب العلمیہ)

مفتی امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: "پکّی اینٹ چینی یا مٹی کے برتن سے جس پر کسی ایسی چیز کی رنگت ہو جو جنس زمین سے ہے۔ جیسے گیرو کھریا مٹی یا وہ چیز جس کی رنگت جنس زمین سے تو نہیں مگر برتن پر اس کا جرم نہ ہو تو ان دونوں صورتوں میں اس سے تیمم جائز ہے اور اگر جنس زمین سے نہ ہو اور اس کا جرم برتن پر ہو تو جائز نہیں۔" (بہار شریعت، جلد 1، حصہ 2، صفحہ 358)

عالمگیری میں ہے: "ولو وضع یدیہ علی حنطۃ او شعیر او غیر ذلک من الحبوب فلصق بیدیہ غبار فان بان اثرہ جاز بہ التیمم" یعنی: اور اگر اس نے اپنے ہاتھ گندم یا جو یا اس کے علاوہ غلہ پر رکھے تو اس کے ہاتھ غبار والے ہو گئے تو اگر اس کا اثر ظاہر ہو تو اس سے تیمم جائز ہے۔

(عالگیری، کتاب الطھارہ، الباب الرابع فی التیمم، جلد 1، صفحہ 27)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

کتبہ

ابو البنات فراز عطاری مدنی

14 جمادی الثانی 1447ھ / 06 دسمبر 2025ء

فتوی نمبر: 2845

موزے کی سلائی اکھڑ جائے تو مسح

سائل: غلام عابد

سوال: میرے موزے کی ایڑی والی سائیڈ سے گولائی میں ایک سے ڈیڑھ انچ سلائی اکھڑ گئی ہے اب اس پر مسح ہو سکتا ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

اگر اس میں تین انگل پاؤں ظاہر نہیں ہوتا تو اس پر مسح کرنا جائز ہے۔ بہار شریعت میں ہے: "کوئی موزہ پاؤں کی چھوٹی تین انگلیوں کے برابر پھٹا نہ ہو یعنی چلنے میں تین اُنگل بدن ظاہر نہ ہوتا ہو اور اگر تین انگل پھٹا ہو اور بدن تین اُنگل سے کم دکھائی دیتا ہے تو مسح جائز ہے اور اگر دونوں تین تین اُنگل سے کم پھٹے ہوں اور مجموعہ تین اُنگل یا زِیادہ ہے تو بھی مسح ہو سکتا ہے۔ سلائی کھل جائے جب بھی یہی حکم ہے کہ ہر ایک میں تین انگل سے کم ہے تو جائز ورنہ نہیں۔" (بہار شریعت، جلد 1، حصہ 2، صفحہ 365)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

ابوالبنات فراز عطاری مدنی

29 جمادی الثانی 1447ھ / 21 دسمبر 2025ء

سوئمنگ پول میں حائضہ یا جنبی کا جانا

فتوی نمبر: 2885

سوال: اگر سوئمنگ پول میں حائضہ یا جنبی چلا جائے تو کیا وہ سارا ناپاک ہو جائے گا؟

سائل: سعد الدین

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

سوئمنگ پول میں موجود پانی کی بالائی سطح اگر دہ در دہ (یعنی 225 فٹ) سے کم ہے اور اس میں حائضہ یا جنبی شخص گیا اور ان پر کوئی نجاست نہیں تھی تو پانی ناپاک تو نہیں ہو گا البتہ پہلے مستعمل نہیں تھا تو جنبی کے سبب مستعمل ہو جائے گا، حائضہ اگر حیض ختم ہونے پر یا قربت کے حصول کی نیت سے گئی تو مستعمل ہو گا، اور اگر سوئمنگ پول میں موجود پانی کی بالائی سطح دہ در دہ ہے تو حائضہ یا جنبی کے جانے سے پانی مستعمل نہیں ہو گا نہ ہی نجاست پڑنے سے سارا پانی ناپاک ہو گا۔ فتاوی رضویہ میں ہے: "کسی حدثِ اکبر یا اصغر والے کا ہاتھ بغیر دھوئے جب کسی دَہ در دَہ پانی سے کم میں پڑ جائے گا اُس سب کو قابلِ وضو و غسل نہ رکھے گا اور اگر ہاتھ دھو لینے کے بعد پڑا تو کچھ حرج نہیں۔ عورت حیض کی وجہ سے اُس وقت حدث والی ہو گی جب حیض منقطع ہو جائے اس سے پہلے نہ اُسے حدث ہے نہ حکمِ غسل اُس کا ہاتھ پڑنے سے قابلِ وضو و غسل رہے گا۔" (فتاوی رضویہ، جلد 3، صفحہ 254)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

ابو البنات فراز عطاری مدنی

28 رجب المرجب 1447ھ / 18 جنوری 2026ء

الرضا قرآن وفقہ اکیڈمی
الجواب صحیح
مفتی محمد انس رضا قادری

بسم اللہ الرحمن الرحیم
الرضا قرآن وفقہ اکیڈمی آن لائن
Fiqhi Masail Group
AL RAZA QURAN O FIQH ACADEMY

دانت پر Retainer لگا ہو تو وضو

فتوی نمبر:2899

سوال: دانتوں پر اگر retainer لگا ہو تو وضو ہو جائے گا؟

سائل:نوشین جاوید

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

Braces کے بعد دانتوں کو سیدھا رکھنے کے لئے retainer لگایا جاتا ہے، یہ دو قسم کا ہوتا ہے، ایک removable (عارضی) اور دوسرا permanent (مستقل)، اگر retainer removable ہو تو وضو اور غسل میں کلی کے لیے اس کو نکالنا ضروری ہو گا، اگر نہ نکالا تو وضو میں کلی کی سنت مؤکدہ اور غسل میں فرض ادا نہیں ہو گا اور اگر retainer permanent ہو تو نکالنا ضروری نہیں، وضو میں کلی کی سنت مؤکدہ اور غسل میں فرض بھی ادا ہو جائے گا۔ شامی میں ہے: "وعلل فی الدرر بان محل الفرض استتر بالحائل وصار بحال لايواجه الناظر اليه فسقط الفرض عنه وتحول الى الحائل" یعنی: اور درر میں تعلیل بیان کی کہ محل فرض جب کسی چیز سے چھپ جائے اور ایسی حالت میں منتقل ہو جائے کہ دیکھنے والا اس کی طرف نہ دیکھ سکے تو فرض اس سے ساقط ہو جائے گا اور اس چیز کی طرف پھر جائے گا۔ (فتاوی شامی، کتاب الطہارہ، جلد1، صفحہ 221، دار المعرفہ)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبــــــــــــــہ

ابوالبنات فراز عطاری مدنی

05 شعبان المعظم 1447ھ / 25 جنوری 2026ء

الرضا قرآن وفقہ اکیڈمی
الجواب صحیح
مفتی محمد انس رضا قادری

نماز

الرضا قرآن و فقہ اکیڈمی آن لائن
Fiqhi Masail Group
AL RAZA QURAN O FIQH ACADEMY

فتوی نمبر: 2811

مقتدی سے بھول کر واجب چھوٹ گیا تو اعادہ

سائل: ثاقب مدنی

سوال: میں نے ایک مفتی صاحب کی کلپ سنی جس میں وہ بتارہے تھے کہ اگر مقتدی سے بھول کر واجب چھوٹ گیا تو چونکہ اس پر سجدہ سہو واجب نہیں لہذا نماز کا اعادہ کرنا ہو گا کیا یہ مسئلہ صحیح ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

اگر مقتدی سے بھول کر واجب چھوٹ گیا تو اس پر نہ سجدہ سہو ہے اور نہ ہی نماز کا اعادہ اس پر واجب ہے، اس کی نماز درست ہو جائے گی۔ فتاوی امجدیہ میں ہے: ”چوں از مقتدی سهواً ترك واجب واقع شد، نہ بر سجدہ سہو واجب است، نہ اعادہ نماز “یعنی: چونکہ مقتدی سے سہواًواجب ترک ہوا ہے لہذا اس صورت میں سجدہ سہو واجب نہیں ہو گا اور نہ ہی اعادہ نماز ہے۔ (فتاوی امجدیہ، جلد 1 باب سجود السہو، صفحہ 274)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

کتبہ

ابوالبنات فراز عطاری مدنی

04 جمادی الثانی 1447ھ / 26 نومبر 2025ء

فتوی نمبر: 2819

منت کے نوافل میں قیام

سائل: محمد عثمان

سوال: منت کے نوافل میں قیام ضروری ہے یا بیٹھ کر ادا کر سکتے ہیں؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

اگر کسی شخص نے نوافل پڑھنے کی منت مانی تھی اور اس میں کھڑے ہونے کا ذکر نہیں کیا یعنی صرف نوافل کا ذکر کیا تو کھڑے ہو کر بھی پڑھ سکتا ہے اور بیٹھ کر بھی، لیکن اگر اس نے منت میں کھڑے ہو کر نوافل پڑھنے کا ذکر کیا تو اب کھڑے ہو کر پڑھنا ضروری ہے۔ ابراہیم حلبی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: " اذا نذر و لم یلتزم فی نذرہ صفۃ القیام و قال فی الکافی: لم یلزمہ القیام فی الصحیح، لان القیام وراء ما یتم بہ التطوع، فلا یلزمہ الا بالتنصیص علیہ "یعنی: جب کسی نے منت مانی حالانکہ اس نے منت میں قیام کی صفت کا التزام نہیں کیا، کافی میں فرمایا: صحیح قول کے مطابق اس پر قیام لازم نہیں اس لئے کہ قیام اس کے علاوہ ہے جس کے ذریعے نفل نماز پوری ہو جاتی ہے تو صراحت کیے بغیر قیام لازم نہیں آئے گا۔ (غنیۃ المتملی، فصل فی النوافل، صفحہ 396، مکتبہ رشیدیہ)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــہ

ابوالبنات فراز عطاری مدنی

08 جمادی الثانی 1447ھ / 02 دسمبر 2025ء

فتوی نمبر: 2817

مسافر امام کی نماز مکمل ہونے کے بعد قراءت

سائل: مولوی تمیز علی

سوال: مسافر امام نے مقیم مقتدیوں کو نماز پڑھائی دو رکعت کے بعد امام نے سلام پھیر لیا تو مقتدی جب اپنی پڑھنے کھڑے ہوں گے تو اس میں قراءت کریں گے یا نہیں؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

مقیم مقتدی مسافر امام کے سلام پھیرنے کے بعد جب اپنی نماز پڑھیں گے تو اس میں قراءت نہیں کریں گے بلکہ جتنی دیر میں سورہ فاتحہ پڑھی جاتی ہے اتنی دیر خاموش رہیں گے۔ درمختار میں ہے: "﴿وصح الاقتداء المقیم بالمسافر فی الوقت وبعدہ فاذا قام المقیم﴿الی الاتمام لا یقرا﴾" یعنی: مقیم کا مسافر امام کے پیچھے نماز ادا کرنا وقت میں اور وقت کے بعد صحیح ہے تو جب مقیم اپنی نماز مکمل کرنے کے لیے کھڑا ہو گا تو قراءت نہیں کرے گا۔ (درمختار، کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ المریض، صفحہ 106، دار الکتب العلمیہ)

بہار شریعت میں ہے: "ادا و قضا دونوں میں مقیم مسافر کی اقتدا کر سکتا ہے اور امام کے سلام کے بعد اپنی باقی دو رکعتیں پڑھ لے اور ان رکعتوں میں قراءت بالکل نہ کرے بلکہ بقدر فاتحہ چپ کھڑا رہے۔" (بہار شریعت، جلد 1، حصہ 4، صفحہ 748)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

کتبــــــــــــہ

ابو البنات فراز عطاری مدنی

08 جمادی الثانی 1447ھ / 02 دسمبر 2025ء

فتوی نمبر: 2829

سائل: عادل شیخ

ہیئر ٹرانسپلانٹ کروانے والا امام

سوال: ہیئر ٹرانسپلانٹ کروانے والے امام کے پیچھے نماز کا کیا حکم ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

ہیئر ٹرانسپلانٹ کروانا ناجائز ہے کیونکہ اس میں انسان ہی کے بال کسی جگہ سے لے کر سر پر لگائے جاتے ہیں اور انسانی بال سے فائدہ حاصل کرنا اگرچہ اپنے ہی ہوں، ناجائز ہے، لہذا ایسا امام جس نے اعلانیہ ہیئر ٹرانسپلانٹ کروایا یا لوگوں کو پتا ہے کہ اس کے بال ہیئر ٹرانسپلانٹ سے آئے ہیں ان کو ایسے امام کے پیچھے نماز پڑھنا جائز نہیں اگر پڑھی تو دوبارہ پڑھنا واجب ہے۔ مجمع الانھر میں ہے: "یکرہ(وصل الشعر بشعر آدمی)سواء کان شعرها او شعر غیرها لقوله علیه الصلاة و السلام لعن الله الواصلة و المستوصلة" یعنی: انسانی بالوں کا انسان کے بال میں لگانا ناجائز ہے چاہے اس کے اپنے بال ہوں یا کسی اور کے نبی پاک ﷺ کے فرمان کی وجہ سے کہ اللہ نے بال جوڑنے والی اور بال جڑوانے والی پر لعنت فرمائی ہے۔

(مجمع الانھر۔ کتاب الکراھیۃ، فصل فی المتفرقات، جلد2، صفحہ 554، دار احیاء التراث العربی)

اعلی حضرت رحمۃ اللہ علیہ اعلانیہ فسق کرنے والے امام کے بارے میں لکھتے ہیں: "اس کے پیچھے نماز مکروہ تحریمی ہے کہ پڑھنا جائز نہیں اور پڑھی تو پھیرنا واجب ہے۔"

(فتاوی رضویہ، جلد23، صفحہ 99)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

کتبہ

ابوالبنات فراز عطاری مدنی

18 جمادی الثانی 1447ھ /10 دسمبر 2025ء

فتوی نمبر: 2837

جماعت سے ایک آدھ منٹ پہلے سنتیں پہلی صف میں پڑھنا

سائل: مسعود قادری

سوال: بعض اوقات جماعت میں ایک یا دو منٹ ہوتے ہیں اور لوگ پہلی صف میں سنتیں شروع کر دیتے ہیں ایسا کرنا کیسا؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

پہلے تو یہ مسئلہ یاد رکھیں کہ اگر سنت فجر میں یہ گمان غالب ہو کہ امام کے سلام پھیرنے سے پہلے جماعت میں شامل ہو جائے گا تو سنتیں پڑھے ورنہ نہیں، اور باقی سنتوں میں امام کے ساتھ پہلی رکعت کا رکوع پانے کا گمان ہو تو سنت قبلیہ پڑھ سکتا ہے، لیکن یہ ساری سنتیں اگر جماعت کھڑی ہونے سے پہلے مکمل نہیں ہو پائیں گی تو حکم یہ ہے مسجد میں پیچھے کسی مقام پر ادا کرے، اگر وہ اگلی صف میں ہو گا تو صف منقطع ہو گی اور جماعت میں صف منقطع ہونا مکروہ تحریمی ہے۔ شامی میں سنت فجر سے متعلق ہے: "أشدها كراهة أن يصليها مخالطا للصف مخالفا للجماعة" یعنی: سخت مکروہ ہے یہ بات کہ فجر کی دو سنتوں کو صف کے درمیان پڑھے کہ جماعت کی مخالفت کرنے والا ہو گا۔ (شامی، کتاب الصلاۃ، باب ادراک الفریضہ، جلد 2، صفحہ 617، دار المعرفہ)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

کتبــــــــــہ

ابو البنات فراز عطاری مدنی

22 جمادی الثانی 1447ھ / 14 دسمبر 2025ء

فتوی نمبر:2840

سجدہ سہو بھولنے پر مسجد سے نکلنے سے پہلے تک کی اجازت

سائل: عبدالماجد

سوال: ہم نے یہ مسئلہ پڑھا ہے کہ اگر کوئی سجدہ سہو کرنا بھول گیا تو جب تک منافی نماز عمل نہ کرے سجدہ سہو کر سکتا ہے لیکن وہاں ساتھ یہ بھی ہوتا ہے کہ جب تک مسجد سے نہ نکلا ہو تو بھی کر سکتا ہے تو سینہ پھیر لینے سے تو نماز ٹوٹ جاتی ہے تو یہ منافی کیوں نہیں؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

اگر کوئی شخص سجدہ سہو کرنا بھول گیا تو جب تک نماز کی بنا کے منافی کوئی کام نہ کیا ہو اس وقت تک سجدہ سہو ساقط نہیں ہوتا، یہاں اصل یہ ہے کہ نماز کی بنا کے منافی نہ ہو اور سجدہ سہو بھول جانے کی صورت میں جب تک مسجد میں ہے اگرچہ سینہ پھیر دے تو بنا کے منافی نہیں، البتہ اگر سجدہ سہو یاد ہوتے ہوئے قبلہ سے چہرہ پھیرا تو اب یہ منافی بنا ہے۔ شامی میں ہے: "ان السجود لایسقط بالسلام ولوعمدا، الااذافعل فعلایمنعہ من البناء بان تکلم اوقھقھۃ او احدث عمدااوخرج من المسجداوصرف وجھہ عن القبلۃ وھوذاکرلہ، لانہ فات محلہ" یعنی: سجدہ سہو سلام سے ساقط نہیں ہوتا اگرچہ جان کر ہو مگر یہ کہ کوئی ایسا فعل کیا تو بنا کے منافی ہو مثلا کلام کیا یا قہقہہ لگایا یا جان کر وضو توڑا یا مسجد سے باہر نکل گیا یا سجدہ سہو یاد ہوتے ہوئے قبلہ سے چہرہ پھیر لیا اس لئے کہ سجدہ سہو کا محل فوت ہو گیا۔ (شامی، کتاب الصلاۃ، باب سجود السہو، جلد2، صفحہ 674، دار المعرفہ)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبــــــــــہ

ابوالبنات فراز عطاری مدنی

22 جمادی الثانی 1447ھ / 14 دسمبر 2025ء

فتوی نمبر: 2843

سائل: محمد اشفاق

امام کا سنتیں گھر سے پڑھ کر آنا

سوال: ہمارے امام صاحب کا کہنا ہے کہ وہ سنت قبلیہ گھر میں ادا کرتے ہیں مگر نمازیوں کو اس حوالے سے تشویش ہے کیونکہ نمازیوں کا مشاہدہ یہ ہے کہ وہ جب گھر سے نکلتے ہیں تو چہرے اور داڑھی تر ہوتے ہیں جس سے اندازہ ہوتا ہے تازہ وضو کیا ہے اگرچہ یہاں حسن ظن کا پہلو ہے مگر نمازیوں کو تشویش ہے تو کیا امام صاحب پر لازم ہے کہ وہ سنتیں مسجد میں آکر ادا کریں؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

امام ہو یا مقتدی؛ سب کے لئے گھر میں سنتیں پڑھنا جائز ہے بلکہ حضور ﷺ کا عمل بھی یہی تھا مگر فقہا نے فرمایا کہ فی زمانہ بہتر اور رائج بھی یہی ہے کہ سنتیں اور نوافل مسجد میں ادا ہوں بالخصوص سنن مؤکدہ، ورنہ غیبت اور فتنوں کا دروازہ کھلے گا، لہذا امام صاحب کو چاہیے کہ وہ سنتیں مسجد میں ہی ادا کریں تاکہ فساد کا دروازہ نہ کھلے۔ فتاوی رضویہ میں ہے: "سنن و نوافل کا گھر میں پڑھنا افضل، اور یہی رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی عادت طیبہ۔۔۔ مگر اب عام عمل اہل اسلام، سنن کے مساجد ہی میں پڑھنے پر ہے اور اس میں مصالح ہیں کہ ان میں وہ اطمینان کم ہوتا ہے جو مساجد میں ہے اور عادت قوم کی مخالفت موجب طعن و انگشت نمائی و انتشار ظنون و فتح باب غیبت ہوتی ہے اور حکم صرف استحبابی تھا تو ان مصالح کی رعایت اس پر مرجح ہے، ائمہ دین فرماتے ہیں: الخروج عن العادۃ شھرۃ ومکروہ (معمول کے خلاف کرنا شہرت اور مکروہ ہے) واللہ تعالٰی اعلم۔" (فتاوی رضویہ، جلد 7، صفحہ 415، 416)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبــــــــــہ

ابو البنات فراز عطاری مدنی

22 جمادی الثانی 1447ھ / 14 دسمبر 2025ء

فتوی نمبر: 2841

چار رکعت نفل کی نیت کر کے دو پر سلام پھیرنا

سائل: محمد اقبال

سوال: اگر چار یا اس سے زیادہ کی نیت سے نفل نماز شروع کی اور دو پر سلام پھیر دیا تو کیا باقی پڑھنا ضروری ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

اگر کسی شخص نے دو سے زیادہ رکعت نفل پڑھنے کی نیت سے نماز شروع کی اور دو پر سلام پھیر دیا تو باقی پڑھنا اس پر لازم نہیں ہاں بہتر یہ ہے کہ جو نیت کی اس کو پورا کرے، وجہ یہ ہے کہ نفل کا ہر شفع (دو رکعت) الگ نماز ہے لہذا اگر کوئی زیادہ کی نیت سے نماز شروع کر بھی دے تو اولا اس پر دو رکعت ہی لازم ہوتی ہے، جب دو رکعت پر سلام پھیر لیا تو نماز مکمل ہو گئی۔ عالمگیری میں ہے: "نوی ان یتطوع اربعا وشرع فھو شارع فی الرکعتین عند ابی حنیفۃ و محمد رحمھما اللہ تعالی کذا فی القنیہ" یعنی: چار رکعت نفل کی نیت کر کے نماز شروع کی تو طرفین کے نزدیک دو رکعت ہی شروع کرنے والا شمار ہو گا ایسا ہی قنیہ میں ہے۔

(عالمگیری، کتاب الصلاۃ، الباب التاسع، جلد 1، صفحہ 113)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

کتبہ

ابوالبنات فراز عطاری مدنی

22 جمادی الثانی 1447ھ / 14 دسمبر 2025ء

مسبوق کا امام کے قعدہ اخیرہ میں درود شریف پڑھنا

فتوی نمبر:2846

سائل: عتیق خان

سوال: مسبوق اگر امام کے قعدہ اخیرہ میں جان کر درود شریف پڑھے تو کیا اس کو اپنی نماز کے آخر میں سجدہ سہو کرنا ہو گا؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

مسبوق کے لئے امام کے قعدہ اخیرہ میں بہتر یہی ہے کہ یا تو تشہد آہستہ آہستہ پڑھے اور جلد فارغ ہو جائے تو شہادتین کی تکرار کرے لیکن اگر اس نے درود شریف پڑھ لیا تو بھی حرج نہیں، نہ ہی یہ واجب کا ترک ہے اور نہ اس سے سجدہ سہو واجب ہو گا کیونکہ اس مسئلہ میں فقہا کا ایک صحیح قول یہ بھی ہے کہ وہ درود و دعا پڑھے گا۔ مبسوط سرخسی میں ہے:" والأصح أنه يأتي بالدعاء متابعة للإمام؛ لأن المصلي إنما لا يشتغل بالدعاء في خلال الصلاة لما فيه من تأخير الأركان وهذا المعنى لا يوجد هنا؛ لأنه لا يمكنه أن يقوم قبل سلام الإمام "یعنی: اور اصح یہ ہے کہ وہ امام کی اتباع میں دعا پڑھے اس لئے کہ مقتدی ارکان میں تاخیر کے سبب نماز کے دوران دعا میں مشغول نہیں ہو گا اور یہ وجہ مسبوق میں نہیں پائی جا رہی اس لئے کہ امام کے سلام سے پہلے یہ ممکن نہیں۔

(مبسوط سرخسی، کتاب الصلاۃ، جلد 1، صفحہ 35، دار المعرفہ)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــہ

ابو البنات فراز عطاری مدنی

29 جمادی الثانی 1447ھ / 21 دسمبر 2025ء

فتوی نمبر: 2856

امام ایک سجدہ بھول جائے تو لقمہ کب دیں

سائل: عبد الغنی

سوال: امام اگر نماز کا فرض سجدہ بھول گیا اور التحیات میں بیٹھ گیا تو اس کو لقمہ دینا کیسا اگر اجازت ہے تو لقمہ کب دیا جائے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

سب سے پہلے تو یہ مسئلہ یاد رکھیں کہ امام ہو یا منفرد؛ اگر وہ فرض سجدہ بھول جائے تو نماز میں جب یاد آئے فوراوہ سجدہ کرلے اور پھر باقی نماز پوری کر کے آخر میں سجدہ سہو کرلے، اب اگر امام کو یاد نہ آیا اور وہ قعدہ اخیرہ میں بیٹھ گیا تو جب امام سلام پھیرنے لگے اس وقت امام کو لقمہ دینا فرض کفایہ ہے کیونکہ اب اگر امام سلام پھیرلے گا تو وہ نماز کو فاسد کردے گا اور امام کی ایسی غلطی جو مفسد نماز ہو وہاں اسے لقمہ دینا فرض کفایہ ہے، اگر امام لقمہ لے لے تو نماز کا سجدہ کر کے پھر سجدہ سہو کر کے نماز مکمل کرے۔ عالمگیری میں ہے: "فلو ترك سجدة من ركعة فتذكرها في آخر الصلاة سجدها و سجد للسهو لترك الترتيب فيه وليس عليه اعادة ما قبلها" یعنی: تو اگر کسی رکعت کا سجدہ رہ گیا پھر وہ نماز کے آخر میں یاد آیا تو نماز کا سجدہ کرے اور سجدہ سہو کرے اس میں ترتیب کو چھوڑنے کی وجہ سے اور اس پر ماقبل ارکان کا اعادہ نہیں۔ (عالمگیری، کتاب الصلاۃ، الباب الثانی عشر فی سجود السہو، جلد1، صفحہ 127)

اعلی حضرت رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: "امام جب ایسی غلطی کرے جو موجب فساد نماز ہو تو اس کا بتانا اور اصلاح کرانا ہر مقتدی پر فرض کفایہ ہے ان میں سے جو بتادے گا سب پر سے فرض اُتر جائے گا اور کوئی نہ بتائے گا تو جتنے جاننے والے تھے سب مرتکب حرام ہوں گے اور نماز سب کی باطل ہو جائے گی۔۔۔ اور ایک کا بتانا سب پر سے فرض اس وقت ساقط کرے گا کہ امام مان لے اور کام چل جائے ورنہ اوروں پر بھی بتانا فرض ہوگا یہاں تک کہ حاجت پوری اور امام کو وثوق حاصل ہو، بعض دفعہ ایسا ہوتا ہے کہ ایک کے بتائے سے امام کا اپنی غلط یاد پر اعتماد نہیں جاتا اور وہ اس کی تصحیح کو نہیں مانتا اور اس کا محتاج ہوتا ہے کہ متعدد شہادتیں اس کی غلطی پر گزریں تو یہاں فرض ہوگا کہ دوسرا بھی بتائے اور اب بھی امام رجوع نہ کرے تو تیسرا بھی تائید کرے یہاں تک کہ امام صحیح کی طرف واپس آئے" (فتاوی رضویہ، جلد7، صفحہ 281)

قعدہ اولی میں تاخیر کردینے والے امام کو لقمہ دینے سے متعلق اعلی حضرت رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: "ہاں جس وقت سلام شروع کرتا اس وقت حاجت متحقق ہوتی اور مقتدی کو بتانا چاہئے تھا کہ اب نہ بتانے میں خلل وفساد نماز کا اندیشہ ہے کہ یہ تو اپنے گمان میں نماز تمام کرچکا، عجب نہیں کہ کلام وغیرہ کوئی قاطع نماز اس سے واقع ہو جائے" (فتاوی رضویہ، جلد7، صفحہ 265)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

کتبہ

ابو البنات فراز عطاری مدنی

03 رجب المرجب 1447ھ / 24 دسمبر 2025ء

میت کو پیمپر پہنانا

فتوی نمبر: 2858

سائل: ام بلال

سوال: میت کا پاخانہ اگر رک نہ رہا ہو تو اس کو پیمپر پہنانا کیسا؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوہاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

میت کو سلا ہوا لباس پہنانا خلاف سنت ہے، پیمپر بھی سلا ہوا ہوتا ہے لہذا وہ نہ پہنایا جائے، اگر غسل کے دوران میت سے نجاست خارج ہو تو اس کو صاف کر دیا جائے، اگر غسل کے بعد بھی خارج ہو تو روئی یا پٹی وغیرہ کے ذریعے روک دیا جائے اور کفن پہنا دیا جائے کہ اصل یہ ہے کہ کفن پہناتے وقت پاک ہو، اگر بعد میں نجس ہو جائے تو اس سے فرق نہیں پڑے گا۔ شامی میں ہے: "اذا تنجس الکفن بنجاسۃ المیت لا یضر دفعا للحرج بخلاف الکفن المتنجس ابتداء و کذا لو تنجس بدنہ بما خرج منہ ان کان قبل ان یکفن غسل و بعدہ لا" یعنی: جب میت کی نجاست سے کفن آلودہ ہو جائے تو کوئی حرج نہیں دفع حرج کی وجہ سے برخلاف ایسے کفن کے جو پہلے سے ناپاک ہو اور اسی طرح اگر بدن سے نکلنے والی نجاست کے سبب بدن ناپاک ہو جائے تو اگر کفن دینے سے پہلے ہو تو دھو دیا جائے اور بعد میں ہو تو حاجت نہیں۔ (شامی، کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ الجنازۃ، جلد2، صفحہ 122، دار المعرفہ)

مفتی ہاشم صاحب لکھتے ہیں: "مرد و عورت دونوں کی میت کے لئے ازار یعنی تہبند والی چادر ہی سنت ہے۔ لہٰذا عورت کی میت کو بھی سلا ہوا پاجامہ یا شلوار پہنانا خلافِ سنت ہے۔" (ماہنامہ فیضان مدینہ، جمادی الاولی 1446ھ)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــہ

ابو البنات فراز عطاری مدنی

11 رجب المرجب 1447ھ / 01 جنوری 2026ء

الرضا قرآن و فقہ اکیڈمی
الجواب صحیح
مفتی محمد انس رضا قادری

میت کے اعضا ملے تو جنازہ کا حکم

فتوی نمبر: 2891

سوال: ایک مال میں آگ لگنے کے باعث کئی لوگ انتقال کر گئے اب ان میں سے بعضوں کا مکمل جسم نہیں مل رہا بلکہ کسی کا ہاتھ کسی کی کی ٹانگ الگ الگ مل رہی ہے اب نماز جنازہ کا کیا حکم ہے؟

سائل: سلیم میمن

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

نماز جنازہ کے درست ہونے کے لئے میت کا بدن یا بدن کے اکثر حصہ کا ہونا ضروری ہے، اگر کسی کے صرف اعضا ملے اور اکثر حصہ موجود نہیں تو اس پر نماز جنازہ درست نہیں بلکہ اس عضو کو بغیر غسل و جنازہ کے دفن کر دیا جائے۔ در مختار میں ہے: "(وجد راس آدمی) او احد شقيه (لا يغسل ولا يصلى عليه) بل يدفن الا ان يوجد اكثر من نصفه ولو بلا راس" یعنی: آدمی کا سر ملا یا ایک طرف کا حصہ ملا تو اس کو نہ غسل دیا جائے گا نہ نماز پڑھی جائے گی بلکہ دفن کر دیا جائے گا سوائے اس کے کہ اگر نصف سے زیادہ بدن ملا اگرچہ سر نہ ہو (تو پھر غسل نماز ہے)۔

(در مختار، کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ الجنازہ، صفحہ 118، دار الکتب العلمیہ)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

کتبہ

ابو البنات فراز عطاری مدنی

30 رجب المرجب 1447ھ / 20 جنوری 2026ء

الرضا قرآن وفقہ اکیڈمی
الجواب صحیح
مفتی محمد انس رضا قادری

دوسری رکعت میں دعائے قنوت پڑھ لی

فتوی نمبر: 2879

سوال: اگر وتر کی دوسری رکعت میں دعائے قنوت پڑھ لی رکوع میں یاد آیا کہ دوسری رکعت ہے اب کیا کرنا چاہیے؟

سائل: فیصل خان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

اگر کسی شخص نے وتر کی دوسری رکعت میں بھول کر دعائے قنوت پڑھ لی اور رکوع میں یاد آیا تو اب وہ تیسری رکعت میں دعائے قنوت پڑھے اور آخر میں سجدہ سہو کرلے اس کی نماز درست ہو جائے گی۔ بہار شریعت میں ہے: "بھول کر پہلی یا دوسری میں دعائے قنوت پڑھ لی تو تیسری میں پھر پڑھے یہی راجح ہے۔" (بہار شریعت، جلد 1، حصہ 4، صفحہ 657)

بدائع الصنائع میں ہے: "فسبب وجوبه ترك الواجب الأصلي في الصلاة، أو تغييره أو تغيير فرض منها عن محله الأصلي ساهيا؛ لأن كل ذلك يوجب نقصانا في الصلاة فيجب جبره بالسجود" یعنی: تو سجدہ سہو کے واجب ہونے کا سبب بھول کر نماز میں واجب اصلی کا ترک ہونا ہے یا اس کو بدلنا یا بھول کر فرض کو اس کی اصلی حالت سے بدلنا ہے اس لیے کہ یہ سب نماز میں نقص کو لازم کرتی ہیں تو اس نقصان کو سجدہ سہو سے دور کرنا واجب ہے۔

(بدائع الصنائع، کتاب الصلاۃ، فصل بیان سبب وجوب سجود السہو، جلد 1، صفحہ 164، دار الکتب العلمیہ)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

ابو البنات فراز عطاری مدنی

22 رجب المرجب 1447ھ / 12 جنوری 2026ء

الرضا قرآن و فقہ اکیڈمی
الجواب صحیح
مفتی محمد انس رضا قادری

بسم اللہ الرحمن الرحیم
الرضا قرآن و فقہ اکیڈمی آن لائن
Fiqhi Masail Group
AL RAZA QURAN O FIQH ACADEMY

وطن اقامت سے سفر کر کے واپس آئے

فتوی نمبر: 2890

سوال: میں کراچی میں 15 دن کی نیت سے آیا کچھ دن بعد میں ٹھٹہ زیارات کے لیے چلا گیا اور شام تک واپس آ گیا اور پندرہ دن مکمل کیے معلوم یہ کرنا ہے کہ اس ایک دن کے سفر کے سبب وہ مسافر ہو گیا تھا یا مقیم ہی رہا؟

سائل: اویس عبد الرزاق

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

کراچی آپ کا وطن اقامت تھا اور وطن اقامت کسی اور جگہ کو وطن اقامت بنانے، وطن اقامت سے سفر شرعی کرنے یا وطن اصلی جانے سے باطل ہوتا ہے، کراچی سے ٹھٹہ کا سفر؛ سفر شرعی نہیں ہے لہذا ٹھٹہ جانے کی وجہ سے آپ کا وطن اقامت باطل نہیں ہوا اور کراچی واپس آکر بھی آپ مقیم تھے اور آپ کو پوری نمازیں ادا کرنی تھیں۔ محیط رضوی میں ہے: ”ووطن الاقامة يبطل بالوطن الاصلى وبوطن الاقامة لانه مثله وبانشاء السفر“ یعنی: اور وطن اقامت وطن اصلی سے اور وطن اقامت سے باطل ہوتا ہے اس لیے کہ وہ اس کی مثل ہے اور سفر کرنے سے باطل ہوتا ہے۔

(المحیط الرضوی، کتاب الصلاۃ، جلد 1، صفحہ 387، دار الکتب العلمیہ)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

ابو البنات فراز عطاری مدنی

28 رجب المرجب 1447ھ / 18 جنوری 2026ء

الرضا قرآن و فقہ اکیڈمی
الجواب صحیح
مفتی محمد انس رضا قادری

زکوٰۃ

گھر میں لگائے گئے اخروٹ کے درخت پر عشر

فتویٰ نمبر:2866

سوال: اگر کسی نے گھر میں اخروٹ کا درخت لگایا ہو اور اس کی پیداوار بیچنے کا ارادہ نہ ہو تو اس پر عشر ہے یا نہیں؟

سائل: اظہر حسین شاہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

گھر میں اگائی گئی چیزوں پر عشر واجب نہیں البتہ بیچنے یا نہ بیچنے سے اس کا تعلق نہیں یعنی اگر پیداوار کے بیچنے کا ارادہ نہ ہو تو اس کا مطلب یہ نہیں کہ عشر بھی واجب نہ ہو۔ مجمع الانہر میں ہے: "ولاشیء فی الدار ولو لذمی لأن عمر رضی اللہ تعالی عنہ قال المساکن عفو" یعنی: اور گھر (کی پیداوار) میں کچھ بھی نہیں یہاں تک کہ ذمی پر بھی نہیں اس لئے کہ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ گھر کی پیداوار معاف ہے۔

(مجمع الانہر، کتاب الزکاۃ، باب زکاۃ الخارج، جلد 1، صفحہ 218، دار احیاء التراث العربی)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

ابو البنات فراز عطاری مدنی

16 رجب المرجب 1447ھ / 06 جنوری 2026ء

الرضا قرآن وفقہ اکیڈمی
الجواب صحیح
مفتی محمد انس رضا قادری

نکاح / طلاق

Fiqhi Masail Group
الرضا قرآن و فقہ اکیڈمی آن لائن
AL RAZA QURAN O FIQH ACADEMY

میں تمہیں چھوڑتا ہوں میں تمہیں طلاق دیتا ہوں

فتوی نمبر: 2805

سائل: حمنہ

سوال: میرے شوہر نے مجھے پہلے کہا کہ میں تمہیں چھوڑتا ہوں پھر کہا میں طلاق دیتا ہوں اب کتنی طلاقیں ہو گئیں؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

معلوم کی گئی صورت میں دو رجعی طلاقیں واقع ہو گئیں کیونکہ دونوں جملے صریح ہیں اور اور بغیر نیت بھی طلاقیں واقع ہو جائیں گی۔ فتاوی رضویہ میں چھوڑتا ہوں سے متعلق ہے: "طلاق رجعی ہو گئی۔"

(فتاوی رضویہ، جلد12، صفحہ 571)

محیط برہانی میں ہے: "الصریح یلحق بالصریح" یعنی: صریح صریح کو لاحق ہو جاتی ہے۔

(محیط برہانی۔ کتاب الطلاق، جلد3، صفحہ 273، دار الکتب العلمیہ)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

کتبہ

ابوالبنات فراز عطاری مدنی

01 جمادی الثانی 1447ھ / 23 نومبر 2025ء

سب ختم کہنے سے طلاق

فتوی نمبر: 2824

سائل: کنیز فاطمہ

سوال: بیوی سے ایک غلطی ہوگئی جس پر شوہر نے کہا سب ختم تو کیا اس سے طلاق ہو جائے گی؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوہاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

"سب ختم" کے الفاظ کنایہ میں سے ہیں اگر اس سے شوہر کی نیت بیوی کو طلاق دینے کی تھی تو طلاق بائن واقع ہوگئی۔ فتاوی فیض الرسول میں ہے: "اگر اس نے رشتہ ختم کرتا ہوں کا جملہ طلاق کی نیت سے لکھا تو اس کی بیوی پر طلاق بائن واقع ہوگئی۔" (فتاوی فیض الرسول، جلد2، صفحہ 260، شبیر برادرز)

فتاوی بحر العلوم میں لگاؤ ختم کر رہا ہوں سے متعلق ہے: "سوال میں ذکر کئے ہوئے جملوں میں سے بعض طلاق کے کنائی الفاظ ہیں، یہاں ان سے طلاق پڑنے کے لیے یہ ضروری ہے کہ شوہر طلاق دینے کی نیت کرے یا مذاکرہ طلاق ہو، یعنی طلاق دینے کا مطالبہ ہو یا اسی قسم کی بات چل رہی ہو اس وقت یہ الفاظ بولے گئے ہوں تو ایک طلاق بائن پڑے گی، ورنہ نہیں۔" (فتاوی بحر العلوم، جلد3، صفحہ 387، ضیاء اکیڈمی)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــہ

ابوالبنات فراز عطاری مدنی

14 جمادی الثانی 1447ھ / 06 دسمبر 2025ء

الرضا قرآن و فقہ اکیڈمی آن لائن
AL RAZA QURAN O FIQH ACADEMY
Fiqhi Masail Group

فتوی نمبر: 2857

میرے لیے کھانا بنایا تو طلاق

سائل: محمد جاوید

سوال: میرے داماد نے میری بیٹی کو پہلے دو طلاقیں دی ہوئی ہیں اب اس نے کہا کہ اگر تو نے میرے لیے کھانا بنایا تو تجھے طلاق تو اگر اس نے کھانا بنایا تو طلاق ہو جائے گی؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

شوہر کا اپنی بیوی کو کہنا "اگر تو نے میرے لیے کھانا بنایا تو تجھے طلاق" تعلیق طلاق ہے، اگر بیوی نے شوہر کے لیے کھانا بنایا تو ایک طلاق واقع ہو جائے گی اور چونکہ اس نے پہلے دو طلاقیں دی ہوئی ہیں لہذا تین طلاقیں ہونے کے سبب بیوی شوہر پر حرام ہو جائے گی۔ ھدایہ میں ہے: "اذا اضافه الى شرط وقع عقيب الشرط مثل ان يقول لامراته ان دخلت الدار فانت طالق" یعنی: جب طلاق کو کسی شرط پر معلق کیا تو شرط پائی جانے کے فورا بعد طلاق واقع ہو جائے گی جیسا کہ وہ اپنی بیوی سے کہے اگر تو گھر میں داخل ہوئی تو تجھے طلاق۔ (ھدایہ، کتاب الطلاق، باب الایمان فی الطلاق، جلد 1، صفحہ 244، دار احیاء التراث العربی)

اعلی حضرت رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: "اگر پہلے طلاق نہ دی تھی، یہ دو دی ہیں، تو آئندہ جب کبھی ایک طلاق دے گا، عورت بے حلالہ کے نکاح میں نہ آسکے گی۔" (فتاوی رضویہ، جلد 12، صفحہ 367)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

کتبــــــــــہ

ابوالبنات فراز عطاری مدنی

03 رجب المرجب 1447ھ / 24 دسمبر 2025ء

نکاح فارم میں طلاق کا اختیار

سائل: فہد مدنی

فتوی نمبر: 2859

سوال: نکاح فارم میں ایک کالم ہوتا ہے جس میں طلاق کا اختیار عورت کو دینے سے متعلق تفصیل لکھنی ہوتی ہے تو اگر اس میں شرائط کے ساتھ اختیار دیا تو کیا حکم ہو گا؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

سب سے پہلے تو یہ یاد رکھیں کہ نکاح سے پہلے اگر طلاق کا اختیار عورت کو دیا تو یہ لغو ہے یعنی یہ اختیار دینا درست نہیں، اسی طرح اگر ایجاب و قبول میں شرط کی اور ایجاب مرد کی طرف سے ہو تو بھی طلاق کا اختیار دینا درست نہیں، ہاں اگر ایجاب و قبول میں شرط کی اور ایجاب عورت یا اس کے وکیل کی طرف سے ہو مثلا یوں کہا کہ میں اپنے نفس کو یا وکیل کہے میں نے اپنی مؤکلہ کو اس شرط پر تیرے نکاح میں دیا کہ اگر تو نے دوسرا نکاح کیا تو اسے طلاق دینے کا اختیار ہو گا، اس صورت میں تفویض طلاق درست ہے اور جب شرط پائی جائے گی تو جس مجلس میں عورت کو علم ہوا تو اسے اپنے آپ کو طلاق دینے کا اختیار ہو گا۔ اس تفصیل سے معلوم ہوا کہ نکاح کے فارم میں لکھ دینا نہ ضروری نہ کافی بلکہ عقد میں اس کا ذکر ہونا اور عورت یا اس کے وکیل کی طرف سے ایجاب ہونا ضروری ہے۔ بہار شریعت میں ہے: " نکاح سے پیشتر تفویض طلاق کی مثلاً عورت سے کہا اگر میں دوسری عورت سے نکاح کروں تو تجھے اپنے نفس کو طلاق دینے کا اختیار ہے تو یہ تفویض نہ ہوئی کہ اضافت ملک کی طرف نہیں۔ یوہیں اگر ایجاب و قبول میں شرط کی اور ایجاب شوہر کی طرف سے ہو مثلاً کہا میں تجھے اس شرط پر نکاح میں لایا عورت نے کہا میں نے قبول کیا جب بھی تفویض نہ ہوئی۔ اور اگر عقد میں شرط کی اور ایجاب عورت یا اُس کے وکیل نے کیا مثلاً میں نے اپنے نفس کو یا اپنی فلاں موکلہ (4) کو اس شرط پر تیرے نکاح میں دیا مرد نے کہا میں نے اس شرط پر قبول کیا تو تفویض طلاق ہو گئی شرط پائی جائے تو عورت کو جس مجلس میں علم ہوا اپنے کو طلاق دینے کا اختیار ہے۔" (بہار شریعت، جلد 2، حصہ 8، صفحہ 139)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــہ

ابوالبنات فراز عطاری مدنی

11 رجب المرجب 1447ھ / 01 جنوری 2026ء

الرضا قرآن و فقہ اکیڈمی
الجواب صحیح
مفتی محمد انس رضا قادری

بسم اللہ الرحمن الرحیم
الرضا قرآن وفقہ اکیڈمی آن لائن
Fiqhi Masail Group
AL RAZA QURAN O FIQH ACADEMY

نکاح کا وکیل بنانے کے ایک مہینے بعد نکاح

فتوی نمبر: 2868

سوال: میں اپنی بھانجی کے نکاح کا وکیل تھا مگر وکالت لینے کے بعد لڑکے کے والد کا انتقال ہو گیا اس لئے نکاح موقوف ہو گیا پھر ایک ماہ بعد نکاح ہوا مگر میں نے دوبارہ وکالت نہیں لی تو کیا نکاح ہو گیا؟

سائل: غلام مصطفی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

معلوم کی گئی صورت میں نکاح ہو گیا وجہ یہ ہے کہ ایک ماہ کا عرصہ گزرنے کے سبب وکالت باطل نہ ہوئی بلکہ آپ اسی طرح نکاح کے وکیل تھے۔ بہار شریعت میں ہے: "موکل وکیل کو معزول کرے یا وکیل خود اپنے کو معزول کرے بہر حال دوسرے کو اس کا علم ہو جانا ضرور ہے جب تک علم نہ ہو گا معزول نہ ہو گا اگرچہ وہ نکاح یا طلاق کا وکیل ہو جس میں وکیل کو معزولی کی وجہ سے کوئی ضرر بھی نہیں پہنچتا۔ عزل کی کئی صورتیں ہیں وکیل کے سامنے موکل نے کہہ دیا کہ میں نے تم کو معزول کر دیا یا لکھ کر دے دیا یا وکیل کے یہاں کسی سے کہلا بھیجا جس کو بھیجا وہ عادل ہو یا غیر عادل آزاد ہو یا غلام بالغ ہو یا نابالغ مرد ہو یا عورت بشرطیکہ وہ جا کر یہ کہے کہ موکل نے مجھے بھیجا ہے کہ میں تم کو یہ خبر پہنچا دوں کہ اُس نے تمھیں معزول کر دیا۔ اور اگر اُس نے خود کسی کو نہیں بھیجا ہے بلکہ بطور خود کسی نے یہ خبر پہنچائی تو اس کے لیے ضرور ہے کہ وہ خبر لے جانے والا عادل ہو یا دو شخص ہوں۔" (بہار شریعت، جلد 2، حصہ 12، صفحہ 1010)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبــــــــــــــــــــــــہ

ابوالبنات فراز عطاری مدنی

16 رجب المرجب 1447ھ / 06 جنوری 2026ء

الرضا قرآن وفقہ اکیڈمی
الجواب صحیح
مفتی محمد انس رضا قادری

بسم اللہ الرحمن الرحیم
الرضا قرآن وفقہ اکیڈمی آن لائن
Fiqhi Masail Group
AL RAZA QURAN O FIQH ACADEMY

اپنا دودھ اسٹور کر کے بچے کو پلانا

فتوی نمبر: 2871

سوال: اگر کوئی عورت اپنا دودھ اسٹور کر لے جو کہ 6 ماہ تک کار آمد رہتا ہے اور پھر اپنی بہن کے لے پالک بچے کو پلا دے تو کیا وہ بچہ اپنی ماہ کا محرم ہو جائے گا؟

سائل: نوشین

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

اگر عورت نے اپنا دودھ اسٹور کیا اور پھر کسی بچے کو پلایا جس کی عمر ڈھائی سال سے زیادہ نہ ہو تو اس بچے سے اس کی رضاعت ثابت ہو جائے گی یعنی یہ اس کی رضاعی ماں اور اس کی بہن اس بچے کی رضاعی خالہ ہو جائے گی لہذا وہ بہن جس نے بچہ لے پالک کے طور پر لیا ہے وہ اس بچہ کی رضاعی خالہ ہونے کے اعتبار سے محرمہ ہو جائے گی۔ عالمگیری میں ہے: "وكما يحصل الرضاع بالمص من الثدي يحصل بالصب والسعوط والوجور" یعنی: اور جس طرح رضاعت چھاتی چوسنے سے ثابت ہوتی ہے اسی طرح انڈیلنے، ناک میں ڈالنے اور حلق میں ٹپکانے سے بھی حاصل ہوتی ہے۔

(عالمگیری، کتاب الرضاع، جلد 1، صفحہ 344، دار الفکر)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

ابو البنات فراز عطاری مدنی

18 رجب المرجب 1447ھ / 08 جنوری 2026ء

الرضا قرآن وفقہ اکیڈمی
الجواب صحیح
مفتی محمد انس رضا قادری

قسم/ منت

جانور صدقہ کرنے کی منت مانی تو قیمت صدقہ کرنا

فتوی نمبر: 2865

سوال: اگر کسی شخص نے جانور صدقہ کرنے کی منت مانی تو کیا وہ کام ہونے پر اس کی قیمت صدقہ کر سکتا ہے؟

سائل: کامران مدنی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

اگر کسی شخص نے جانور صدقہ کرنے کی منت مانی تو وہ اس کی قیمت بلکہ قیمت کے برابر کوئی دوسرا مال بھی صدقہ کر سکتا ہے اس کی منت پوری ہو جائے گی کیونکہ یہاں مقصود راہ خدا میں صدقہ کرنا ہے جو قیمت یا کسی اور چیز سے بھی حاصل ہو جائے گا۔ درر الحکام میں ہے: ”نذر بتصدق عشرۃ دراھم خبزا فتصدق بغیر الخبز مما یساوی عشرۃ دراھم او تصدق بثمنہ جاز اما الاول فلان خصوص الخبز لا مدخل لہ فی دفع الحاجۃ واما الثانی فلان الثمن انفع للفقیر“ ترجمہ: اگر کسی شخص نے نذر مانی کہ وہ دس درہم کی روٹی صدقہ کرے گا، پھر اس نے روٹی کے بجائے کوئی اور چیز صدقہ کر دی جو دس درہم کے برابر ہو، یا اس کی قیمت ہی صدقہ کر دی، تو یہ جائز ہے۔ پہلی صورت اس لیے جائز ہے کہ روٹی کی خاص تعیین حاجت پوری کرنے میں ضروری نہیں، اور دوسری صورت اس لیے جائز ہے کہ قیمت فقیر کے لیے زیادہ فائدہ مند ہوتی ہے۔

(درر الحکام شرح غرر الاحکام، کتاب الایمان، کفارۃ الیمین، جلد 2، صفحہ 43، دار احیاء الکتب العربیہ)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

کتبہ

ابو البنات فراز عطاری مدنی

15 رجب المرجب 1447ھ / 05 جنوری 2026ء

الرضا قرآن و فقہ اکیڈمی
الجواب صحیح
مفتی محمد انس رضا قادری

خرید و فروخت

ٹوکن دینے کے بعد دکان آگ کی وجہ سے ختم ہوگئی

فتوی نمبر:2888

سوال: اگر کسی شخص نے کسی پلازہ میں دکان خریدی اور ٹوکن دے دیا اور 3 ماہ کا پے مینٹ ٹائم لیا اسی دوران پلازہ میں آگ لگنے کے سبب بلڈنگ گر گئی اور دکان ختم ہوگئی تو اب کیا حکم ہے؟

سائل: محمد اسماعیل

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

مکان یا دکان کا سودا ہونے کے بعد عموما یہ بیچنے والے کے قبضہ میں ہی ہوتی ہے اور پے مینٹ پوری ہونے پر قبضہ دیا جاتا ہے، لہذا دکان پر اگر بیچنے والے کا قبضہ تھا اور آگ وغیرہ کے سبب دکان ختم ہوگئی اور قبضہ دینے کے قابل نہ رہی تو یہ خرید وفروخت باطل ہوگئی اور بیچنے والے کے پاس ٹوکن کی رقم موجود ہے تو وہ خریدار کو واپس کرے گا۔ بہار شریعت میں ہے: "مشتری نے ابھی مبیع پر قبضہ نہیں کیا ہے کہ وہ مبیع بائع کے فعل سے ہلاک ہوگئی یا اُس مبیع نے خود اپنے کو ہلاک کر دیا یا آفت سماوی سے ہلاک ہوگئی تو بیع باطل ہوگئی بائع نے ثمن پر قبضہ کر لیا ہے تو واپس کرے"

(بہار شریعت، جلد 2، حصہ 11، صفحہ 639، 640)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــہ

ابو البنات فراز عطاری مدنی

28 رجب المرجب 1447ھ / 18 جنوری 2026ء

الرضا قرآن وفقہ اکیڈمی
الجواب صحیح
مفتی محمد انس رضا قادری

چیز ٹوٹی تو آپ کی ہو گی

فتوی نمبر: 2878

سوال: ایک اسٹور پر اس طرح لکھا تھا کہ اگر چیز آپ سے ٹوٹی تو وہ آپ کی کہلائے گی آپ چیز کی مکمل ادائیگی کریں گے کیا ایسا لکھنا درست ہے؟

سائل: علی احمد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق و الصواب

اس طرح کی عبارت لکھنا درست نہیں کیونکہ یہاں زبردستی خرید و فروخت کو نافذ کیا جارہا ہے حالانکہ خرید و فروخت کی تعریف یہ ہے کہ مال کا مال سے تبادلہ باہمی رضامندی کے ساتھ کرنا، لہٰذا یہ خرید و فروخت تو نہیں البتہ ایسی صورت میں تاوان ہو گا یا نہیں وہ ٹوٹنے کا سبب اور مزید تفصیل جان کر بیان ہو گا۔ کنز الدقائق میں ہے: "هو مبادلة المال بالمال بالتراضي ويلزم بايجاب وقبول و بتعاط" یعنی: بیع کی تعریف ہے مال کا مال کے بدلے باہمی رضامندی سے تبادلہ اور بیع ایجاب و قبول یا تعاطی سے لازم ہو جاتی ہے۔ (کنز الدقائق، کتاب البیوع، صفحہ 406، دار البشائر الاسلامیہ)

فتاوی رضویہ میں ہے: "اور جو تلف ہو گیا اگر بے فعلِ حسام الدین تلف ہُوا، مثلاً چوری ہو گیا، جل گیا، ٹوٹ گیا اور اُس میں حسام الدین کی طرف سے کوئی بے احتیاطی نہ تھی، تو اُس کا تاوان نہیں لے سکتی، فان العارية امانة لا تضمن الا بالتعدی (اس لئے کہ عاریت امانت ہے اور بلا تعدی اس میں ضمان لازم نہیں آتا)، اسی طرح جو کچھ حسام الدین کے پہننے برتنے میں تلف ہوا، نقصان ہوا، اس کا بھی تاوان نہیں، جبکہ اُس نے عادت و عرف کے مطابق اُسے برتا استعمال کیا ہو، "فان كان بتسليط منها وما كانت العارية الا للاستعمال" (کیونکہ وُہ اس عورت کی تسلیط سے اس کے پاس تھا اور عاریت تو ہوتی ہی استعمال کے لئے ہے)، ہاں جو کچھ حسام الدین نے قصداً خراب کیا یا اُس کے بے احتیاطی سے ضائع ہُوا یا عرف و عادت سے زیادہ استعمال کرتے میں ہلاک ہو گیا، اُس کا تاوان حسام الدین سے لے سکتی ہے، لحصول التعدی (تعدی حاصل ہونے کی وجہ سے)۔"

(فتاوی رضویہ، جلد 12، صفحہ 248)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــہ

ابو البنات فراز عطاری مدنی

22 رجب المرجب 1447ھ / 12 جنوری 2026ء

الرضا قرآن و فقہ اکیڈمی
الجواب صحیح
مفتی محمد انس رضا قادری

قربانی

فتوی نمبر: 2814

پالتو یاک کی قربانی

سائل: شاہد

سوال: برفانی پہاڑی علاقوں میں لوگ یاک کو اسی طرح پالتے ہیں جیسے باقی علاقوں میں گائے کو پالا جاتا ہے تو کیا ایسے یاک کی قربانی بھی نہیں ہو سکتی؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق و الصواب

یاک گائے کی جنس سے ہے اور اس میں پالتو اور وحشی دونوں قسمیں پائی جاتی ہیں اور قربانی کے صحیح ہونے کے لئے گائے کی جنس سے ہونے کے ساتھ ساتھ پالتو گھریلو ہونا بھی شرط ہے لہذا جو یاک پالتو ہوگا اس کی قربانی جائز ہوگی۔ عالمگیری میں ہے: "لا يجوز في الأضاحي شئ من الوحشي فإن كان متولداً من الوحشي و الأنسي فالعبرة للأم فإن كانت أهلية تجوز و إلا فلا" یعنی: وحشی میں سے کسی کی قربانی جائز نہیں پھر اگر وحشی اور گھریلو سے کوئی پیدا ہوا تو مادہ کا اعتبار ہے اگر وہ گھریلو ہو تو قربانی جائز ہے ورنہ نہیں۔

(فتاوی عالمگیری، کتاب الاضحیہ، جلد 5، صفحہ 297، دار الفکر)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

کتبہ

ابوالبنات فراز عطاری مدنی

08 جمادی الثانی 1447ھ / 30 نومبر 2025ء

اجارہ / کمیشن

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الرضا قرآن و فقہ اکیڈمی آن لائن
Fiqhi Masail Group
AL RAZA QURAN O FIQH ACADEMY

فتوی نمبر: 2842

ٹیوشن کے لئے بچے دینے پر رجسٹریشن فیس

سائل: محمد بلال

سوال: آج کل کچھ اکیڈمیاں یہ سروس دیتی ہیں کہ ٹیوٹر سے ایک سال کی رجسٹریشن کرتی ہیں اور پھر ٹیوٹر اور اسٹوڈنٹ کے درمیان رابطہ کرواتی ہیں جب بات پکی ہو جائے تو پھر ٹیوٹر کو وہ اسٹوڈنٹ دے دیتی ہیں مگر اس سے پہلے مہینے 60 فیصد اور پھر باقی مہینوں میں 30 فیصد کمیشن لیتی ہیں یہ طریقہ کار کیسا ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

سوال میں بیان کیا گیا طریقہ ناجائز معاملات پر مشتمل ہے۔ تفصیل یہ ہے کہ اکیڈمی کا سب سے پہلے رجسٹریشن فیس لینا رشوت ہے کہ یہ ٹیوٹر نے اپنا کام نکلوانے کے لئے دیا ہے اور اسی کو رشوت کہتے ہیں، پھر اکیڈمی نے اگر اسٹوڈنٹ کی تلاش کے لئے محنت اور کوشش کی ہے تو وہ ٹیوٹر سے پہلے سے عرف کے مطابق صرف ایک بار کے لئے کمیشن طے کرے گی کہ ہم آپ کو اسٹوڈنٹ ڈھونڈ کر دیں گے اور اتنا کمیشن لیں گے، لیکن یہاں اکیڈمی کا عرف سے ہٹ کر 60 فیصد کمیشن لینا اور پھر ہر ماہ کمیشن لیتے رہنا ناجائز ہے کیونکہ کمیشن کا استحقاق ایک بار کی محنت اور کوشش پر ہوتا ہے۔ یہاں ایک جائز صورت یہ ہو سکتی ہے کہ اکیڈمی ٹیوٹر کو اپنے پاس اجارے پر رکھ لے اور اسٹوڈنٹ سے ہر ماہ خود فیس لے اور ٹیوٹر کو اس کی سیلری دے دیا کرے۔ اس طرح کے کاموں میں رجسٹریشن فیس سے متعلق مفتی نظام الدین مصباحی صاحب لکھتے ہیں: ”فیس کی شرعی حیثیت رشوت کی ہے جو یقیناً حرام ہے، وجہ یہ ہے کہ اپنا یا کسی کا بھی کام بنانے کے لیے ابتداءً صاحبِ امر کو کچھ روپے وغیرہ دینا رشوت ہے اور یہاں کمپنی کو فیس اس لیے دی جاتی ہے کہ اسے اجرت پر ممبر سازی کا حق دے دیا جائے اور فیس کے مقابل کوئی چیز نہیں ہوتی۔“ (ماہنامہ اشرفیہ، شمارہ مئی 2008ء، صفحہ 38)

مفتی علی اصغر صاحب لکھتے ہیں: ”بروکر کا ایک مرتبہ فریقین کو ملوا کر ان کا سودا کروا کر یہ سمجھنا کہ میں نے دونوں پارٹیوں کو ملوایا ہے، لہٰذا اب تاحیات یا لمبے عرصہ تک مجھے گھر بیٹھے ہر مرتبہ ان کے از خود ہونے والے سودے کے بدلے کمیشن ملنا چاہیے۔ یہ بلاشبہ غیر شرعی معاملہ اور غلط سوچ ہے، نہ تو ایسی صورت میں بروکری کا تقاضا کرنا درست ہے اور نہ ہی اس صورت میں بروکری لینا بروکر کا حق ہے۔ بہت ساری مارکیٹوں میں یہ ناجائز طریقہ رائج ہے کہ ایک بار سودا کروانے کے بعد جب بھی وہ دونوں پارٹیاں باہم رضا مندی سے کوئی سودا کریں تو بروکر اپنا کمیشن مانگتا ہے یہ جائز نہیں۔“ (ماہنامہ فیضان مدینہ، فروری 2018)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

ابوالبنات فراز عطاری مدنی

22 جمادی الثانی 1447ھ / 14 دسمبر 2025ء

فتوی نمبر: 2853

لوگوں کو بھیج کر سامان اٹھوانے پر کمیشن

سائل: شاکر علی

سوال: میں آن لائن سامان تلاش کرتا ہوں پھر کسی لینے والے کو لوکیشن پر بھیج دیتا ہوں کہ آپ لے لے اور جو سمجھ آئے کمیشن دے دینا ایسا کرنا کیسا؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

سوال میں ذکر کیا گیا طریقہ شرعا جائز نہیں۔ تفصیل یہ ہے کہ اولا تو بیٹھے بٹھائے صرف تصویر بھیجنے پر کمیشن کا بندہ حقدار نہیں ہوتا اور پھر کمیشن طے کیے بغیر لینا بھی جائز نہیں، اس کا درست طریقہ یہ ہے کہ آپ پہلے سے کسٹمر سے معروف کمیشن طے کرلیں کہ میں آپ کو یہ چیز ڈھونڈ کر دوں گا اس کا اتنا کمیشن لوں گا اور یہ بھی پہلے سے طے کرلیا جائے کہ سامان وہ اٹھائے گا یا آپ ڈیلور کریں گے تاکہ جھگڑے کی صورت نہ بنے پھر آپ اس کی تلاش لیے قابل اجرت کوشش بھی کریں مثلا مختلف جگہوں پر تلاش کریں کہیں سے مل جائے تو مالک سے بات چیت کرکے کسٹمر کو اپڈیٹ کریں تو اب آپ کا یہ کمیشن لینا جائز ہے۔ بدائع الصنائع میں ہے: " ومنها ان تكون المنفعة مقصودة يعتاد استيفاؤها بعقد الاجارة " یعنی: اجارے کی شرائط میں سے ہے کہ منفعت ایسی مقصودہ ہو کہ عادۃ عقد اجارہ سے اس کا حصول کیا جاتا ہو۔ (بدائع الصنائع، کتاب الاجارۃ، جلد 4، صفحہ 192، دار الکتب العلمیہ)

فتاوی رضویہ میں ہے: "اگر بائع کی طرف سے محنت و کوشش و دوادوش میں اپنا زمانہ صرف کیا، تو صرف اجر مثل کا مستحق ہوگا۔"

(فتاوی رضویہ، جلد 19، صفحہ 453)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــــــہ

ابوالبنات فراز عطاری مدنی

03 رجب المرجب 1447ھ / 24 دسمبر 2025ء

ٹھیکے پر لیے ہوئے درخت پر عشر

فتوی نمبر:2880

سوال: اگر کوئی شخص درخت ٹھیکے پر لے اور اجارہ ادا کرنے کے بعد پھل پکائے پھر اتار لے تو عشر کس پر واجب ہے جبکہ پھل بیچنے کی نیت ہو؟

سائل: اظہر حسین

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

شرعی اعتبار سے نفس درخت پر کوئی عشر نہیں ہوتا البتہ پھلوں کی پیداوار پر ہوتا ہے اور معلوم کی گئی صورت میں عشر اس پر ہو گا جس نے کرائے پر درخت لیا ہے کیونکہ اس صورت میں پھلوں کا مالک کرائے پر لینے والا شخص ہو گا اور عشر پھلوں کے مالک پر ہوتا ہے۔ العقود الدریۃ میں ہے: ”لا عشر فی نفس الأشجار المثمرة، كما فی الزيلعی والبحر وغيرهما۔ [أقول:] وإنما العشر فی نفس الثمر، وفی الأشجار المعدة للقطع“ یعنی: پھل دار درخت پر عشر نہیں جیسا کہ زیلعی اور بحر وغیرہ میں ہے میں کہتا ہوں: بے شک عشر تو پھل پر ہے اور وہ درخت جو کاٹنے کے لیے لگائے گئے ہوں۔ (العقود الدریۃ فی تنقیح الفتاوی الحامدیہ، باب الزکاۃ والعشر، جلد1، صفحہ12، دار المعرفہ)

فتاوی رضویہ میں ہے: ”اس وقت اس (پھل) میں عشر واجب ہوتا ہے (جب) پھل اپنی حد کو پہنچ جائیں کہ اب کچے اور ناتمام ہونے کے باعث ان کے بگڑ جانے، سوکھ جانے، مارے جانے کا اندیشہ نہ رہے، اگرچہ ابھی توڑنے کے قابل نہ ہوئے ہوں، یہ حالت جس کی مِلک میں پیدا ہو گی اسی پر عشر ہے، بائع کے پاس پھل ایسے ہو گئے تھے، اس کے بعد بیچے تو عشر بائع پر ہے، اور جو اس حالت تک پہنچنے سے پہلے کچے بیچ ڈالے اور اس حالت پر مشتری کے پاس پہنچے تو عشر مشتری پر ہے، بعینہ یہی حکم کھیتی کا ہے۔“ (فتاوی رضویہ، جلد 10، صفحہ 242، 241)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــہ

ابوالبنات فراز عطاری مدنی

22 رجب المرجب 1447ھ / 12 جنوری 2026ء

الرضا قرآن و فقہ اکیڈمی
الجواب صحیح
مفتی محمد انس رضا قادری

ساٹھ سال والے اجیروں کو فارغ کرنا

فتوی نمبر: 2898

سوال: ہمارا سماجی ادارہ ہے جو چندے سے چلتا ہے ہماری پالیسی ہے کہ 60 سال ہونے پر اجیروں کو فارغ کر دیتے ہیں اجیروں میں بعض ایسے ہوتے ہیں جو بالکل کام نہیں کر پاتے اور بعض کر لیتے ہیں مگر ویسا نہیں جیسا ہمیں درکار ہے اب ہمارا ان کو فارغ کرنا ظلم تو نہیں ہم کوشش کرتے ہیں الگ سے کچھ پیسوں سے ان کو کاروبار شروع کروا دیں؟

سائل: محمد جاوید

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق و الصواب

60 سال کی عمر کے ایسے افراد جن سے ان کے منصب کا کام نہیں ہو پارہا ان سے اچھے انداز میں معذرت کر لینے میں کوئی حرج نہیں اور جو کام صحیح انداز میں کرتے ہیں، اخلاقا ان کو معزول نہیں کرنا چاہیے لیکن عمومی حالت کو دیکھ کر کہ اس عمر میں لوگ عام طور پر کام نہیں کر پاتے، ایسی پالیسی بنانا کہ مدت ملازمت کی انتہائی عمر 60 سال ہو گی، اس میں کوئی حرج نہیں۔ فتاوی رضویہ میں ہے: "کام کی تین حالتیں ہیں: سست، معتدل، نہایت تیز، اگر مزدوری میں سستی کے ساتھ کام کرتا ہے گنہگار ہے اور اس پر پوری مشدوری لینا حرام"

(فتاوی رضویہ، جلد 19، صفحہ 407)

امیر اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ لکھتے ہیں: "اگر وقف کے ادارے کا کوئی مدرس درست نہیں پڑھا پا رہا اسی طرح ناظم یا کسی طرح کا اجیر عرف وعادت سے ہٹ کر کوتاہیاں کر رہا ہے تو متعلقہ ذمے دار پر واجب ہے کہ اس کو معزول کر دے۔"

(حلال طریقے سے کمانے کے 50 مدنی پھول، صفحہ 11، 12)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــہ

ابو البنات فراز عطاری مدنی

05 شعبان المعظم 1447ھ / 25 جنوری 2026ء

الرضا قرآن و فقہ اکیڈمی
الجواب صحیح
مفتی محمد انس رضا قادری

چندہ / وقف

بسم اللہ الرحمن الرحیم
الرضا قرآن و فقہ اکیڈمی آن لائن
Fiqhi Masail Group
AL RAZA QURAN O FIQH ACADEMY

چندہ دینے والا کٹوتی کرنے سے منع کرے

فتوی نمبر: 2872

سوال: ایک قاری صاحب کو بچوں کی کلاس پڑھانے کے لیے دی گئی اور ایک مخیر فرد سے ان کی سیلری کی ترکیب بنائی گئی اب قاری صاحب کبھی چھٹی بھی کر لیتے ہیں اور لیٹ بھی ہو جاتے ہیں اس وجہ سے ان کی کٹوتی کی جاتی ہے قاری صاحب نے اس مخیر سے بات کی کہ سیلری کی کٹوتی نہ کی جائے اب اگر وہ مخیر فرد کٹوتی سے منع کر دے تو کیا حکم ہے ؟ ہمارا یہ مدرسہ پرائیویٹ طور پر لگتا ہے۔

سائل: قاری غلام مصطفی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

اولا تو قاری صاحب کو عرف سے ہٹ کر چھٹیاں نہیں کرنی چاہیے نہ ہی بلاوجہ لیٹ ہونا چاہیے، اگر وہ اپنے کام میں جان کر کوتاہی کریں گے تو گناہ گار ہوں گے، اسی طرح قاری صاحب کا اس مخیر فرد سے سیلری کی کٹوتی نہ کرنے کا سوال کرنا مناسب نہیں تھا لیکن پھر بھی اگر وہ مخیر شخص ہی قاری صاحب کی سیلری دیتا ہے اور کٹوتی وغیرہ کا معنی سمجھ کر کٹوتی سے منع کرتا ہے تو اب منتظم کو کٹوتی کرنے کی اجازت نہیں۔ امیر اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ لکھتے ہیں: " ملازِم دفتر یا دکان پر آنے جانے کا وقت رجسٹر وغیرہ میں درست لکھے، اگر غلط بیانی سے کام لیا اور ڈیوٹی کم دینے کے باوجود پورے وقت کی تنخواہ لی تو گنہگار و عذابِ نار کا حقدار ہے۔ وقت کے اِجارے میں چاہے کام ہو یا نہ ہو یا جلدی کام ختم کر لینے کی صورت میں اگر وقت سے پہلے چلا گیا تو مالِ وقف سے اسے پوری تنخواہ لینا یا دینا جائز نہیں بلکہ جتنے گھنٹے مَثَلاً تین گھنٹے پہلے چلا گیا تو اُس قدر اُس کی اُجرت میں سے کمی کی جائے گی۔ البتہ نجی (یعنی پرائیوٹ) اِدارے کا مالک جانتے ہوئے رِضامندی کے ساتھ پوری تنخواہ دیدے تو جائز ہے۔"

(حلال طریقے سے کمانے کے 50 مدنی پھول، صفحہ 7، 8، مکتبۃ المدینہ)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

کتبہ

ابو البنات فراز عطاری مدنی

18 رجب المرجب 1447ھ / 08 جنوری 2026ء

الرضا قرآن و فقہ اکیڈمی
الجواب صحیح
مفتی محمد انس رضا قادری

خواتین کے مسائل

الرضا قرآن و فقہ اکیڈمی آن لائن
Fiqhi Masail Group
AL RAZA QURAN O FIQH ACADEMY

فتوی نمبر: 2820

شوہر کے لیے بیوی کی کمائی کھانا

سائل: شایان

سوال: اگر شوہر کا کام نہیں چل رہا ہو تو کیا وہ بیوی کی کمائی میں سے کھا سکتا ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

بیوی اگر حلال طریقے سے شرعی قیودات کے مطابق کماتی ہے اور اس نے شوہر کو صراحۃ یا دلالۃ استعمال کی اجازت دی ہوئی ہے تو بیوی کی کمائی سے کھانے میں کوئی حرج نہیں۔ مفتی فضیل صاحب اس طرح کے سوال کے جواب میں لکھتے ہیں: "جو چیزیں عورت کی ملکیت میں ہیں خواہ وہ اسے وراثت میں ملی ہوں یا جہیز میں، کسی نے تحفہ میں دی ہوں یا کما کر حاصل کی ہوں ان تمام کے مُتعلّق حکم یہ ہے کہ وہ عورت کی مِلکیّت ہیں، شوہر کو کسی طرح کا حقِ مالکانہ حاصل نہیں، نہ ہی بیوی کی اِجازت کے بغیر اس میں کسی قسم کے تصرُّف کی اجازت ہے۔ البتّہ اِجازت صَراحۃً یعنی واضح لفظوں میں ہونا ہی ضروری نہیں، دلالۃً اجازت بھی کافی ہے۔ مثلاً میاں بیوی میں اپنائیت و بے تکلّفی پائی جاتی ہے جس کی وجہ سے ایک کا استعمال دوسرے پر ناگوار نہیں گزرتا تو جن چیزوں کے استعمال میں یہ صورت پائی جائے یعنی استعمال ناگوار نہ ہو تو انہیں استعمال کرنا جائز ہے جیسے گھریلو استعمال کی چیزیں کہ ان میں بہت سارا سامان وہ ہوتا ہے کہ جو عورت کو جہیز میں ملا ہوتا ہے لیکن آپس کی بے تکلّفی کی وجہ سے شوہر بھی استعمال کرتا ہے اور عورت پر ناگوار نہیں گزرتا لہٰذا ان کا استعمال دَلالۃً جائز ہے اور جن چیزوں کے استعمال میں یہ صورت نہ ہو وہاں استعمال کے لئے شوہر کو صَراحۃً اجازت لینا ضروری ہے اور اگر عورت گھر میں سلائی وغیرہ کرکے یا جائز نوکری سے رقم جمع کرتی ہے اس میں ظاہراً یہ صورت ہے کہ شوہر اگر وہ رقم بلا اجازت اپنی ذات پر خرچ کردے تو عورت کو ناگوار گزرے گا لہٰذا عورت کی تنخواہ وغیرہ کی رقم اپنے اوپر استعمال کرنے کے لئے صراحۃً اجازت لینا ضروری ہے۔ ہاں عورت کی تنخواہ، اس کی مرضی سے گھر میں خرچ ہوتی ہے مثلاً اس سے سودا سلف لے کر کھانا پکایا جاتا ہے وغیرہ ذٰلک تو گھر کے دیگر اَفراد کی طرح شوہر بھی ان خریدی ہوئی چیزوں کو استعمال کرسکتا ہے بہت سے گھروں میں اس طرح ہوتا ہے کہ شوہر اور بیوی دونوں کماتے ہیں اور گھر کا نِظام چلاتے ہیں تو اس طرح اگر بیوی کی آمدنی سے گھر میں کھانے پینے یا استعمال کی دیگر اَشیاء آتی ہیں تو شوہر بھی انہیں استعمال کرسکتا ہے کہ یہاں دَلالۃً اجازت ضرور پائی جاتی ہے۔" (ماہنامہ فیضان مدینہ، مارچ 2018)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبــــــــــہ

ابوالبنات فراز عطاری مدنی

08 جمادی الثانی 1447ھ / 02 دسمبر 2025ء

فتوی نمبر: 2821

عدت میں سونے کی بالیاں نہ اترتی ہوں

سائل: احمد فیضی

سوال: بیوہ عدت میں ہو اور اس کی سونے کی بالیاں بڑی کوشش کے باوجود بھی نہ اترتی ہوں تو کیا شہر جاکر سنار سے نکلوا سکتے ہیں؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

اولاً تو کوشش کی جائے کہ گھر میں رہتے ہوئے کسی ماہر عورت سے ہی نکلوائی جائے، اگر اس سے نہ نکلے یا ایسی کوئی موجود نہ ہو تو ضرورۃً مرد سنار کو گھر میں بلوا کر نکلوائی جائے اور گھر پر آنے کی صورت نہ بنے تو عدت میں عورت ضرورت کے سبب دن میں گھر سے باہر جاکر بالیاں اتروا سکتی ہے۔ مرد سے نکلوانے کی صورت میں عورت باپردہ ہو، تنہائی نہ ہو اور فقط کان کا اتنا ہی حصہ کھولے جتنی ضرورت ہے۔ فتاوی رضویہ میں ہے: "عدت میں عورت کو یہ چیزیں منع ہیں: ہر قسم کا گہنا یہاں تک کہ انگوٹھی چھلا بھی۔۔۔ الخ" (فتاوی رضویہ، جلد 13، صفحہ 331)

الاختیار میں ہے: "والنظر الی العورۃ حرام الا عند الضرورۃ کالطبیب والخاتن والخافضۃ والقابلۃ" یعنی: ستر عورت کو دیکھنا حرام ہے سوائے ضرورت کے جیسا کہ طبیب، مرد ختنہ کرنے والا، عورت ختنہ کرنے والی اور دایہ۔

(الاختیار لتعلیل المختار، کتاب الکراھیۃ، فصل النظر الی العورۃ، جلد 4، صفحہ 154، مطبعۃ الحلبی)

بہار شریعت میں ہے: "(عدت میں) اس گھر کو چھوڑ کر دوسرے مکان میں بھی سکونت نہیں کرسکتی، مگر بضرورت"

(بہار شریعت، جلد 2، حصہ 8، صفحہ 245)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

کتبہ

ابوالبنات فراز عطاری مدنی

12 جمادی الثانی 1447ھ / 04 دسمبر 2025ء

فتوی نمبر: 2828

شوہر کے دیے ہوئے پیسے بچ گئے

سائل: عائشہ

سوال: میں نے اپنے شوہر سے گھر کا کام کروانے کے لئے پیسے لیے مگر کام کم پیسوں میں ہو گیا تو کیا باقی رقم واپس کرنا ضروری ہے یا میں رکھ سکتی ہوں؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

آپ نے اپنے شوہر سے جو کام کروانے کے لئے پیسے لیے، آپ اس کی مالک نہیں ہوئیں بلکہ وہ بطور وکیل آپ کے پاس ہیں، لہذا بچ جانے کی صورت میں وہ رقم شوہر کو واپس کرنی ہو گی، البتہ شوہر واضح طور پر کہہ دے کہ بچی ہوئی رقم رکھ لینا یا ان کو معلوم ہے کہ کام کم میں ہوا ہے اور وہ بچی ہوئی رقم کا مطالبہ نہ کریں تو بیوی وہ رقم رکھ سکتی ہے۔ بدائع الصنائع میں ہے: "الوکیل یتصرف بولایۃ مستفادۃ من قبل الموکل فیملک قدر ما افادہ ولا یثبت العموم الا بلفظ یدل علیہ وھو قولہ: اعمل فیہ برایک وغیر ذلک مما یدل علی العموم" یعنی: وکیل اتنے اختیار کے ساتھ تصرف کر سکتا ہے جو اسے موکل کی جانب سے حاصل ہوا ہے تو مالک اسی قدر ہو گا جتنا کا مؤکل نے اسے اختیار دیا ہے تو عموم اسی لفظ کے ساتھ ثابت ہو گا جو عموم پر دلالت کرے اور وہ موکل کا یہ کہنا ہے کہ اپنی رائے سے اس میں تصرف کر دو یا اس کے علاوہ عموم پر دلالت کرنے والے الفاظ۔

(بدائع الصنائع، کتاب الوکالۃ، جلد 6، صفحہ 28، دار الکتب العلمیہ)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبــــــــــــــــــــــــہ

ابوالبنات فراز عطاری مدنی

14 جمادی الثانی 1447ھ / 06 دسمبر 2025ء

الرضا قرآن و فقہ اکیڈمی آن لائن
Fiqhi Masail Group
AL RAZA QURAN O FIQH ACADEMY

فتوی نمبر: 2831

بزنس مارکیٹنگ کے لئے عورت کا وائس اوور کرنا

سائل: ام ہانی

سوال: آج کل خواتین بزنس وغیرہ مارکیٹنگ کے لئے وائس اوور (VOICE OVER) کرتی ہیں ان کا ایسا کرنا کیسا؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

اسلام کی تعلیمات عورت کے لیے یہی ہیں کہ وہ اپنی آواز کو بھی بلاضرورت مردوں پر ظاہر نہ کرے لیکن اگر عورت ضرورت کے وقت اپنی آواز ظاہر کرے جس میں ترنم اور نرمی نہ ہو تو اس پر کوئی گناہ نہیں۔ سوشل میڈیا پلیٹ فارمز پر اگر عورت اپنی تصویر ظاہر کیے بغیر فقط آواز کے ذریعے جائز چیزوں کی مارکیٹنگ کرتی ہے تو شرعا حرج نہیں البتہ آج کل مختلف ایپ کے ذریعے آواز اس انداز میں بدلی بھی جاسکتی ہے کہ جس میں دھوکے کا عنصر بھی نہیں ہوتا لہذا اس کو استعمال کرلے تو بہتر ہے اور ساتھ میں وضاحت کے طور پر لکھ دے کہ یہ اوریجنل آواز نہیں تاکہ کسی کو شبہ نہ رہے۔ فتاوی رضویہ میں ہے: ”عورت کا خوش الحانی سے باآواز پڑھنا کہ نامحرموں کو اس کے نغمہ کی آواز جائے حرام ہے نوازل میں فقیہ ابو اللیث میں ہے: نغمة المرأة عورة۔ عورت کا خوش آواز کرکے پڑھنا "عورة" یعنی محل ستر ہے۔“ (فتاوی رضویہ، جلد22، صفحہ242)

امیر اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ عورت کے لئے مردوں سے فون پر بات کرنے کے حوالے سے لکھتے ہیں: ”اِسی احتیاط کے ساتھ کرسکتی ہے۔ یعنی آواز نرم نہ ہو۔ مثلاً نرمی کے ساتھ "ہیلو ہیلو" کہنے کے بجائے روکھے انداز میں پوچھے، "کون؟" یہاں مُعاملہ ذرا دشوار ہے کیوں کہ امکان ہے کہ سامنے والا گھر کے کسی مرد سے بات کروانے کا مطالبہ کرے، اپنا نام و پیغام بیان کرے اور بات کرنے کا وقت وغیرہ پوچھے۔ نیز یہ بھی ہوسکتا ہے کہ خدانخواستہ باحیا اور باعمل اسلامی بہن کے بھنچے ہوئے رُوکھے اندازِ گفتگو کا بُرا منائے، اور شرعی مسائل سے ناواقِف ہونے کے سبب مُنہ پھٹ ہو تو "کچھ" بول بھی پڑے جیسا کہ بعض اسلامی بھائیوں نے اپنا تجربہ بیان کیا ہے کہ نامَحرم عورتوں سے ضَرورتاً فون پر بات کرنے کی نوبت آنے پر ہمارے غیر نرم اور رُوکھے لہجے پر عورتوں نے معاذ اللہ عزوجل اس طرح کی باتیں سنادی ہیں: (مثلاً) مولانا! آپ کو غصہ کیوں آرہا ہے! بہر حال عافیت اِسی میں معلوم ہوتی ہے کہ "آنسرِنگ مشین" لگادی جائے اور اُس میں مَرد کی آواز میں یہ جُملہ بھر دیا جائے: "پیغام ریکارڈ کروادیجئے۔" بعد میں مَردوں کے ریکارڈ شُدہ پیغامات گھر کے مرد اپنی سہولت سے سُن لیا کریں۔“

(پردے کے بارے میں سوال جواب، صفحہ 91،92)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

کتبہ

ابو البنات فراز عطاری مدنی

19 جمادی الثانی 1447ھ / 11 دسمبر 2025ء

فتوی نمبر: 2836

عورت کا لیڈیز گارمنٹ کا کام کرنا

سائل: معین اختر

سوال: اگر میں اپنی بیوی کو لیڈیز گارمنٹ کی دکان کھلوادوں اس میں پردہ لگوادوں اور ساتھ ملازمہ بھی لڑکی ہو اور لکھوادوں کہ صرف عورتوں کے لئے تو کیا اس کی کمائی جائز ہو گی؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

سوال میں ذکر کی گئی احتیاطوں کے ساتھ اگر دکان کھول کر دی جائے تو اس میں شرعا کوئی حرج نہیں اور اس کی کمائی بھی حلال ہو گی۔ فتاوی رضویہ میں عورت کی ملازمت کی شرائط میں ہے: "(۱) کپڑے باریک نہ ہوں جن سے سر کے بال یا کلائی وغیرہ ستر کا کوئی حصہ چمکے۔(۲) کپڑے تنگ وچست نہ ہو جو بدن کی ہیأت ظاہر کریں۔(۳) بالوں یا گلے یا پیٹ یا کلائی یا پنڈلی کا کوئی حصہ ظاہر نہ ہو۔(۴) کبھی نامحرم کے ساتھ کسی خفیف دیر کے لئے بھی تنہائی نہ ہوتی ہو۔(۵) اس کے وہاں رہنے یا باہر آنے جانے میں کوئی مظنہ فتنہ نہ ہو۔ یہ پانچ شرطیں اگر جمع ہیں تو حرج نہیں اور ان میں ایک بھی کم ہے تو حرام" (فتاوی رضویہ، جلد22، صفحہ 248)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبــــــــــــہ

ابو البنات فراز عطاری مدنی

22 جمادی الثانی 1447ھ / 14 دسمبر 2025ء

فتوی نمبر: 2839

ایام مخصوصہ میں نعت میں وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ پڑھنا

سائل: بنت مصطفی

سوال: ایک نعت ہے جس میں یہ آیت ہے وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ کیا یہ ایام مخصوصہ والی پڑھ سکتی ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

اس کلام میں چونکہ آیت پڑھنا ہی مقصود ہوتا ہے اور یہ آیت حمد یا دعا وغیرہ پر مشتمل نہیں بلکہ خبر ہے اور ایسی آیت حیض و نفاس میں پڑھنا حرام ہے، لہذا نعت میں بھی ایام مخصوصہ والی یہ آیت نہیں پڑھ سکتی۔ حدیث پاک میں ہے: "لا تقرا الحائض ولا الجنب شیئا من القرآن" ترجمہ: حیض والی اور جنبی بالکل قرآن نہ پڑھے۔

(ترمذی، ابواب الطھارہ، جلد1، صفحہ236، حدیث131، مصطفی البابی الحلبی، مصر)

بہار شریعت میں ہے: "حیض و نفاس والی عورت کو قرآنِ مجید پڑھنا دیکھ کر، یا زبانی اور اس کا چھونا اگرچہ اس کی جلد یا چولی یا حاشیہ کو ہاتھ یا انگلی کی نوک یا بدن کا کوئی حصہ لگے یہ سب حرام ہیں۔" (بہار شریعت، جلد1، حصہ2، صفحہ379)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

ابوالبنات فراز عطاری مدنی

22 جمادی الثانی 1447ھ / 14 دسمبر 2025ء

فتوی نمبر: 2848

ایام مخصوصہ میں نظر بد سے بچاؤ والی آیت پڑھنا

سائل: ام سعد

سوال: ایام مخصوصہ میں نظر بد کے لئے سورہ قلم کی آخری سے پہلے والی آیت پڑھنا کیسا؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

ایام مخصوصہ میں سورہ قلم کی آخری سے پہلے والی آیت (وَاِنۡ یَّکَادُ الَّذِیۡنَ کَفَرُوۡا لَیُزۡلِقُوۡنَکَ بِاَبۡصَارِہِمۡ لَمَّا سَمِعُوا الذِّکۡرَ وَیَقُوۡلُوۡنَ اِنَّہٗ لَمَجۡنُوۡنٌ) جو نظر بد والے پر دم کے لئے بھی پڑھی جاتی ہے اس کا پڑھنا جائز نہیں کہ اس کا قرآن ہونا متعین ہے اور حیض میں قرآن پڑھنا جائز نہیں۔ فتاوی رضویہ میں ہے: ”یہی حکم دم کرنے کیلئے پڑھنے کا ہے کہ طلب شفا کی نیت تغییر قرآن نہیں کر سکتی آخر قرآن ہی سے تو شفا چاہ رہا ہے کون کہے گا کہ افحسبتم انما خلقنکم عبثا تا آخری سورت مصروع و مجنون کے کان میں جنب پڑھ سکتا ہے ہاں جس آیت یا سورت میں خالص معنی دعا و ثنا بصیغہ غیبت و خطاب ہوں اور اُس کے اول میں قُل بھی نہ ہو نہ اُس میں حروف مقطعات ہوں اور اس سے قرآن عظیم کی نیت بھی نہ کرے بلکہ دعا و ثنا کی برکت سے طلب شفا کرنے کیلئے اس پر دم کرے تو رواہے۔“ (فتاوی رضویہ، جلد 1 ب، صفحہ 1116)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

کتبـــــــــــــہ

ابوالبنات فراز عطاری مدنی

01 رجب المرجب 1447ھ / 22 دسمبر 2025ء

فتوی نمبر: 2851

عورت کا چہرے پر ماسک لگانا

سائل: بنت اسلم

سوال: آج کل بعض خواتین چہرے پر نقاب کے بجائے ماسک لگا لیتی ہیں کیا ایسا کرنا درست ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

فی زمانہ چہرے کا پردہ بھی واجب ہے اور چہرہ کہتے ہیں عادۃ بال اگنے کی جگہ سے ٹھوڑی کے نیچے تک اور ایک کان کی لو سے دوسرے کان کی لو تک کو، ماسک میں عموما کان کی لو بلکہ گال کا بھی کچھ حصہ ظاہر ہو جاتا ہے اسی طرح اسکارف وغیرہ میں سر کے بال بھی نہیں چھپ پاتے، اس لئے عورت کو نقاب کی جگہ ماسک استعمال نہیں کرنا چاہیے ہاں اگر وہ چہرے کو چھپانے کا درست اہتمام کرلے تو حرج نہیں۔ در مختار میں ہے: "﴿وتمنع﴾ المرأة الشابة ﴿من كشف الوجه بين رجال﴾ لا؛ لأنه عورة بل ﴿لخوف الفتنة﴾ كمسه وإن أمن الشهوة" ترجمہ: جوان عورت کو مردوں کے سامنے چہرہ کھولنا منع ہے اس لئے نہیں کہ یہ چھپانے کی چیز میں سے ہے بلکہ فتنہ کے خوف کی وجہ سے جیسا کہ چھونا منع ہے چاہے شہوت سے امن ہو۔ (در مختار، کتاب الصلاۃ، باب شروط الصلاۃ، صفحہ 58، صفحہ دار الکتب العلمیہ)

بہار شریعت میں ہے: "شروعِ پیشانی سے (یعنی جہاں سے بال جمنے کی انتہا ہو) ٹھوڑی تک طول میں اور عرض میں ایک کان سے دوسرے کان تک مونھ ہے۔" (بہار شریعت، جلد 1، حصہ 2، صفحہ 288)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــہ

ابوالبنات فراز عطاری مدنی

01 رجب المرجب 1447ھ / 22 دسمبر 2025ء

فتوی نمبر: 2852

بیوی کے لیے شوہر کی اطاعت مقدم ہے

سائل: عبد الہادی

سوال: میں نے سنا ہے کہ بیوی پر والدین سے زیادہ شوہر کی اطاعت ضروری ہے اور مرد پر اپنے والدین کی کیا یہ صحیح ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

جن معاملات کا تعلق میاں بیوی سے ہے اس میں بیوی پر شوہر کی اطاعت والدین پر مقدم ہے، اور مرد پر سب سے زیادہ حق اس کی ماں کا ہے پھر اس کے باپ کا اور یہ مضمون حدیث پاک میں موجود ہے۔ چنانچہ سنن کبری للنسائی میں ہے: "عن عائشة قالت سالت النبی صلی اللہ علیہ وسلم ای الناس اعظم حقا علی المراۃ قال زوجھا قلت فای الناس اعظم حقا علی الرجل قال امہ" ترجمہ: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے فرمایا کہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا عورت پر سب سے زیادہ حق کس کا ہے؟ فرمایا اس کے شوہر کا میں نے عرض کی مرد پر سب سے زیادہ حق کس کا ہے؟ فرمایا اس کی ماں کا۔ (سنن کبری للنسائی، کتاب عشرۃ النساء، حق الرجل علی المراۃ، جلد 8، صفحہ 254، حدیث 9103، مؤسسۃ الرسالۃ)

شرح: "فحقھا فی الآکدیۃ فوق حق الاب لما قاستہ من مشاق حملہ و فصالہ" ترجمہ: ماں کا حق باپ سے زیادہ مؤکد ہونے کی وجہ اس کا حمل اور دودھ چھڑانے میں تکلیف کو برداشت کرنا ہے۔ (التیسیر بشرح الجامع الصغیر، حرف الھمزہ، جلد 1، صفحہ 174، مکتبۃ الامام الشافعی)

اعلی حضرت رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: "شوہر کے حقوق، عورت پر بکثرت ہیں اور اس پر وجوب بھی اشد وآکد، ہم اس پر حدیث لکھ چکے کہ عورت پر سب سے بڑا حق شوہر کا ہے، یعنی ماں باپ سے بھی زیادہ، اور مرد پر سب سے بڑا حق ماں کا ہے، یعنی زوجہ کا حق اس سے، بلکہ باپ سے بھی کم۔" (فتاوی رضویہ، جلد 24، صفحہ 391)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

کتبــــــــــــــــــــــــــــــہ

ابو البنات فراز عطاری مدنی

01 رجب المرجب 1447ھ / 22 دسمبر 2025ء

یونی سیکس پرفیوم(unisex perfume)

فتوی نمبر: 2861

سائل: ام فروہ

سوال: عورتوں کے لئے یونی سیکس پرفیوم کا استعمال کرنا کیسا ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

یونی سیکس (unisex) پرفیوم وہ ہوتی ہے جس کو مرد و عورت دونوں ہی استعمال کرسکتے ہیں، اس کو کسی جنس کے ساتھ مخصوص نہیں کیا جاتا، شرعی اعتبار سے عورت ایسی خوشبو استعمال کرسکتی ہے کہ اگر نامحرموں تک اس کے پہنچنے کا اندیشہ ہو تو اس کی مہک پوشیدہ ہی رہے، البتہ جہاں محارم ہی ہوں مثلا عورت گھر میں ہے تو کسی بھی قسم کی خوشبو لگا سکتی ہے۔ حدیث پاک میں ہے: ”طیب النساء ما ظھر لونہ وخفی ریحہ“ ترجمہ: عورت کی خوشبو وہ ہے جس کا رنگ ظاہر ہو اور مہک چھپی رہے۔

(ترمذی، ابواب الادب، جلد2، صفحہ 107، حدیث 2788)

مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: ”عورتوں کو مہک کی ممانعت اس صورت میں ہے جبکہ وہ خوشبو اجنبی مردوں تک پہنچے، اگر وہ گھر میں عطر لگائیں جس کی خوشبو خاوند، یا اولاد، ماں باپ تک ہی پہنچے تو حرج نہیں۔“ (مرآۃ المناجیح، جلد6، صفحہ 103)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبــــــــــــــــــــــــــہ

ابوالبنات فراز عطاری مدنی

14 رجب المرجب 1447ھ / 04 جنوری 2026ء

الرضا قرآن وفقہ اکیڈمی
الجواب صحیح
مفتی محمد انس رضا قادری

بسم اللہ الرحمن الرحیم
الرضا قرآن و فقہ اکیڈمی آن لائن
Fiqhi Masail Group
AL RAZA QURAN O FIQH ACADEMY

بیوی کا شوہر کی اجازت کے بغیر پیسے لینا

فتوی نمبر: 2864

سوال: کیا بیوی شوہر کی اجازت کے بغیر اس کے پیسے لے سکتی ہے؟

سائل: ام اسامہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

شرعی اجازت کے بغیر عورت کا شوہر کے پیسے وغیرہ اس کی اجازت کے بغیر لینا جائز نہیں۔ شرعی اجازت کی صورت یہ ہے کہ اگر شوہر اپنے واجب مالی حقوق پورے نہیں کرتا جس کی وجہ سے عورت کی ضروریات پوری نہیں ہوتیں تو اپنی ضرورت کے مطابق شوہر کی اجازت کے بغیر بھی اس کے پیسے لے سکتی ہے مگر یہاں مقصد صرف اپنی ضرورت پوری کرنا ہو نہ کہ فضول خرچی۔ بہار شریعت میں ہے: ”اگر شوہر بقدرِ کفایت عورت کو نہیں دیتا تو بغیر اجازتِ شوہر عورت اُس کے مال سے لے کر صرف کر سکتی ہے۔“ (بہار شریعت، جلد2، حصہ 8، صفحہ 267، 268)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبــــــــــــــــــــــــــہ

ابو البنات فراز عطاری مدنی

15 رجب المرجب 1447ھ / 05 جنوری 2026ء

الرضا قرآن و فقہ اکیڈمی
الجواب صحیح
مفتی محمد انس رضا قادری

بسم اللہ الرحمن الرحیم
الرضا قرآن و فقہ اکیڈمی آن لائن
Fiqhi Masail Group
AL RAZA QURAN O FIQH ACADEMY

عورت کا بائیو میٹرک کرنے کے لیے مرد کا چھونا

فتوی نمبر:2870

سوال: بعض اوقات کسی عورت کو بائیو میٹرک کروانا پڑتا ہے مگر وہ صحیح نہیں ہو رہا ہوتا تو دکان والا انگوٹھے پر اپنا ہاتھ رکھ کر کرواتا ہے تو ایسا کرنا کیسا؟

سائل: بنت شبیر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق و الصواب

بائیو میٹرک کرنے کے لیے مرد کو عورت کے انگوٹھے پر ہاتھ رکھنا ناجائز و گناہ ہے کہ یہ ایسی کوئی ضرورت نہیں جس کے لیے مرد کا چھونا جائز ہو، عورت انگوٹھے کو صاف کرے یا صحیح طرح دبائے تو بائیو میٹرک صحیح آجائے گا۔ حدیث پاک میں ہے:"لأن يطعن في رأس أحدكم بمخيط من حديد خيرله من أن يمس امرأة لا تحل له"ترجمہ: کسی آدمی کے سر کو لوہے کی کنگی سے زخمی کیا جانا اس کے لئے اس سے بہتر ہے کہ وہ ایسی عورت کو چھوئے جو اس کے لئے حلال نہیں۔

(المعجم الکبیر للطبرانی، جلد20، صفحہ 211، حدیث 486 ، قاہرۃ)

بہار شریعت میں ہے:"اجنبیہ عورت کے چہرہ اور ہتھیلی کو دیکھنا اگرچہ جائز ہے مگر چھونا جائز نہیں، اگرچہ شہوت کا اندیشہ نہ ہو کیونکہ نظر کے جواز کی وجہ ضرورت اور بلوائے عام ہے چھونے کی ضرورت نہیں، لہذا چھونا حرام ہے۔"

(بہار شریعت، جلد1، حصہ16، صفحہ446)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبــــــــــــــــــــــہ

ابوالبنات فراز عطاری مدنی

18رجب المرجب1447ھ /08 جنوری2026ء

الرضا قرآن و فقہ اکیڈمی
الجواب صحیح
مفتی محمد انس رضا قادری

اگر کنواری کا پردہ بکارت زائل ہو جائے

فتوی نمبر: 2893

سوال: اگر شادی کی رات پتا چلے کہ عورت کا پردہ بکارت پہلے سے زائل ہے تو کیا اس کا زانیہ ہونا ثابت ہوتا ہے؟

سائل: حافظ حسن

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

عورت کا پردہ بکارت اگر پہلے سے زائل ہو تو یہ معاذ اللہ اس کے زانیہ ہونے کی علامت نہیں بلکہ یہ بہت بڑی بدگمانی ہے اور اگر کسی نے صرف اسی بنیاد پر عورت پر اس کا الزام لگایا تو سخت جرم اور کبیرہ گناہ ہے بلکہ اسلامی حکومت ہوتی تو ثابت نہ کرنے کی صورت میں اس کو حد قذف لگائی جاتی، پردہ بکارت بعض اوقات اچھلنے، دوڑنے، کسی صدمہ یا حیض کے خون کی گرمی کی وجہ سے بھی زائل ہو جاتا ہے، لہذا اگر ایسا ہو تو حسن ظن قائم کیا جائے اور بدگمانی سے اپنے آپ کو بچایا جائے۔ فتاوی رضویہ میں ہے: "بہت ابکار کا یہ پردہ کسی صدمہ یا خون حیض کی حدت وغیرہ سے جاتا رہتا ہے، مگر وہ بکر سے ثیب، نارسیدہ سے شوہر دیدہ نہیں ہو جاتیں بلکہ حقیقۃً بھی بکر ہوتی ہیں، اور حکم شرع میں بھی بکر ہی رہتی ہیں۔ ان کا نکاح ابکار کی طرح ہوتا ہے اور وہ ابکار کے لئے وصیت میں داخل ہوتی ہیں۔" (فتاوی رضویہ، جلد 26، صفحہ 461)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

ابو البنات فراز عطاری مدنی

30 رجب المرجب 1447ھ / 20 جنوری 2026ء

الرضا قرآن وفقہ اکیڈمی
الجواب صحیح
مفتی محمد انس رضا قادری

عورت کا مسجد کی صفائی کرنا

فتوی نمبر: 2894

سوال: کیا عورت کو مسجد کی صفائی کے لیے تنخواہ پر رکھ سکتے ہیں؟

سائل: بنت شاکر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

عورت کا پردہ میں رہ کر ایسے وقت میں صفائی کے لیے مسجد آنا جب وہاں کوئی مرد نہ ہو جائز ہے اور اس کی اجرت لینا بھی اس کے لیے جائز ہے، البتہ عورت اس بات کا خیال رکھے کہ اپنے مخصوص ایام میں عین مسجد میں نہ جائے اور مسجد انتظامیہ سے پہلے ہی اجارہ کرتے وقت اپنے ماہانہ مخصوص ایام میں صفائی نہ کرنے کی بات طے کرلے تاکہ وہ گناہ گار نہ ہو۔ فتاوی رضویہ میں عورت کی ملازمت کی شرائط میں ہے: "(۱) کپڑے باریک نہ ہوں جن سے سر کے بال یا کلائی وغیرہ ستر کا کوئی حصہ چمکے۔(۲) کپڑے تنگ وچست نہ ہو جو بدن کی ہیأت ظاہر کریں۔(۳) بالوں یا گلے یا پیٹ یا کلائی یا پنڈلی کا کوئی حصہ ظاہر نہ ہو۔(۴) کبھی نامحرم کے ساتھ کسی خفیف دیر کے لئے بھی تنہائی نہ ہوتی ہو۔(۵) اس کے وہاں رہنے یا باہر آنے جانے میں کوئی مظنہ فتنہ نہ ہو۔ یہ پانچ شرطیں اگر جمع ہیں تو حرج نہیں اور ان میں ایک بھی کم ہے تو حرام" (فتاوی رضویہ، جلد22، صفحہ248)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

ابو البنات فراز عطاری مدنی

30 رجب المرجب 1447ھ /20 جنوری 2026ء

الرضا قرآن وفقہ اکیڈمی
الجواب صحیح
مفتی محمد انس رضا قادری

وراثت

فتوی نمبر: 2804

ایک بہن دو بھائی میں وراثت

سائل: نذیر احمد

سوال: میرے سگے بھائی کا انتقال ہوا ان کے والدین پہلے انتقال کر گئے اور اس کے بیوی بچے بھی نہیں اس کے دو بھائی اور ایک بہن سگے ہیں اور ہمارے والد کے دوسری بیوی سے دو بچے ہیں؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق و الصواب

سوال میں دی گئی معلومات اگر درست ہے تو کل مال کے 5 حصے ہوں گے جس میں سے ایک حصہ سگی بہن کا اور دو دو حصے سگے بھائیوں کو ملیں گے، والد کی دوسری بیوی سے جو اولاد ہے اس کو کچھ نہیں ملے گا۔ صراط الجنان میں ہے: "بیٹے کو بیٹی سے دگنا ملتا ہے اور جہاں بھائی عصبہ بنتے ہوں وہاں انہیں بہنوں سے دگنا ملتا ہے" (صراط الجنان، جلد2، صفحہ 158)

مسئلہ از 5 میـــــــــــــت

بہن	2 بھائی
عصبـــــــــــــــہ	
1	4(لکل:2)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

کتبـــــــــــــــہ

ابوالبنات فراز عطاری مدنی

01 جمادی الثانی 1447ھ / 23 نومبر 2025ء

فتوی نمبر: 2809

مرحوم کی ایک سے زیادہ بیویاں ہوں

سائل: شفیق دنی

سوال: مرحوم کی ایک سے زیادہ بیویاں ہوں اور دوسری بیوی کا بعد میں پتا چلے تو کیا اس کا بھی حصہ ہو گا؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

میت کی اولاد ہو تو بیوی کو آٹھواں حصہ ملتا ہے جبکہ اولاد نہ ہونے کی صورت میں چوتھائی، بیویاں ایک سے زیادہ ہوں تو ان کے حصے میں چوتھائی یا آٹھویں حصے میں سے جو بھی آیا ہو؛ تمام اس میں شریک ہوں گی۔ مثلا بیوی کو چوتھائی کے حساب سے 10000 ملے اور دو بیویاں ہیں تو دونوں کو 5 5 ہزار ملیں گے۔ عالمگیری میں ہے: "وللزوجه الربع عند عدمهما والثمن مع احدهما، والزوجات والواحدة یشترکن فی الربع والثمن وعلیه الاجماع، کذا فی الاختیار شرح المختار" یعنی: اور بیوی کو چوتھا حصہ ملے گا جب اولاد نہ ہو اور ایک بھی اولاد ہو تو آٹھواں، چند بیویاں ہوں تو چوتھائی یا آٹھویں حصہ میں سب شریک ہوں گی اور اس پر اجماع ہے جیسا کہ اختیار شرح مختار میں ہے۔ (عالمگیری، کتاب الفرائض، جلد6، صفحہ 450، دار الفکر)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــہ

ابو البنات فراز عطاری مدنی

04 جمادی الثانی 1447ھ / 26 نومبر 2025ء

بیوی بیٹی پوتا بھائی اور 4 بہنوں میں وراثت

فتوی نمبر: 2862

سائل: محمد زاہد

سوال: ایک شخص کا انتقال ہوا اس نے اپنے وارثوں میں بیوہ، ایک بیٹی، ایک پوتا، ایک بھائی اور چار بہنیں چھوڑی ہیں اس کے والدین، دادا، دادی نانی پہلے فوت ہو چکے ہیں ان کی وراثت کیسے تقسیم ہو گی؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق و الصواب

بیان کی گئی معلومات اگر درست ہے تو بالترتیب تجہیز و تکفین کے خرچ، قرض ہو تو اس کی ادائیگی اور وصیت کی ہو تو تہائی سے اس کو پورا کرنے کے بعد کل مال کے 8 حصے ہوں گے جس میں سے 1 حصہ بیوہ کو، 4 حصے بیٹی کو اور باقی 3 حصے پوتے کو ملیں گے، بھائی اور چار بہنوں کو کچھ نہیں ملے گا۔ بہار شریعت میں ہے: ”حقیقی بھائی بہن ہوں یا باپ شریک، سب کے سب بیٹے یا پوتے اور باپ کے ہوتے ہوئے بالاتفاق محروم رہتے ہیں۔“ (بہار شریعت، جلد 3، صفحہ 1126)

مسئلہ از 8 میت

بیوہ	بیٹی	پوتا	بھائی	4 بہنیں
ثمن	نصف	عصبہ	محروم	
1	4	3		

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــہ

ابو البنات فراز عطاری مدنی

14 رجب المرجب 1447ھ / 04 جنوری 2026ء

الرضا قرآن و فقہ اکیڈمی
الجواب صحیح
مفتی محمد انس رضا قادری

ایڈوانس بیلنس لینے کے بعد انتقال ہو گیا

فتوی نمبر: 2867

سوال: ایک شخص نے سم کمپنی سے ایڈوانس بیلنس لیا پھر اس کا انتقال ہو گیا اب اس کی ادائیگی کیسے کی جائے؟

سائل: تابش حسین

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

ایڈوانس بیلنس چونکہ قرض ہی ہے لہذا کسی نے ایڈوانس بیلنس لیا اور اس کا انتقال ہو گیا تو اب اس کے ترکہ سے اس کی ادائیگی کی جائے کہ یہ میت کے مال کے حقوق سے ہے کہ اگر اس پر قرض ہو تو اس کی ادائیگی وصیت اور وراثت سے پہلے کی جائے البتہ کوئی اپنی خوشی سے اپنے مال سے یہ ادائیگی کرنا چاہے تو کر سکتا ہے۔ سراجی میں ہے: " قال علماءنا رحمهم الله تعالىٰ تتعلق الميت حقوق اربعة مرتبة، الاول: يبداء بتكفينه وتجهيزه من غير تبذير ولا تقصير ثم تقضى ديونه من جميع مابقي من ماله ثم تنفذ وصاياه من ثلث مابقي بعد الدين، ثم يقسم الباقي بين ورثته بالكتاب والسنة واجماع الامّة" ترجمہ: ہمارے علماء رحمھم اللہ تعالی نے فرمایا میت سے متعلق بالترتیب چار حقوق ہوتے ہیں پہلا: اس کی تجہیز و تکفین سے ابتدا کی جائے گی بغیر افراط و تفریط کے پھر اس کے قرض ادا کیے جائیں گے اس کے کل بقیہ مال سے پھر باقی مال کے تہائی سے وصیت کو نافذ کیا جائے گا پھر باقی کو وارثین میں تقسیم کیا جائے گا کتاب، سنت اور اجماع امت کے مطابق۔ (سراجی، صفحہ 11، مکتبۃ المدینہ)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــہ

ابو البنات فراز عطاری مدنی

16 رجب المرجب 1447ھ / 06 جنوری 2026ء

الرضا قرآن وفقہ اکیڈمی
الجواب صحیح
مفتی محمد انس رضا قادری

سوتیلی ماں کا وراثت میں حصہ

فتوی نمبر: 2887

سوال: کیا سوتیلی ماں کا وراثت میں حصہ ہوتا ہے؟

سائل: محمد اقبال

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

سوتیلی ماں کا اپنے شوہر کی وہ اولاد جو اس کے بطن سے نہیں ان کی وراثت میں حصہ نہیں ہوتا۔ مفتی خلیل خان برکاتی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: ”سوتیلے ماں باپ اور سوتیلی اولاد میں وراثت کے احکام جاری نہیں ہوتے، لہذا زوجہ کی جو اولاد پہلے کسی شوہر سے موجود ہو، اپنے سوتیلے باپ کے مالِ متروکہ سے کسی حصہ کی مستحق نہیں۔“

(فتاوی خلیلیہ، جلد 3، صفحہ 437، ضیاء القرآن پبلی کیشنز)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــــــــــہ

ابوالبنات فراز عطاری مدنی

28 رجب المرجب 1447ھ / 18 جنوری 2026ء

الرضا قرآن و فقہ اکیڈمی
الجواب صحیح
مفتی محمد انس رضا قادری

بسم اللہ الرحمن الرحیم
الرضا قرآن وفقہ اکیڈمی آن لائن
Fiqhi Masail Group
AL RAZA QURAN O FIQH ACADEMY

وراثت میں شوہر اور بیوی کا حصہ

فتوی نمبر: 2876

سوال: وراثت میں شوہر اور بیوی کا کتنا حصہ ہوتا ہے اس کی وضاحت فرمادیں؟

سائل: محمد فاروق

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

اگر کسی مرد کا انتقال ہوا اور اس کے وارثین میں بیوہ بھی ہے تو اگر شوہر کی اولاد نہیں ہے، نہ اس بیوی سے اور اگر کوئی اور نکاح بھی ہو تو نہ دوسری بیوی سے؛ تو بیوہ کو وراثت میں چوتھائی حصہ ملے گا یعنی 25٪، اور اگر مرد کی اولاد ہو تو بیوہ کو آٹھواں حصہ یعنی 12.5٪ ملے گا۔ اگر عورت کا انتقال ہوا اور اس کے وارثین میں شوہر بھی ہو تو اگر عورت کی کوئی اولاد نہیں تو شوہر کو آدھا یعنی 50٪ ملے گا اور اگر بیوی کی اولاد ہو تو شوہر کو چوتھائی یعنی 25٪ ملے گا۔ اللہ پاک نے فرمایا: ”وَلَكُمْ نِصْفُ مَا تَرَكَ اَزْوٰجُكُمْ اِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّهُنَّ وَلَدٌ ۚ فَاِنْ كَانَ لَهُنَّ وَلَدٌ فَلَكُمُ الرُّبُعُ مِمَّا تَرَكْنَ مِنْۢ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُّوْصِيْنَ بِهَاۤ اَوْ دَيْنٍ ؕ وَلَهُنَّ الرُّبُعُ مِمَّا تَرَكْتُمْ اِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّكُمْ وَلَدٌ ۚ فَاِنْ كَانَ لَكُمْ وَلَدٌ فَلَهُنَّ الثُّمُنُ مِمَّا تَرَكْتُمْ مِّنْۢ بَعْدِ وَصِيَّةٍ تُوْصُوْنَ بِهَاۤ اَوْ دَيْنٍ“ ترجمہ: اور تمہاری بیبیاں جو چھوڑ جائیں اس میں سے تمہیں آدھا ہے اگر ان کی اولاد نہ ہو پھر اگر ان کی اولاد ہو تو ان کے ترکہ میں سے تمہیں چوتھائی ہے جو وصیت وہ کر گئیں اور دَین نکال کر اور تمہارے ترکہ میں عورتوں کا چوتھائی ہے اگر تمہارے اولاد نہ ہو پھر اگر تمہارے اولاد ہو تو ان کا تمہارے ترکہ میں سے آٹھواں جو وصیت تم کر جاؤ اور دین نکال کر۔ (النساء: 12)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبــــــــــــہ

ابو البنات فراز عطاری مدنی

22 رجب المرجب 1447ھ / 12 جنوری 2026ء

الرضا قرآن وفقہ اکیڈمی
الجواب صحیح
مفتی محمد انس رضا قادری

میت کا مال کس کو دیں

فتوی نمبر: 2882

سوال: ہمارے ساتھ ایک شخص کاروبار میں شریک تھا اس کا انتقال ہو گیا اس نے مرنے سے پہلے کہا کہ میرا مال سارا میری بیوی کو دینا اس کے مرنے کے بعد اس کے بھائی آگئے اور کہنے لگے بیوہ کا صرف آٹھوں حصہ ہوتا ہے باقی سارا ہمارا ہے اس کی اولاد کوئی نہیں تھی ایک لے پالک بچہ ہے بھائی دو زندہ ہیں ایک پہلے انتقال کر چکا اور ایک بہن ہے والدین پہلے فوت ہو گئے اب ہمارے لیے کیا حکم ہے ؟

سائل: عرفان ملک

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

سب سے پہلے یہ بات ذہن نشین کر لینی چاہیے کہ وراثت کی تقسیم قرآن وحدیث کے مطابق کسی مفتی اور ماہر علم وراثت سے کروانی چاہیے۔ میت کے مال کے حوالے سے تفصیل یہ ہے کہ سب سے پہلے میت کی تجہیز وتکفین ہو گی، پھر قرض ہو تو سب سے پہلے اس کی ادائیگی کی جائے گی، اگر اس سے مال بچ جائے تو اس کی وصیت پر تہائی مال سے عمل کیا جائے گا، پھر وارثوں کا تعین کر کے ان میں وراثت تقسیم ہو گی۔ معلوم کیے گئے مسائل کا ترتیب وار جواب یہ ہے کہ بیوہ چونکہ وارث ہے اور وارث کے حق میں وصیت قابل عمل نہیں جب تک سارے ورثا اجازت نہ دے دیں، لہذا یہاں میت کی وصیت پر عمل کرنا جائز نہیں۔ بیوہ کے لیے حکم یہ ہے کہ اگر میت کی اولاد ہو تو اس کو آٹھواں حصہ ملتا ہے اور اگر اولاد نہ ہو چوتھا حصہ ملتا ہے، یہاں چونکہ میت کی اولاد نہیں لہذا بیوہ کو چوتھا حصہ ملے گا۔ لے پالک کا وراثت میں حصہ نہیں جبکہ کسی طرح بھی وارث نہ بن رہا ہو، یہاں بھی لے پالک وارث نہیں بنے گا۔ اب وارثت کی تقسیم کاری یوں ہو گی کہ بیوہ کو چوتھا حصہ دینے کے بعد جو بچے گا بھائی بہنوں میں اس طرح تقسیم ہو گا کہ ہر بھائی کو بہن سے دگنا ملے گا اور جو بھائی فوت ہو گیا اس کا یا اس کی اولاد کا کوئی حصہ نہیں۔ جوہرہ نیرہ میں ہے: "ولا تجوز الوصية للوارث إلا أن يجيزها الورثة يعني بعد موته وهم أصحاء بالغون" یعنی: وارث کے لیے وصیت جائز نہیں سوائے اس کے کہ وارثین اجازت دے دیں یعنی میت کی موت کے بعد جبکہ ورثا غیر مجنون بالغ ہوں۔ (الجوہرہ النیرہ، کتاب الوصایا، الوصیۃ للوراث، جلد 2، صفحہ 287، المطبعۃ الخیریہ)

قرآن میں ہے: "وَلَهُنَّ الرُّبُعُ مِمَّا تَرَكْتُمْ اِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّكُمْ وَلَدٌ" ترجمہ: کنز الایمان: اور تمہارے ترکہ میں عورتوں کا چوتھائی ہے اگر تمہارے اولاد نہ ہو۔ (النساء: 12)

بہار شریعت میں ہے: "اور اس کا کوئی وارث نہ ہو سوائے حقیقی بھائی اور بہنوں کے تو اب ظاہر ہے کہ ان کے درمیان ترکہ لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْاُنْثَيَيْنِ کی بنیاد پر تقسیم کیا جائے گا۔" (بہار شریعت، جلد 3، حصہ 20، صفحہ 1157)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

ابو البنات فراز عطاری مدنی

22 رجب المرجب 1447ھ / 12 جنوری 2026ء

الرضا قرآن وفقہ اکیڈمی
الجواب صحیح
مفتی محمد انس رضا قادری

ولد الزنا کا وراثت میں حصہ

فتوی نمبر: 2877

سوال: کیا ولد الزنا کا زانی کی وراثت میں حصہ ہوتا ہے؟

سائل: سلیم فاروق

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق و الصواب

ولد الزنا کا نسب زانی سے ثابت نہیں ہوتا لہذا وہ زانی کی وراثت سے حصہ بھی نہیں پائے گا البتہ زانی زانیہ سے نکاح کر لے اور نکاح کے چھ مہینے بعد بچہ پیدا ہوا تو اس کا نسب باپ سے ثابت ہو جائے گا اور وہ وراثت سے حصہ بھی پائے گا۔ بحر الرائق میں ہے: "لان نسبه من جهة الاب منقطع فلا يرث به" یعنی: اس لئے کہ ولد الزنا کا نسب باپ کی جہت سے ثابت نہیں ہوتا تو وہ اس کا وارث بھی نہیں بنے گا۔

(بحر الرائق، کتاب الفرائض، انواع الحجب، جلد 8، صفحہ 574، دار الکتاب الاسلامی)

فتح القدیر میں ہے: "وإن جاءت به لأكثر منها ثبت، ولا إشكال سواء اعترف به الزوج أو سكت، وكذا إذا جاءت به لتمام الستة بلا زيادة لاحتمال أنه تزوجها واطئا لها فوافق الإنزال النكاح، والنسب يحتاط في إثباته" یعنی: (مرد نے عورت سے نکاح کیا) اور بچہ چھ مہینے سے زیادہ مدت میں پیدا ہوا تو اس کا نسب مرد سے ثابت ہو گا، اور کوئی اشکال نہیں برابر ہے کہ مرد اس کا اعتراف کرے یا خاموش رہے اور اسی طرح پورے چھ مہینے میں پیدا ہوا تو بھی یہی حکم ہے اس احتمال کی وجہ سے کہ اس نے نکاح کرتے ہی وطی کی تو انزال نکاح کے ساتھ ساتھ ہو گیا اور نسب کے ثبوت میں احتیاط کی جاتی ہے۔

(فتح القدیر، کتاب الطلاق، باب ثبوت النسب، جلد 4، صفحہ 89، دار الفکر)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

ابو البنات فراز عطاری مدنی

22 رجب المرجب 1447ھ / 12 جنوری 2026ء

الرضا قرآن و فقہ اکیڈمی
الجواب صحیح
مفتی محمد انس رضا قادری

مہر کی ادائیگی سے پہلے انتقال

فتوی نمبر: 2896

سوال: میرے بھائی کا گل پلازہ سانحہ میں انتقال ہو گیا اس کا نکاح ہو گیا تھا مگر رخصتی نہیں ہوئی تھی اب اس کی بیوہ کے مہر کا کیا حکم ہے اگر مہر زیادہ ہو اور اس کا کل مال کم ہو تو کیا کیا جائے؟

سائل: رضوان مدنی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

نکاح کے بعد مہر کی ادائیگی سے پہلے شوہر کا انتقال ہو گیا تو اب مہر مؤکد ہو گیا اور اس میں کمی نہیں ہو سکتی بلکہ یہ میت پر قرض ہے جو میت کے مال سے دینا ضروری ہے، میت کی تجہیز و تکفین کے بعد اگر فقط اتنا مال ہو کہ مہر ادا کیا جا سکتا ہو تو سارے مال سے مہر ادا کر دیا جائے۔ ایسی صورت میں وراثت تقسیم نہیں ہو گی۔ بہار شریعت میں ہے:" دونوں میں سے کسی کی موت ہو ان سب سے مہر مؤکد ہو جاتا ہے کہ جو مہر ہے اب اس میں کمی نہیں ہو سکتی۔" (بہار شریعت، جلد2، حصہ 7، صفحہ 65)

فتاوی رضویہ میں ہے:" ادائے دُیُون تقسیم ترکہ پر مقدم ہے، پس جب تک مہر اور دیگر دیون بھی اگر ہوں، ادا نہ ہو لیں، تقسیم نہ کرنا چاہیے۔" (فتاوی رضویہ، جلد26، صفحہ 119)

اسی میں ہے:" جو دَین تمام مال کو محیط ہو، وہ وارث کی ملکیت سے مانع ہوتا ہے، جیسا کہ اشباہ وغیرہ میں ہے۔"

(فتاوی رضویہ، جلد17، صفحہ 562)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

ابو البنات فراز عطاری مدنی

30 رجب المرجب 1447ھ /20 جنوری 2026ء

الرضا قرآن و فقہ اکیڈمی
الجواب صحیح
مفتی محمد انس رضا قادری

جائز / ناجائز

فتوی نمبر: 2801

بیل کو خصی کرنا

سائل: فضیل عطاری

سوال: جس طرح بکرے کو خصی کرنا جائز ہے تو کیا بیل کو بھی کر سکتے ہیں؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

کسی بھی جانور کو خصی کرنے میں کسی فائدہ کا حصول یا نقصان کو دور کرنا ہو تو مطلقا حلال ہے، بیل کو خصی کرنے میں بھی مختلف فوائد ہیں مثلا گوشت اچھا ہو جاتا ہے اور کام زیادہ کرلیتا ہے لہذا اس کو خصی کرنا بھی جائز ہے۔اعلی حضرت رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: "بالاتفاق جائز ہے کہ اس میں منفعت ہے۔ خصی کا گوشت بہتر ہوتا ہے اور خصی بیل محنت کی زیادہ برداشت کرتا ہے، اور تحقیق یہ ہے کہ اگر جانور کے خصی کرنے میں واقعی کوئی منفعت یا دفع مضرت مقصود ہو تو مطلقاً حلال ہے اگرچہ جانور غیر ماکول اللحم ہو مثلاً بلی وغیرہ ورنہ حرام ہے۔" (فتاوی رضویہ، جلد 24، صفحہ 653)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

کتبہ

ابوالبنات فراز عطاری مدنی

01 جمادی الثانی 1447ھ / 23 نومبر 2025ء

فتوی نمبر: 2802

بارات میں کھانا کھلانا

سائل: محمد احمد

سوال: سوشل میڈیا پر ایک دعوت نامہ کافی وائرل ہے جس میں شادی کا کھانا نہیں رکھا گیا اور لکھا گیا کہ سنت کے مطابق کھانا نہیں رکھا گیا ہے کیونکہ یہ غیر اسلامی رسم و رواج ہیں البتہ انہوں نے ولیمہ کا کھانا رکھا تھا تو اس بارے میں رہنمائی فرمائیں؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

سب سے پہلے تو یہ یاد رکھنا چاہیے کہ اسلام میں نکاح کے دو ہی پروگرام ثابت ہیں، ایک مجلس نکاح جس میں ایجاب و قبول ہوتا ہے، دوسرا ولیمہ، باقی اس کے علاوہ تمام سلسلے اضافی ہیں، لیکن یہ سب ناجائز نہیں، جو خلاف شرع ہو یا جس میں خلاف شرع کام کیے جائیں وہ ناجائز ہوگا۔ اس تفصیل کے بعد عرض یہ ہے کہ مجلس نکاح میں چھوہارے تقسیم کرنا حدیث سے ثابت ہے، دوسرا یہ کہ فی نفسہ تو بارات کا الگ اہتمام کرنا تو خود سنت سے ثابت نہیں تو اس میں کھانے کا ثبوت کہاں سے موجود ہوگا؟ لیکن اس بارات میں خلاف شرع کام نہ ہوں تو یہ بھی مباح ہے اور اچھی نیت ہو تو اس میں کھانا کھلانا بھی ثواب کا کام ہے البتہ اس کے لئے سودی قرضے لینا یا شرم کے مارے کئی کئی کھانے رکھنا ضرور مذموم ہے، بہر حال یہ نیت پر منحصر ہے اگر بارات میں بھی کوئی اچھی نیت سے کھلاتا ہے تو اس کو نہ روکنا چاہیے نہ خلاف سنت کہنا چاہیے اور کوئی اپنی غربت کی وجہ سے نہ کھلا سکے تو تنقید بھی نہیں کرنی چاہیے۔ سنن کبری میں ہے: "ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تزوج بعض نسائہ فنثر علیہ التمر" ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب اپنی بعض ازواج سے نکاح فرمایا تھا تو اس پر چھوہارے نچھاور کیے گئے۔

(سنن کبری، ابواب الولیمہ، جلد 7، صفحہ 469، حدیث 14682، دار الکتب العلمیہ)

حدیث میں ہے: "یا ایھا الناس افشوا السلام واطعموا الطعام وصلوا والناس نیام تدخلون الجنۃ" ترجمہ: اے لوگو! سلام کو عام کرو، کھانا کھلاؤ اور جب لوگ سوئے ہوں اس وقت نماز پڑھو جنت میں داخل ہو جاؤ گے۔ (ترمذی، جلد 4، صفحہ 652، حدیث 2485)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

ابوالبنات فراز عطاری مدنی

01 جمادی الثانی 1447ھ / 23 نومبر 2025ء

فتوی نمبر: 2813

کسٹمر سے ٹیکس کے پیسے لینا

سائل: سعود قادری

سوال: میں آن لائن چیزیں بیچتا ہوں کچھ پارسل پر ٹیکس لگتا ہے کچھ پر نہیں لگتا میں اپنے کسٹمر سے ٹیکس کی مد میں کچھ فکس چارجز لیتا ہوں لیکن بعض اوقات ٹیکس نہیں لگتا تو کیا میں بغیر بتائے ٹیکس لے سکتا ہوں؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

سب سے پہلے تو یہ دیکھا جائے گا کہ وہ ٹیکس خریدار پر ہے یا بیچنے والے پر، اگر خریدار پر ہے تو اس کی طرف سے آپ کا ٹیکس بھرنا بطور وکالت ہو گا اس صورت میں جتنا ٹیکس ہے اتنا ہی لے سکتے ہیں، نہ اضافی رقم لے سکتے ہیں اور نہ ہی ٹیکس نہ ہونے کی صورت میں اس سے رقم، ہاں اگر وہ اپنی خوشی سے جانتے ہوئے کہ ٹیکس کم ہے یا ہے ہی نہیں رقم دے دے تو جائز ہے، لیکن یہ ٹیکس اگر بیچنے والے پر ہے تو ایسی صورت میں آپ کا فکس چارجز ٹیکس کی مد میں لینا ثمن کا ہی حصہ ہے اور اس صورت میں ٹیکس نہ بھی لگے تو بھی رہ رقم لینا جائز ہے۔ ملتقی الابحر میں ہے: "ویجوز أن یضم إلی رأس المال أجرۃ القصارۃ والصبغ "یعنی: اور بیچنے والے کے لیے کپڑا رنگنے اور دھلائی کی اجرت راس المال میں شامل کرنا جائز ہے۔ (ملتقی الابحر، کتاب البیوع، باب المرابحۃ والتولیہ، صفحہ 107، دار الکتب العلمیہ)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

کتبـــــــــــہ

ابوالبنات فراز عطاری مدنی

08 جمادی الثانی 1447ھ / 30 نومبر 2025ء

فتوی نمبر: 2812

بھنگ کاشت کر کے بیچنا

سائل: علی رضا

سوال: بھنگ کاشت کر کے اس کو بیچنا کیسا؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق و الصواب

بھنگ کا استعمال نشہ کے ساتھ خاص نہیں بلکہ بطور علاج بھی استعمال کی جاتی ہے لہذا اس کو کاشت کرنا شرعا تو جائز ہے لیکن جہاں اس کی کاشت پر قانونی پابندی ہو اور پکڑ دھکڑ بھی ہوتی ہے وہاں اس کی کاشت کرنے کی اجازت نہیں ہو گی لیکن بالفرض کسی نے کاشت کر کے بیچی اور بیچنے میں نشہ کرنے والوں کی معاونت نہ ہو تو اس کی آمدنی حلال ہے۔ حبیب الفتاوی میں ہے: "ہر جائز تجارت و کسب حلال کی آمدنی سے جو شخص گذر اوقات کرتا ہے اس کے یہاں میلاد شریف پڑھنا اور اس کی شیرنی لینا جائز ہے۔ اور جس کا ذریعہ معاش صرف ناجائز تجارت اور حرام کسب ہو یا حرام و حلال دونوں میں مخلوط ہو اس کے یہاں میلاشریف پڑھنا جائز ہے۔ بایں امید کے حق تعالی میلاد مبارک کی برکت سے اور اس کے بعض اصلاح کن مضامین کی برکت سے اسے نیک ہدایت دے کر حرام و ناجائز سے اس کو نفرت و توبہ کی توفیق بخشے۔ لیکن شیرنی نہ لے۔ افیون، چرس، گانجہ اصل میں مُفتر ہے مُسکر نہیں۔ اس کا بعض طریقۂ استعمال جیسے علاج و معالجہ جائز اور ان کی تجارت بھی جائز ہے، **بظاہر بھنگ کا یہی حکم ہے**۔"

(حبیب الفتاوی، جلد 4، کتاب الحظر والاباحۃ، صفحہ 49، شبیر برادرز)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــــــــہ

ابوالبنات فراز عطاری مدنی

08 جمادی الثانی 1447ھ / 30 نومبر 2025ء

فتوی نمبر:2816

سائل:عدیل انور

قرض خواہ کا پتا نہ چلے تو

سوال: میں نے ایک شخص سے کچھ رقم لی تھی اب اس کا کچھ پتا نہیں چل رہا البتہ اس کا اکاؤنٹ نمبر ہے جس سے اس نے اماؤنٹ ٹرانسفر کی تھی تو کیا اس کے اکاؤنٹ میں ڈالنے سے میں بری الذمہ ہو جاؤں گا؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

آپ نے جس سے قرض لیا تھا اگر اس کا اکاؤنٹ نمبر موجود ہے تو اس شخص سے رابطہ ممکن ہے کہ بینک والوں سے بات کر کے اس تک پہنچا جا سکتا ہے بالفرض اس سے رابطہ نہیں ہوتا اور اس کا وہ اکاؤنٹ ایکٹو ہے تو اکاؤنٹ میں ٹرانسفر کرنے سے قرض ادا ہو جائے گا۔اعلی حضرت رحمۃ اللہ علیہ ایک سوال کے جواب میں لکھتے ہیں: "اسٹیشن پر جانے والی گاڑیاں اگر کوئی مانع قوی نہ ہو، تو ہر گاڑی کہ آمد و رفت پر ضرور آتی جاتی ہیں۔اگر زید اسٹیشن پر تلاش کرتا، ملنا آسان تھا، اب بھی خود یا بذریعہ کسی متدین معتمد کے تلاش کرائے، اگر ملے ،دے دیئے جائیں" (فتاوی رضویہ، جلد25، صفحہ55)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

ابوالبنات فراز عطاری مدنی

08جمادی الثانی1447ھ/02دسمبر2025ء

فتوی نمبر: 2818

ڈبوں میں بکنے والی چیزیں

سائل: کنیز فاطمہ

سوال: وہ چیزیں جو ڈبوں میں بک رہی ہوتی ہیں اور اس پر وزن لکھا ہوتا ہے بعض اوقات وزن پورا نہیں ہوتا تو اس کا کیا حکم ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوہاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

ڈبوں میں بکنے والی چیزوں کی مختلف صورتیں ہوتی ہیں، بعض اوقات ڈبے کا وزن عرفا اس میں شامل ہوتا ہے لہذا ڈبے کا وزن مل کر چیز پوری ہے تو شرعا حرج نہیں لیکن اگر اس میں بھی وزن کم ہے یا پھر وہ چیز ایسی ہے جس میں عرفا ڈبے کا وزن شامل نہیں ہوتا تو اس میں اگر چیز لکھے ہوئے وزن کے مطابق نہیں تو یہ دھوکہ اور حرام ہے۔ فتاوی رضویہ میں ہے: "بالجملہ اجارات وغیرہا معاملات میں مدار تعارف پر ہے۔" (فتاوی رضویہ، جلد19، صفحہ 450)

بہار شریعت میں ہے: "یہاں اس طرح مقدار کا تعیّن ہوجانا ضروری ہے کہ نزاع باقی نہ رہے اور وزن میں یہ بات حاصل ہے۔"

(بہار شریعت، جلد2، حصہ 11، صفحہ 799)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

کتبہ

ابوالبنات فراز عطاری مدنی

08 جمادی الثانی 1447ھ / 02 دسمبر 2025ء

فتوی نمبر: 2822

حیض کے حمل کو ضائع کرنا

سائل: گلنگار خان

سوال: اگر حیض میں ہمبستری کی اور حمل ہو گیا تو کیا اس کو ضائع کر سکتے ہیں حمل کو چند دن ہی ہوئے ہیں؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

حیض میں ہمبستری کرنا حرام بلکہ ناف کے نیچے سے گھٹنے سمیت کسی قسم کا فائدہ حاصل کرنا بھی ناجائز ہے، اگر کسی نے حیض میں ہمبستری کی اور اس سے حمل ہو گیا تو وہ ولد الحرام ہے مگر اس کا نسب اس کے باپ سے ثابت ہو جاتا ہے، اس حمل کو ضائع کرنا جائز نہیں کہ چار ماہ سے کم کا حمل بھی بلا ضرورت ضائع کرنا ناجائز ہے اور یہاں ایسی کوئی شرعی ضرورت نہیں البتہ حدیث میں ایسے موقع پر احتیاطا و استحبابا صدقہ کرنے کا حکم ہے۔ بدائع الصنائع میں ہے: "یحرم القربان فی حالتی الحیض و النفاس "یعنی: حالت حیض و نفاس میں صحبت حرام ہے۔

(بدائع الصنائع، کتاب الطھارۃ، جلد1، صفحہ44، دار الکتب العلمیہ)

فتاوی رضویہ میں ہے: "اولادیں بہر حال ولد الحرام ہیں جیسے وہ نطفہ جو حالت حیض میں ٹھہرا مگر ولد الزنا نہیں۔"

(فتاوی رضویہ، جلد11، صفحہ273)

فتاوی قاضی خان میں ہے: "اثم ھھنا اذا اسقطت بغیر عذر "یعنی: اگر بغیر عذر حمل ساقط کروایا تو یہاں گناہ گار قرار دیا جائے گا۔

(فتاوی قاضی خان، جلد3، صفحہ312)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

کتبہ

ابوالبنات فراز عطاری مدنی

12 جمادی الثانی 1447ھ/04 دسمبر 2025ء

فتوی نمبر: 2826

سردی میں کلاس میں ایک شخص کے لئے پنکھا چلانا

سائل: حسنین مدنی

سوال: سردی کے موسم میں بعض اوقات کلاس وغیرہ میں ایک دو افراد کو گرمی لگ رہی ہوتی ہے تو وہ پنکھا چلانے پر بضد ہوتے ہیں ایسے معاملے میں شریعت کیا رہنمائی کرتی ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

اسلام میں دو چیزوں کو بڑی اہمیت حاصل ہے، ایک ہے حصولِ نفع (فائدہ حاصل کرنا) اور دوسرا ہے دفعِ ضرر (نقصان کو دور کرنا)، دفع ضرر؛ حصول نفع سے زیادہ اہم ہے۔ اس قاعدہ کی روشنی میں دیکھا جائے تو جن کو سردی لگ رہی ہے، پنکھا چلانے کے سبب ان کی تکلیف میں اضافہ ہوگا اور سردی میں جن کو گرمی لگ رہی ہے، ان کے لئے پنکھا چلانے میں فائدہ کا حصول ہے کیونکہ عام طور پر سردی میں ایسی گرمی نہیں لگتی جو تکلیف کا باعث ہو لہذا سردی میں ایک دو افراد کے لئے باقی سب کو تکلیف میں مبتلا کرنا جائز نہیں، جو بضد پنکھا چلا کر دوسروں کو تکلیف پہنچائے گا وہ گناہ گار ہوگا۔ اس مسئلہ کی ایک نظیر یہ ہے کہ فقہا نے فرمایا کہ اگر جماعت میں 1000 افراد ہیں اور 999 چاہتے ہیں امام لمبی قراءت کرے مگر ایک شخص تکلیف میں ہے اور امام کو پتا ہے تو اب امام پر لازم ہے کہ اس کی رعایت کرتے ہوئے مختصر قراءت کرے، اگر طویل قراءت کی جس سے اس کو تکلیف ہوئی تو ایسا کرنا حرام ہے۔ اعلی حضرت رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: "جماعت میں 999 آدمی دل سے چاہتے ہیں کہ امام بڑی بڑی سورتیں پڑھے، مگر ایک شخص بیمار یا ضعیف بوڑھا یا کسی کام کا ضرورت مند ہے کہ اس پر تطویل بار (بوجھ) ہوگی اسے تکلیف پہنچے گی، تو امام کو حرام ہے کہ تطویل کرے، بلکہ ہزار میں سے اس ایک کے لحاظ سے نماز پڑھائے جس طرح مصطفی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے صرف اس عورت اور اُس کے بچے کے خیال سے نمازِ فجر معوّذتین سے پڑھا دی، اور معاذ ابن جبل رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ پر تطویل میں سخت ناراضی فرمائی، یہاں تک کہ رخسارہ مبارک شدّتِ جلال سے سرخ ہوگئے۔" (فتاویٰ رضویہ، جلد 6، صفحہ 324)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــہ

ابوالبنات فراز عطاری مدنی

14 جمادی الثانی 1447ھ / 06 دسمبر 2025ء

فتوی نمبر: 2833

عمرہ کرنے والے کو حاجی کہنا

سائل: غنی

سوال: جس نے عمرہ کیا ہو اس کو حاجی کہنا کیسا؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم
الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

ہمارے عرف میں حاجی اسی کو کہتے ہیں جس نے حج کیا ہو لہذا جس نے حج نہیں کیا، صرف عمرہ کیا ہے تو اس کو حاجی کہنا درست نہیں۔ بنایہ میں ہے: "ان مقتضی اللفظ قد یترك به بدلالة العرف" یعنی: لفظ کے مقتضی کو کبھی عرف کی دلالت کی وجہ سے چھوڑ دیا جاتا ہے۔

(بنایہ شرح ھدایہ، کتاب المضاربہ، جلد 10، صفحہ 58، دار الکتب العلمیہ)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

ابوالبنات فراز عطاری مدنی

19 جمادی الثانی 1447ھ / 11 دسمبر 2025ء

الرضا قرآن و فقہ اکیڈمی آن لائن
Fiqhi Masail Group
AL RAZA QURAN O FIQH ACADEMY

فتوی نمبر: 2832

کسی کو رحمن ڈکیٹ کہنا

سائل: علی بلوچ

سوال: انڈیا میں ایک فلم بنی ہے جس کے مرکزی کردار کا نام رحمن ڈکیٹ ہے تو رحمن کے ساتھ ڈکیٹ کہنا کیسا؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

اولا تو یہ مسئلہ یاد رکھیں کہ رحمن اللہ پاک کا وہ صفاتی نام ہے جس کا اطلاق بندے پر نہیں ہو سکتا لہذا کسی کو رحمن کہنا حرام ہے، کسی کا یہ نام ہو تو اس کو عبد الرحمن کہا جائے، اور یہاں جو اس شخص کو رحمن کے ساتھ ڈکیٹ کہا جا رہا ہے تو اگرچہ اس کو رحمن کہنا تو حرام ہے لیکن یہاں چونکہ رحمن سے مراد وہ شخص ہے لہذا اس کے ساتھ ڈکیٹ کہنے پر حکم کفر نہیں، لیکن اگر کسی کو اس کا نام لینا بھی ہو تو عبد الرحمن کہے۔ بہار شریعت میں ہے "بعض اسماء الٰہیہ جن کا اطلاق غیر اللہ پر جائز ہے، ان کے ساتھ نام رکھنا جائز ہے، جیسے علی، رشید، کبیر، بدیع، کیونکہ بندوں کے ناموں میں وہ معنی مراد نہیں ہیں جن کا ارادہ اللہ تعالیٰ پر اطلاق کرنے میں ہوتا ہے اور ان ناموں میں الف و لام ملا کر بھی نام رکھنا جائز ہے مثلاً العلی، الرشید۔ ہاں اس زمانہ میں چونکہ عوام میں ناموں کی تصغیر کرنے کا بکثرت رواج ہو گیا ہے، لہذا جہاں ایسا گمان ہو ایسے نام سے بچنا ہی مناسب ہے۔ خصوصاً جبکہ اسماء الٰہیہ کے ساتھ عبد کا لفظ ملا کر نام رکھا گیا، مثلاً عبد الرحیم، عبد الکریم، عبد العزیز کہ یہاں مضاف الیہ سے مراد اللہ تعالیٰ ہے اور ایسی صورت میں تصغیر اگر قصداً ہوتی تو معاذ اللہ کفر ہوتی، کیونکہ یہ اس شخص کی تصغیر نہیں بلکہ معبود برحق کی تصغیر ہے مگر عوام اور ناواقفوں کا یہ مقصد یقینا نہیں ہے، اسی لیے وہ حکم نہیں دیا جائے گا بلکہ اُن کو سمجھایا اور بتایا جائے اور ایسے موقع پر ایسے نام ہی نہ رکھے جائیں جہاں یہ احتمال ہو۔" (بہارِ شریعت، جلد 3، حصہ 16، صفحہ 602، مکتبۃ المدینہ)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

کتبہ

ابو البنات فراز عطاری مدنی

19 جمادی الثانی 1447ھ / 11 دسمبر 2025ء

فتوی نمبر: 2850

فارم بیچ کر اس پر قسطوں سے کٹوتی کی صورت میں نفع

سائل: راؤ افتخار

سوال: میں نے ایک زمین قسطوں پر لی ہے تو انہوں نے مجھے ایک فارم دیا ہے جس کی قیمت 15000 ہے اور انہوں نے کہا ہے کہ کچھ ماہ بعد اس فارم کی جو قیمت ہو گی مثلا 18000 روپے تو یہ ہم کیش کی صورت میں نہیں بلکہ آپ کی قسطوں میں ایڈجیسٹ کر دیں گے ایسا کرنا کیسا؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

سوال میں ذکر کی گئی صورت ناجائز و گناہ پر مشتمل ہے۔ تفصیل یہ ہے کہ جن سے آپ نے زمین لی وہ آپ کو فارم بیچ رہے ہیں جو کہ مال نہیں فقط کاغذ کا ٹکڑا ہے اور اس کی خرید و فروخت شرعا باطل ہے بلکہ اس میں جوا ہے کہ نفع کے چکر میں اپنا مال خطرے میں ڈالا جاتا ہے، سوسائٹی اگر ترقی کر جائے تو نفع ہوتا ہے اور اگر ترقی نہ کرے تو دیوالیہ بھی نکل جاتا ہے اور یہی جوا ہے، پھر وہ آپ سے دوبارہ خریدنے کی شرط پر بیچ رہے ہیں جو کہ ناجائز ہے پھر اس پر جو اضافی رقم بنتی ہو گی وہ آپ کی قسطوں سے ایڈجیسٹ کریں گے یہ بھی ناجائز ہے کہ اگرچہ انہوں نے کیش کی صورت میں آپ کو نفع نہیں دیا لیکن ادلے بدلے کے طور پر نفع ضرور پہنچایا اور یہاں یہ بھی ناجائز ہے۔ فتاوی رضویہ میں ہے: "ٹکٹ جو اس کے ہاتھ بیچا جاتا ہے اور یہ دوسروں کے ہاتھ بیچتا ہے اصلا مال نہیں تو رکن بیع کہ مبادلۃ المال بالمال ہے اس میں متحقق نہیں۔" (فتاوی رضویہ، جلد 17، صفحہ 167)

اسی میں ہے: "حقیقت دیکھئے تو معاملہ مذکورہ بنظر مقاصد ٹکٹ فروش و ٹکٹ خراں ہر گز بیع و شرا وغیرہ کوئی عقد شرعی نہیں بلکہ صرف طمع کے جال میں لوگوں کو پھانسنا اور ایک امید موہوم پر پانسا ڈالنا ہے اور یہی قمار ہے۔۔۔ ہاں ٹکٹ کی بیع کا نام لیا مگر اس پر وہ عبارت چھاپی جس نے صاف بتا دیا کہ یہ مبیع نہیں ایک اقراری سند ہے جس کے ذریعہ سے ایک روپے والا بعد موجود شرائط تیس روپے کا مال تاجر سے لے سکے گا، اگر ٹکٹ ہی بکتا تو خریدار کیا ایسے احمق تھے کہ روپیہ دے کر دو انگل کا محض بیکار پرچہ کاغذ مول لیتے جسے کوئی دو کوڑی کو بھی نہ پوچھے گا، لاجرم بیع وغیرہ سب بالائے طاق ہے۔۔۔ یہی غرر و خطر و ضرار و ضرر میں پڑنا اور ڈالنا ہے جس سے صحاح احادیث میں نہی ہے، یہ معاملہ چٹھی سے بدرجہا بدتر ہے وہاں ہر ایک بطور خود اس قمار و گناہ میں پڑتا ہے اور یہاں ہر پہلا اپنے نفع کیلئے دوسرے پانچ کا گلا پھانسے گا تو وہاں صرف خطر تھا یہاں خطر و ضرر و ضرار و غش سب کچھ ہے۔" (فتاوی رضویہ، جلد 17، صفحہ 330، 331)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

کتبــہ

ابوالبنات فراز عطاری مدنی

01 رجب المرجب 1447ھ / 22 دسمبر 2025ء

فتوی نمبر: 2855

دودھ میں پانی ملا کر بیچنا

سائل: خرم قادری

سوال: دودھ میں پانی ملا کر بیچنا کیسا؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

اگر کسی جگہ پر پانی ملا دودھ بکتا ہے اور لوگوں کو معلوم بھی ہے پھر بھی خریدتے ہیں تو جو اسی علاقے کا ہو اس کو بیچنا جائز ہے جبکہ جتنا پانی ڈالنا معروف ہے اس سے زیادہ نہ ملائے اور نہ اس کی ملاوٹ کو چھپائے، ہاں اگر زیادہ پانی ملائے اور لوگوں کو بتادے یا جو اس علاقے کا نہیں اس کو ہر چیز واضح طور پر بتادے کہ دھوکہ کا اندیشہ نہ ہو تو اس کو بیچنا بھی جائز ہے، لیکن ان تمام باتوں میں اس بات کا خیال رکھنا بھی ضروری ہے کہ اس پر قانونی پابندی نہ ہو ورنہ پانی ملانے کی اجازت نہیں ہو گی۔ اعلی حضرت رحمۃ اللہ علیہ گھی سے متعلق لکھتے ہیں: "اگر یہ مصنوعی جعلی گھی وہاں عام طور پر بکتا ہے کہ ہر شخص اس کے جعل ہونے پر مطلع ہے اور باوجود اطلاع خریدتا ہے تو بشرطیکہ خریدار اسی بلد کا ہو، نہ غریب الوطن تازہ وارد ناواقف اور گھی میں اس قدر میل سے جتنا وہاں عام طور پر لوگوں کے ذہن میں ہے اپنی طرف سے اور زائد نہ کیا جائے نہ کسی طرح اس کا جعلی ہونا چھپایا جائے، خلاصہ یہ کہ جب خریداروں پر اس کی حالت مکشوف ہو اور فریب و مغالطہ راہ نہ پائے تو اس کی تجارت جائز ہے۔ آخر گھی بیچنا بھی جائز اور جو چیز اس میں ملائی گئی اس کا بیچنا بھی، اور عدم جواز صرف بوجہ غش و فریب تھا، جب حال ظاہر ہے غش نہ ہوا، اور جواز رہا جیسے بازاری دودھ کہ سب جانتے ہیں کہ اس میں پانی ہے اور باوصف علم خریدتے ہیں، یہ اس صورت میں ہے جبکہ بائع وقت بیع اصلی حالت خریدار پر ظاہر نہ کردے، اور اگر خود بتادے تو ظاہر الروایت و مذہب امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں مطلقاً جائز ہے خواہ کتنا ہی میل ہو اگرچہ خریدار غریب الوطن ہو کہ بعد بیان فریب نہ رہا۔" (فتاوی رضویہ، جلد 17، صفحہ 150)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

کتبـــــــــــہ

ابو البنات فراز عطاری مدنی

03 رجب المرجب 1447ھ / 24 دسمبر 2025ء

الرضا قرآن وفقہ اکیڈمی آن لائن

الکوحل والا سیرپ

فتوی نمبر:2869

سوال: الکوحل والا سیرپ پینا کیسا؟

سائل: شاہد ندیم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

الکوحل والا سیرپ پینا جائز ہے کہ فی زمانہ الکوحل کا اندرونی استعمال صرف دواؤں میں جائز ہے کیونکہ اس میں عموم بلوی پایا جاتا ہے یعنی عوام وخواص سب اس میں مبتلا ہیں اس لیے ہمارے زمانہ کے فقہانے اس کے جواز کا فتوی دیا ہے۔ مجلس شرعی کے فیصلوں میں ہے:" اس عہد میں (اسپرٹ یا الکحل آمیز) انگریزی دواؤں کا استعمال عموم بلوی کی حد تک پہنچ چکا ہے، مجدد اعظم اعلیٰ حضرت قدس سرہ نے پڑیا کی رنگت کے بارے میں عموم بلوی اور دفع حرج کی بنیاد پر طہارت اور جواز کا فتوی دیا ہے جیسا کہ فتاوی رضویہ، جلد دوم صفحہ 45، اور صفحہ 50 نیز فتاوی رضویہ جلد دہم صفحہ 54 رسالہ "الفقہ التسجیلی فی عجین النارجیلی" میں ہے، اس ارشاد کی روشنی میں فیصل بورڈ کے ارکان اس بات پر متفق ہیں کہ مذکورہ انگریزی دواؤں کے استعمال کی بھی بوجہ عموم بلوی (دفعِ حرج کے لیے) اجازت ہے، البتہ یہ اجازت صرف انہیں صورتوں کے ساتھ خاص ہے جن میں ابتلائے عام اور حرج متحقق ہو۔"

(جدید مسائل پر علما کی رائیں اور فیصلے، جلد1، صفحہ 129، شبیر برادرز)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

ابو البنات فراز عطاری مدنی

18 رجب المرجب 1447ھ /08 جنوری 2026ء

الرضا قرآن وفقہ اکیڈمی
الجواب صحیح
مفتی محمد انس رضا قادری

الرضا قرآن وفقہ اکیڈمی آن لائن

پینٹ کے ڈرم سے نکلنے والے ٹوکن میں سود کی صورت

فتوی نمبر: 2873

سوال: پینٹ کے ڈبوں میں مختلف مالیت کا ٹوکن نکلتا ہے جب ہمارے پاس کوئی ٹوکن لے کر آتا ہے تو ہم اس کو کمپنی کے کہنے پر ادائیگی کر دیتے ہیں پھر کمپنی ہمیں اس پر کچھ اضافے کے ساتھ دیتی ہے ہمارا یہ اضافہ لینا کیسا؟

سائل: خرم شہباز

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

دکاندار کا کمپنی سے پینٹ کے ٹوکن کی ادائیگی کے بدلے میں اضافہ لینا سود ہے جو کہ حرام ہے، وجہ یہ ہے کہ جب آپ نے ٹوکن لانے والے کو ادائیگی کی تو آپ نے گویا کمپنی کو قرض دیا اور یہ بات کمپنی اور دکاندار کے درمیان پہلے سے طے ہوتی ہے کہ اتنے مالیت کے ٹوکن پر اتنا پرسنٹ ملے گا تو یہ قرض پر مشروط نفع ہے اور اسی کو حدیث میں سود قرار دیا گیا ہے۔ فتاوی رضویہ میں ہے: " :"بربنائے قرض کسی قسم کا نفع لینا مطلقاً سود و حرام ہے، حدیث میں ہے، حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: "کل قرض جر منفعة فھو ربا" رواہ الحارث فی مسندہ عن امیر المومنین المرتضی رضی اللہ تعالی عنہ ترجمہ: جو قرض کوئی نفع کھینچ کر لائے وہ سود ہے۔ اس کو حارث نے اپنی مسند میں حضرت علی المرتضی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا ہے۔۔۔ یعنی اگر قرض اس شرط پر دیا کہ نفع لیں گے، تو وہ نفع بربنائے قرض حرام ہوا۔" (فتاوی رضویہ، جلد 25، صفحہ 223)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــہ

ابوالبنات فراز عطاری مدنی

18 رجب المرجب 1447ھ / 08 جنوری 2026ء

الرضا قرآن وفقہ اکیڈمی
الجواب صحیح
مفتی محمد انس رضا قادری

بسم اللہ الرحمن الرحیم
الرضا قرآن وفقہ اکیڈمی آن لائن
Fiqhi Masail Group
AL RAZA QURAN O FIQH ACADEMY

ایڈوانس بیلنس لینے کے بعد سم گم گئی

فتوی نمبر:2874

سوال: ہم نے اگر کمپنی سے ایڈوانس بیلنس لیا ہو اور پھر سم گم ہو گئی تو کیا ہمیں اس بیلنس کی رقم کمپنی کو دینی ہو گی اگر ہاں تو کیسے؟

سائل: بنت صادق

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق و الصواب

کمپنی سے ایڈوانس بیلنس لینا ادھار پر سروس خریدنا ہے اور جب کوئی ادھار میں چیز خریدے تو چاہے اس کو استعمال کرے یا نہ کرے اس کی ادائیگی اس کے ذمہ لازم ہے لہذا سم گم ہونے کے باوجود کمپنی کے آفس جا کر ان سے بات چیت کر کے اس رقم کی ادائیگی کی جائے۔ درر الحکام میں ہے: ”حکم البیع المنعقد الملکیة یعنی صیرورة المشتری مالکا للمبیع و البائع مالکا للثمن “یعنی: منعقد ہونے والی بیع کا حکم ملکیت ہے یعنی مشتری چیز کا مالک ہو جاتا ہے اور بیچنے والا ثمن کا۔ (درر الحکام شرح مجلة الاحکام، الکتاب الاول، جلد 1، صفحہ 393، دار الجیل)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

کتبـــــــــــہ

ابو البنات فراز عطاری مدنی

18 رجب المرجب 1447ھ / 08 جنوری 2026ء

الرضا قرآن وفقہ اکیڈمی
الجواب صحیح
مفتی محمد انس رضا قادری

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الرضا قرآن وفقہ اکیڈمی آن لائن

Fiqhi Masail Group

AL RAZA QURAN O FIQH ACADEMY

ختم پڑھنے کسی اور کو بھیجا تو ملنے والی رقم کس کی

فتوی نمبر: 2875

سوال: میرے استاد نے مجھے ایک جگہ ختم پڑھنے بھیجا جہاں انہوں نے خود جانا تھا مگر وہ نہ جاسکے اب وہاں مجھے انہوں نے کچھ پیسے دیے تو کیا یہ میں رکھ سکتا ہوں یا استاد کو دوں؟

سائل: معین احمد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق و الصواب

اولا تو یہ یاد رکھیں کہ اگر ختم پڑھنے کی اجرت صراحۃ یا دلالۃ طے ہو تو یہ حرام ہے، ہاں اگر طے نہ ہو یعنی نہ صراحت کہا ہو کہ ملے گا نہ ہی کسی قرینے سے معلوم ہوا ہو کہ ملے گا تو اب جو کچھ دیا گیا وہ تحفہ ہے اور تحفہ جس کو دیا جائے اسی کا ہوتا ہے لہذا معلوم کی گئی صورت میں اگر اجرت کسی طرح طے نہیں تھی تو وہ تحفہ ہے اور وہ آپ کی ملکیت ہے۔ فتاوی رضویہ میں ہے: "جب کہ ان میں معہود و معروف یہی لینا دینا ہے، تو یہ اجرت پر پڑھنا پڑھوانا ہوا۔ "فان المعروف عرفا کالمشروط لفظا" اور تلاوت قرآن و ذکر الہی پر اجرت لینا دینا دونوں حرام ہے، لینے والے دینے والے دونوں گنہگار ہوتے ہیں" (فتاوی رضویہ، جلد 23، صفحہ 537)

بہار شریعت میں ہے: "کسی چیز کا دوسرے کو بلا عوض مالک کر دینا ہبہ ہے یعنی اِس میں عوض ہونا شرط و ضروری نہیں۔" (بہار شریعت، جلد 3، حصہ 14، صفحہ 68)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــہ

ابو البنات فراز عطاری مدنی

18 رجب المرجب 1447ھ / 08 جنوری 2026ء

الرضا قرآن وفقہ اکیڈمی
الجواب صحیح
مفتی محمد انس رضا قادری

بسم اللہ الرحمن الرحیم
الرضا قرآن وفقہ اکیڈمی آن لائن
Fiqhi Masail Group
AL RAZA QURAN O FIQH ACADEMY

جو بھی کمائی ہو گی 5 فیصد اللہ کی راہ میں

فتوی نمبر: 2886

سوال: اگر کسی نے نیت کی میری جو بھی کمائی ہو گی اس کا 5 فیصد اللہ کی راہ میں دوں گا تو کیا 5 فیصد گھر والوں پر خرچ کر سکتا ہوں؟

سائل: فیصل خان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

اگر کسی شخص نے اپنی کمائی کا 5 فیصد اللہ کی راہ میں دینے کی نیت کی تو وہ اپنے گھر والوں پر خرچ کرنا نہ صرف جائز بلکہ افضل ہے کہ گھر والوں پر صدقہ کرنا دگنا ثواب دلاتا ہے، ایک اللہ کی راہ میں خرچ کرنے کا دوسرا صلہ رحمی کا۔ مسلم شریف میں ہے: "أفضل دينار ينفقه الرجل، دينار ينفقه على عياله" ترجمہ: افضل دینا وہ دینار ہے جو بندہ اپنے گھر والوں پر خرچ کرتا ہے۔ (مسلم، کتاب الزکاۃ، جلد2، حدیث994، دار احیاء التراث العربی)

بخاری میں ہے: "اذا انفق المسلم نفقة على اهله وهو يحتسبها كانت له صدقة" ترجمہ: جب مسلمان اپنے گھر والوں پر ثواب کی طلب میں مال خرچ کرتا ہے تو وہ اس کے لیے صدقہ ہے۔ (بخاری، کتاب النفقات، حدیث 5351، دار طوق النجاۃ)

شرح: "گھر والوں سے مراد بیوی بچے اور سارے عزیز ہیں، انکی ترتیب کتب فقہ میں دیکھو۔ اور طلب اجر سے مراد یہ ہے کہ ان سب پر خرچ کرے سنت جناب مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم سمجھ کر۔" (مرآۃ المناجیح، زکوۃ کا بیان، جلد3، حدیث1930)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

ابوالبنات فراز عطاری مدنی

28 رجب المرجب 1447ھ / 18 جنوری 2026ء

الرضا قرآن وفقہ اکیڈمی
الجواب صحیح
مفتی محمد انس رضا قادری

کمپنی کی طرف سے انویسمینٹ اکاؤنٹ کی سہولت

فتوی نمبر: 2883

سوال: ہماری کمپنی نے ایک بینک میں انویسمینٹ اکاؤنٹ کھلوایا ہے جس میں ملازمین کی تنخواہ کا ڈھائی فیصد جاتا ہے اور یہ ضرورت یا نوکری چھوڑنے پر ملتے ہیں جب تک اکاؤنٹ میں پیسے رہیں گے اس پر نفع ملتا رہے گا تو ایسا کرنا کیسا؟

سائل: شاہد علیم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

کمپنی کی طرف سے ملازمین کی تنخواہ کا ڈھائی فیصد اکاؤنٹ میں ڈالنا؛ بینک کو قرض دینا ہے اور اس پر ملنے والا نفع اس قرض پر مشروط نفع ہے جو کہ سود ہے، اگر جبری طور پر یہ اکاؤنٹ کھلوایا گیا ہے تو ملازم اضافی رقم نہ لے، صرف اپنی اصل رقم لے اور اگر اضافی رقم بھی زبردستی دی جائے تو بغیر ثواب کی نیت کے شرعی فقیر کو صدقہ کر دے۔ فتاوی رضویہ میں ہے: ”بربنائے قرض کسی قسم کا نفع لینا مطلقا سود و حرام ہے، حدیث میں ہے، حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: ”کل قرض جر منفعۃ فھو ربا“ رواہ الحارث فی مسندہ عن امیر المومنین المرتضی رضی اللہ تعالی عنہ ترجمہ: جو قرض کوئی نفع کھینچ کر لائے وہ سود ہے۔ اس کو حارث نے اپنی مسند میں حضرت علی المرتضی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا ہے۔۔۔ یعنی اگر قرض اس شرط پر دیا کہ نفع لیں گے، تو وہ نفع بربنائے قرض حرام ہوا۔“ (فتاوی رضویہ، جلد 25، صفحہ 223)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

ابو البنات فراز عطاری مدنی

22 رجب المرجب 1447ھ / 12 جنوری 2026ء

الرضا قرآن وفقہ اکیڈمی
الجواب صحیح
مفتی محمد انس رضا قادری

بسم اللہ الرحمن الرحیم
الرضا قرآن و فقہ اکیڈمی آن لائن
Fiqhi Masail Group
AL RAZA QURAN O FIQH ACADEMY

اسٹیکر والا ٹیٹو بنوانا

فتوی نمبر: 2900

سوال: آج کل ایک اسٹیکر والا ٹیٹو بنتا ہے جو گلو سے چپکایا جاتا ہے وہ فوراتو نہیں نکلتا مگر کچھ ہفتوں یا مہینوں بعد نکلتا ہے اب ایسی ٹیٹو کسی بالغ نے اعضاء وضو پر بنوالیا ہو تو کیا حکم ہو گا؟

سائل: ام فیضان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

اولا تو ایسا ٹیٹو بنوانا ہی ناجائز ہے جس کے سبب وضو اور غسل کے فرض میں رکاوٹ پیدا ہو، اب اگر کسی نے بنوالیا تو توبہ کرے اور چونکہ یہ چند گھنٹوں یا دنوں میں نہیں اترتا بلکہ ہفتوں اور مہینوں میں اترتا ہے اور اس کو خود سے اتارنے میں کافی مشقت ہے لہذا اس کے اوپر بھی وضو اور غسل ہو جائے گا۔ فتاوی رضویہ میں ہے: "حرج کی تین صورتیں ہیں: ایک یہ کہ وہاں پانی پہنچانے میں مضرت ہو جیسے آنکھ کے اندر۔ دوم مشقت ہو جیسے عورت کی گندھی ہوئی چوٹی۔ سوم بعد علم واطلاع کوئی ضرر و مشقت تو نہیں مگر اس کی نگہداشت، اس کی دیکھ بھال میں دقت ہے جیسے مکھی مچھر کی بیٹ یا الجھا ہوا گرہ کھایا ہوا بال۔"

(فتاوی رضویہ، جلد 1، حصہ دوم، صفحہ 610، 611)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

ابو البنات فراز عطاری مدنی

05 شعبان المعظم 1447ھ / 25 جنوری 2026ء

الرضا قرآن و فقہ اکیڈمی
الجواب صحیح
مفتی محمد انس رضا قادری

میت کی پیشانی چومنا

فتوی نمبر: 2895

سوال: میں نے ایک جگہ دیکھا کہ میت کی اولاد نے باری باری اپنے والد کی پیشانی کو چوما تو کیا اس طرح میت کو چومنا جائز ہے؟

سائل: غلام فرید

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

مسلمان کی میت کو چومنا نہ صرف جائز بلکہ حضور ﷺ اور صحابہ کرام علیہم الرضوان سے ثابت ہے البتہ نامحرم یا فوت شدہ بیوی کا بوسہ جائز نہیں۔ جب عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ کا وصال ہوا تو حضور ﷺ نے وہاں تشریف لا کر ان کو چوما، اسی طرح جب حضور ﷺ کا وصال شریف ہوا تو صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے حضور ﷺ کی پیشانی کو بوسہ دیا۔ ابو داؤد میں ہے: "عن عائشۃ رضی اللہ عنہا قالت رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقبل عثمان بن مظعون وھو میت حتی رایت الدموع تسیل" ترجمہ: عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ کا انتقال کے بعد بوسہ لیتے دیکھا یہاں تک کہ میں نے آنسو بہتے ہوئے دیکھے۔

(ابو داؤد، کتاب الجنائز، حدیث 3163، المکتبۃ العصریہ)

بخاری میں ہے: "وھو مغشی بثوب حبرۃ فکشف عن وجھہ ثم اکب علیہ فقبلہ" ترجمہ: اور حضور ﷺ حبرہ کپڑے سے ڈھانپے گئے تھے تو ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے حضور ﷺ کے چہرے چادر اٹھائی پھر جھکے اور حضور ﷺ کا بوسہ لیا۔

(بخاری، کتاب المغازی، حدیث 4452، دار طوق النجاۃ)

نزہۃ القاری میں ہے: "میت پر جھکنا اور اسے بوسہ دینا حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سنت ہے۔ جب حضرت عثمان بن مظعون رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا انتقال ہوا تو حضور تشریف لے گئے اور ان کے اوپر جھکے اور ان کی دونوں آنکھوں کے درمیان بوسہ دیا۔۔۔۔ نسائی میں تصریح ہے کہ حضرت ابو بکر نے حضور کی آنکھوں کے درمیان بوسہ دیا تھا۔

(نزہۃ القاری، کتاب الجنائز، جلد 2، صفحہ 744، فرید بک اسٹال)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــہ

ابو البنات فراز عطاری مدنی

30 رجب المرجب 1447ھ / 20 جنوری 2026ء

الرضا قرآن و فقہ اکیڈمی
الجواب صحیح
مفتی محمد انس رضا قادری

متفرق

الصلوۃ والسلام علیک یارسول اللہ وعلی الک واصحابک یا حبیب اللہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الرضا قرآن و فقہ اکیڈمی آن لائن

سابقہ امتوں پر قبر کا عذاب

فتوی نمبر: 2806

سائل: تنظیم رضا

سوال: کیا پچھلی امتوں پر قبر کا عذاب ہوتا تھا؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

پچھلی امتوں پر قبر کا عذاب ہونا ثابت ہے۔ چنانچہ اللہ پاک فرماتا ہے: "اَلنَّارُ یُعْرَضُوْنَ عَلَیْهَا غُدُوًّا وَّعَشِیًّا-وَیَوْمَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ" ترجمہ: آگ جس پر صبح و شام پیش کیے جاتے ہیں اور جس دن قیامت قائم ہو گی۔ (المؤمن:46)

تفسیر: "اس آیت سے عذابِ قبر کے ثبوت پر اِستدلال کیا جاتا ہے کیونکہ یہاں پہلے صبح و شام فرعونیوں کو آگ پر پیش کئے جانے کا ذکر ہوا اور اس کے بعد قیامت کے دن سخت تر عذاب میں داخل کئے جانے کا بیان ہوا، اس سے معلوم ہوا کہ قیامت سے پہلے بھی انہیں آگ پر پیش کر کے عذاب دیا جا رہا ہے اور یہی قبر کا عذاب ہے۔ کثیر اَحادیث سے بھی قبر کا عذاب برحق ہونا ثابت ہے۔" (صراط الجنان، جلد8، صفحہ 570)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبــــــــــہ

ابوالبنات فراز عطاری مدنی

01 جمادی الثانی 1447ھ / 23 نومبر 2025ء

فتوی نمبر: 2810

گھر کی پے مینٹ کرواکر دو ماہ کا کرایہ لینا

سائل: حنیف پردیسی

سوال: میں نے ایک فلیٹ خرید اہے اور پے مینٹ کا ٹائم آگیا ہے میرے پاس پیسے نہیں مجھے کسی نے کہا باقی پے مینٹ میں کر دیتا ہوں اس فلیٹ کو کرایہ پر دے دینا دو ماہ کا کرایہ میں لوں گا پھر میری پے مینٹ مجھے واپس کر دینا تو کیا یہ سود ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

سوال میں ذکر کی گئی صورت سود پر مشتمل ہے جو کہ حرام ہے کیونکہ وہ شخص جو پے مینٹ کے لئے پیسے دے گا وہ آپ کو قرض دے گا اور آپ کرایہ اس کو دیں گے تو یہ قرض پر مشروط نفع ہے اور اس کو حدیث میں سود قرار دیا گیا ہے۔ حدیث میں ہے: "كل قرض جر منفعة فهو ربا" ترجمہ: ہر وہ قرض جو نفع لے کر آئے سود ہے۔ (کنز العمال، جلد 6، صفحہ 238، حدیث 15156، مؤسسۃ الرسالۃ)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

ابوالبنات فراز عطاری مدنی

04 جمادی الثانی 1447ھ / 26 نومبر 2025ء

فتوی نمبر: 2807

سودا کرتے وقت ریٹ طے ہونا

سائل: فضیل عطاری

سوال: میں نے دبئی سے لیپ ٹاپ کی لاٹ خریدی ہے وہاں پے مینٹ کا وقت اور ریٹ فکس ہے مگر یہاں جس کو روپے دے کر دبئی میں درہم کی ادائیگی کروائی ہے وہ کہتا ہے کہ اگر تم آج روپے دے دو تو میں 70 روپے کے حساب سے درہم دوں گا اور اگر ایک ہفتے بعد پے مینٹ کروگے تو 72 کے حساب سے اب اس کے ساتھ ایسی ڈیل کرنا کیسا ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

جس کو آپ روپے دے کر آگے درہم میں ادائیگی کروائیں گے اس سے مجلس عقد میں ریٹ کا فکس ہونا اور ہاتھوں ہاتھ دونوں کرنسیوں کا لین دین ہونا ضروری ہے، دونوں کرنسیوں پر قبضہ ہونے کے بعد اب آپ کو اس کو ادائیگی کے لئے آگے دے سکتے ہیں، اگر آپ نے درہم پر قبضہ نہ کیا تو اس طرح کا عقد کرنا جائز نہیں۔ فتاوی رضویہ میں ہے: "خلاصہ میں ہے کہ ایک شخص نے کسی چیز کو اس طرح بیچا کہ نقد اتنے کی ہے اور ادھار اتنے کی ہے یا ایک مہینے کی مدت تک اتنے کی اور دو ماہ کی مدت تک اتنے کی ہے، تو یہ جائز نہیں۔" (فتاوی رضویہ، جلد 17، صفحہ 599)

مجلس شرعی اشرفیہ مبارک پور کے فیصلہ میں ہے: "دو ملکوں یا ایک ہی ملک کی کرنسیوں کی باہم خرید و فروخت صرف نقد جائز ہے گو کہ کمی بیشی کے ساتھ ہو اور اگر کسی طرف ادھار ہو تو ناجائز ہے کہ یہ جنس کے بدلہ جنس کی ادھار بیع ہے جو ایک طرح کا سود (ربا النسیئہ) ہے۔" (چوتھا فقہی سیمینار، مجلس شرعی مبارکپور، 30 مئی 2004)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

ابوالبنات فراز عطاری مدنی

01 جمادی الثانی 1447ھ / 23 نومبر 2025ء

فتوی نمبر: 2815

شمویل نام

سائل: حافظ عامش

سوال: شمویل نام رکھنا کیسا اس کا اعراب کیا ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

شمویل نام رکھنا نہ صرف جائز بلکہ اللہ کے نبی کے نام سے برکت حاصل کرنے کی نیت ہو تو ثواب کا کام ہے، شمویل؛ شین کے زبر، میم کے سکون اور واؤ کے زیر کے ساتھ ہے یعنی شَموِیل۔ مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: ”مفسرین فرماتے ہیں کہ حضرت موسیٰ و عیسیٰ علیہم السلام کے درمیان چار ہزار پیغمبر گزرے، جن میں سے بڑے بڑے پیغمبر حضرت یوشع، الیاس، الیسع، شمویل، داوٗد، سلیمان، شعیا، ارمیا، یونس، عزیر، حزقیل، زکریا، یحییٰ، شمعون علیہم السلام ہیں، یہ سب حضرات توریت شریف کے احکام کی تبلیغ فرماتے تھے اور ان کی ایک ہی شریعت تھی۔“ (تفسیرِ نعیمی، جلد 1، صفحہ 466، مکتبہ اسلامیہ)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

کتبــــــــــہ

ابوالبنات فراز عطاری مدنی

08 جمادی الثانی 1447ھ/30 نومبر 2025ء

الرضا قرآن و فقہ اکیڈمی آن لائن
Fiqhi Masail Group
AL RAZA QURAN O FIQH ACADEMY

فتوی نمبر: 2823

شرط لگانے کا حکم

سائل: جابر حسین

سوال: اسلام میں شرط لگانے کا کیا حکم ہے مثلا اگر میں جیتا تو تم کھانا کھلاؤ گے اور تم جیتے تو میں؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

دونوں طرف سے شرط لگانا حرام اور جوا ہے البتہ یکطرفہ شرط لگانا جائز ہے مثلا اگر میری بات صحیح ہوئی تو تم کھانا کھلاؤ گے اور تم صحیح ہوئے تو میں کچھ نہیں دوں گا۔ اسی طرح بیچ میں تیسرے بندے کو شامل کر کے یوں صورت بنانا کہ اگر یہ تیسرا شخص صحیح ہوا تو باقی دونوں اس کو کچھ دیں گے اور یہ صحیح نہ ہوا تو دے گا کچھ نہیں۔ بہار شریعت میں ہے: " اگر دونوں جانب سے مال کی شرط ہو مثلاً تم آگے ہوگئے تو میں اتنا دوں گا اور میں آگے ہوگیا تو میں اتنا لوں گا یہ صورت جوا اور حرام ہے، ہاں اگر دونوں نے اپنے ساتھ ایک تیسرے شخص کو شامل کرلیا جس کو محلل کہتے ہیں اور ٹھہرا یہ کہ اگر یہ آگے نکل گیا تو رقم مذکور یہ لے گا اور پیچھے رہ گیا تو یہ دے گا کچھ نہیں، اس صورت میں دونوں جانب سے مال کی شرط جائز ہے۔" (بہار شریعت، جلد 3، حصہ 16، صفحہ 607، 608)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

کتبہ

ابوالبنات فراز عطاری مدنی

12 جمادی الثانی 1447ھ / 04 دسمبر 2025ء

فتوی نمبر: 2834

گٹر میں گرنا قتل بالسبب ہے یا نہیں

سائل: فہیم مدنی

سوال: بعض اوقات روڈ پر جو گٹر ہوتے ہیں اس کا ڈھکن نہیں ہوتا اور کوئی گر کر مر جاتا ہے تو کیا یہ قتل بالسبب ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

قتل بالسبب کی تعریف پر غور کیا جائے تو پتا چلتا ہے کہ اس میں کنواں کھودوانا یا پتھر رکھنا غیر کی ملکیت میں ہو اور پھر کوئی شخص اس میں گر کر یا پتھر کے سبب مر جائے تو یہ قتل بالسبب ہے یعنی غیر کی ملکیت میں ایسا کام کرنا قید ہے جب کہ روڈ کسی فرد واحد کی ملکیت نہیں ہوتے اور گٹر وغیرہ کا بننا حکومت کے بتائے گئے اصولوں کے مطابق ہوتا ہے اور پھر یہاں ڈھکن کا نہ ہونا اصل گرنے کا سبب ہے اور ڈھکن کی غیر موجودگی کسی بھی سبب سے ہو سکتی ہے لہذا یہ کسی طرح قتل بالسبب میں داخل نہیں۔ در مختار میں ہے: "قتل بسبب کحافر البئر وواضع الحجر فی غیر ملکہ" یعنی: قتل سبب جیسے کنواں کھودنے والا یا پتھر رکھنے والا غیر کی ملکیت میں۔

فی غیر ملکہ کے تحت شامی میں ہے: "قید للحفر والوضع" یعنی: یہ کنواں کھودنے اور پتھر رکھنے کے لئے قید ہے۔

(رد المحتار، کتاب الجنایات، جلد 10، صفحہ 163، دار المعرفہ)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبــــــــــہ

ابو البنات فراز عطاری مدنی

22 جمادی الثانی 1447ھ / 14 دسمبر 2025ء

فتوی نمبر: 2835

کسی ایک رشتے سے سارے گھر والوں کا پکارنا

سائل: ام اسامہ

سوال: رشتے داروں میں کبھی کبھی کوئی اپنے رشتے سے مشہور ہو جاتا ہے پھر سب کو اسی سے پکارتے ہیں مثلاً آپی بڑی بہن کو کہتے ہیں بعض اوقات سب اس کو اسی نام سے پکار رہے ہوتے ہیں اس کا کیا حکم ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

خاندان میں بعض اوقات کوئی اپنے مخصوص رشتے سے مشہور ہو جاتا ہے اور بڑے چھوٹے سب اس کو اسی سے پکارے ہیں تو شرعا اس میں کوئی حرج نہیں کہ وہ رشتہ گویا اس کا علم بن جاتا ہے اور یہ ہمارے عرف میں عام ہے۔ قرآن میں ہے: "قَالُوْا نَعْبُدُ اِلٰهَكَ وَ اِلٰهَ اٰبَآىٕكَ اِبْرٰهٖمَ وَ اِسْمٰعِیْلَ وَ اِسْحٰقَ اِلٰهًا وَّاحِدًا" ترجمہ: تو انہوں نے کہا: ہم آپ کے معبود اور آپ کے آباؤ اجداد ابراہیم اور اسماعیل اور اسحاق کے معبود کی عبادت کریں گے جو ایک معبود ہے۔ (البقرہ:133)

تفسیر: "حضرت اسمٰعیل عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو حضرت یعقوب عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے آباء یعنی باپوں میں داخل کیا حالانکہ آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام حضرت یعقوب عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے حقیقی والد نہ تھے۔ یہ اس لیے ہے کہ آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام ان کے چچا ہیں اور چچا بمنزلہ باپ کے ہوتا ہے جیسا کہ حدیث شریف میں ہے اور آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا نام حضرت اسحاق عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام سے پہلے ذکر فرمانا دو وجہ سے ہے، ایک تو یہ کہ آپ حضرت اسحاق عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام سے چودہ سال بڑے ہیں دوسرا اس لیے کہ آپ سید عالم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے آباء میں سے ہیں۔"۔ (صراط الجنان، جلد1، صفحہ 218)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

ابو البنات فراز عطاری مدنی

22 جمادی الثانی 1447ھ / 14 دسمبر 2025ء

محمد بن ابو بکر کی شہادت

فتوی نمبر: 2881

سوال: محمد بن ابو بکر رضی اللہ عنہما کو کس نے اور کیسے شہید کیا؟

سائل: وقاص ملک

بسم اللہ الرحمن الرحیم
الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

حضرت محمد بن ابو بکر رضی اللہ عنہما کی شہادت سے متعلق مختلف روایات ہیں، ایک روایت کے مطابق ان کو معاویہ بن خدیج نے شہید کیا اور ایک روایت کے مطابق وہ جنگ کے دوران شہید ہو گئے اور یہی زیادہ صحیح ہے۔ مفتی انس صاحب لکھتے ہیں: "ان کے متعلق مختلف روایتیں ہیں ایک روایت میں ہے حضرت معاویہ بن خدیج نے شہید کیا نہ کہ معاویہ بن سفیان (رضی اللہ عنہما) نے اور ایک روایت میں ہے حضرت عمرو بن عاص نے شہید کیا اور روایت میں ہے وہ خود جنگ کے دوران شہید ہوئے۔"

(دفاع صحابہ، صفحہ 112)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

کتبہ

ابو البنات فراز عطاری مدنی

22 رجب المرجب 1447ھ / 12 جنوری 2026ء

الرضا قرآن و فقہ اکیڈمی
الجواب صحیح
مفتی محمد انس رضا قادری

خیبر کے قلعہ کے دروازے کا وزن

فتوی نمبر: 2897

سوال: خیبر کے قلعہ کا جو دروازہ مولا علی کرم اللہ وجہہ الکریم نے اکھاڑا تھا اس کا وزن کتنا تھا؟

سائل: علی رضا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

خیبر کے قلعہ کا دروازہ بہت بھاری تھا یہاں تک کہ چالیس آدمیوں نے مل کر اس کو اٹھانا چاہا تو نہ اٹھا سکے، اس کو مولا علی کرم اللہ وجہہ الکریم نے اپنی شجاعت کے ساتھ ساتھ اپنی کرامت سے اکھیڑا تھا، اس دروازہ کا وزن ایک قول کے مطابق 800 من تھا۔ شیخ عبد الحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: "چالیس آدمیوں نے مل کر چاہا کہ اسے اٹھالیں مگر عاجز رہے۔ روضۃ الاحباب، معارج النبوۃ اور سیر کی دیگر کتابوں میں ایسا منقول ہے۔ معارج النبوۃ میں منقول ہے کہ اس در کا وزن آٹھ سو من تھا۔" (مدارج النبوۃ مترجم، جلد 2، صفحہ 346، ضیاء القرآن پبلی کیشنز)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

ابو البنات فراز عطاری مدنی

05 شعبان المعظم 1447ھ / 25 جنوری 2026ء

الرضا قرآن وفقہ اکیڈمی
الجواب صحیح
مفتی محمد انس رضا قادری